THE AGA KHAN UNIVERSITY

eCommons@AKU

Books

2007

Naujawan aur shehri faraez

Bernadette L. Dean
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Rahat Joldoshalieva
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Cassandra Faria
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Umme-laila Amin
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Tehseen Tanveer
Aga Khan University, Institute for Educational Development, Karachi

Follow this and additional works at: http://ecommons.aku.edu/books

Part of the Adult and Continuing Education Administration Commons, and the Adult and Continuing Education and Teaching Commons

Recommended Citation
Dean, B. L., Joldolshieva, R., Faria, C., Amin, U., & Tanveer, T. (2007). Naujawan aur shehri faraez. Islamabad: The Asia Foundation.

نوجوان اور شہری فرائض

Youth and Civic Participation:

Government Accountability to Citizens

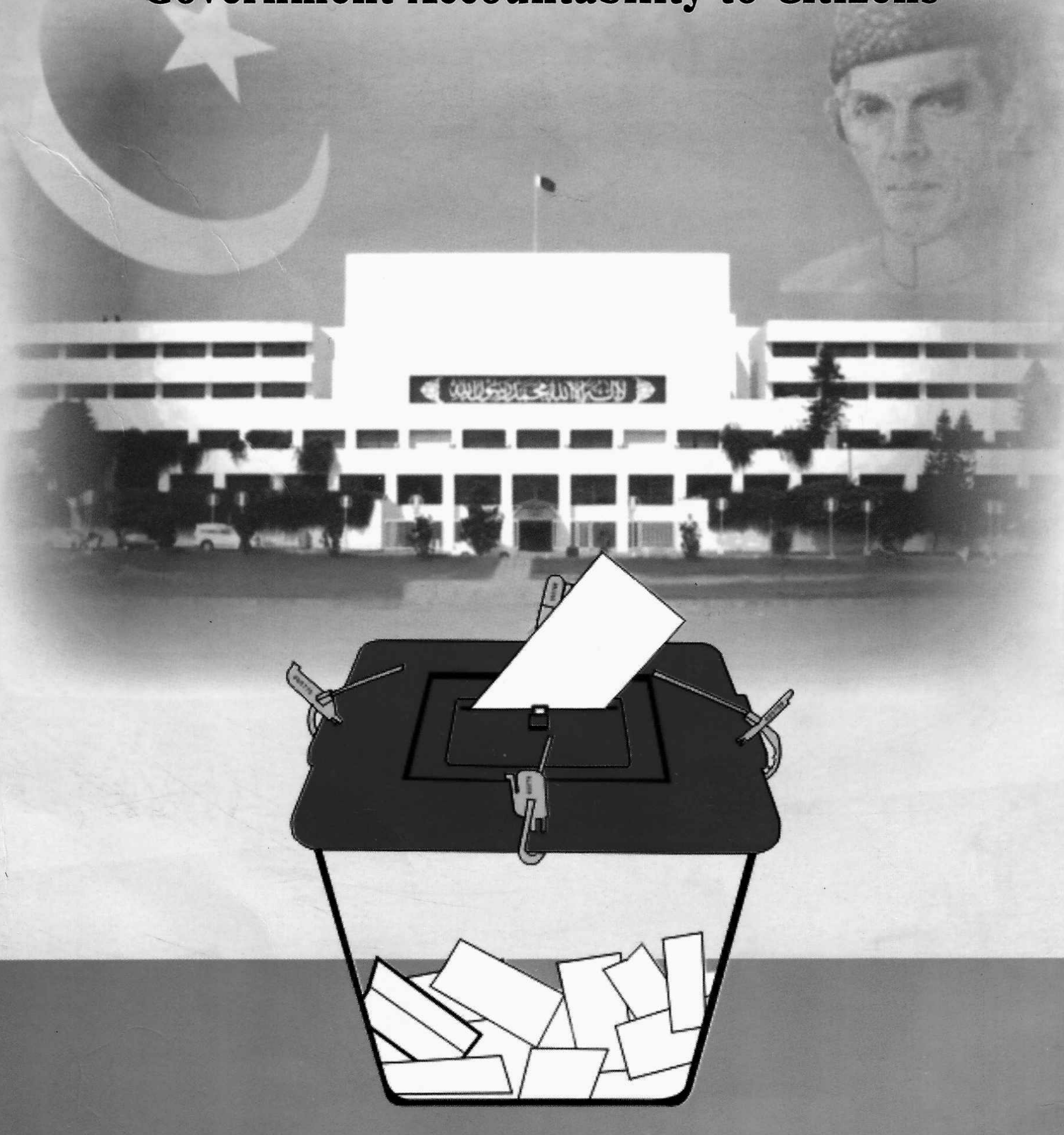

فہرست ابواب

باب اوّل:	سماج	2
	تنوع (قدر)	8
	تضاد کے حل کی مہارتیں (مہارت)	11
	عرضداشت دائر کرنا (عمل)	15
باب دوئم:	آئین، قانون اور عدلیہ	18
	مساوات (قدر)	24
	مسائل پر مبنی تحقیق (مہارت)	26
	مسائل کو اُجاگر کرنے میں ذرائع ابلاغ کا استعمال (عمل)	32
باب سوئم:	مُقننہ اور انتظامیہ	35
	دیانت داری (قدر)	46
	ابلاغ کی مہارتیں (مہارت)	48
	خطوط تحریر کرنا (عمل)	52
باب چہارم:	مقامی حکومتوں کا نظام	55
	شہری ذمہ داری (قدر)	62
	فیصلہ سازی اور مسائل کے حل کی مہارتیں (مہارت)	65
	مالی وسائل جمع کرنا (عمل)	67
باب پنجم:	غیر سرکاری ادارے، شہری سماج، سیاسی جماعتیں اور ذرائع ابلاغ	70
	تعاون (قدر)	81
	تنقیدی سوچ کی مہارتیں (مہارت)	84
	شہری تنظیم کا رکن بننا (عمل)	87

تعارف:۔

پاکستان ایک جمہوری مملکت ہے تاہم تاریخ کے بیشتر حصّے میں یہاں فوجی حکومت قائم رہی ہے۔ معاشرے میں جمہوری اقدار اور اداروں کے قیام اور فروغ کی ذمہ داری بنیادی طور پر اس کے شہریوں پر عائد ہوتی ہے۔ شہریوں کا فرض ہے کہ ملک میں ایسا جمہوری کلچر قائم کریں جو ان کی زندگی اور علاقے کی فلاح میں مددگار ثابت ہو۔ آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ کسی ملک میں جمہوریت کی ناکامی دراصل اس معاشرے کے شہریوں کی ناکامی ہوتی ہے کیونکہ جمہوریت نام ہے عوام کی حکومت کا، جو عوام کیلیئے اور عوام کی طرف سے ہو۔ چنانچہ آپ کے لئے ضروری ہے نوجوان پاکستانی شہری ہونے کی حیثیت سے اپنے اندر ایسے خصائص پیدا کریں جو پاکستان میں مثبت تبدیلی کے ضامن ہوں۔

یہ کتابچہ آپ کو ایک ذمہ دار اور فعال شہری بننے میں معاون ثابت ہوگا۔ یہ کتابچہ اسی مقصد کے لیے ترتیب دیا گیا ہے تاک آپ جمہوری عمل اور اداروں کے متعلق خاطر خواہ معلومات حاصل کر سکیں اور ان معلومات کو جمہوری اقدار کے فروغ اور قیام کے لیے استعمال کر سکیں۔

ایک فعال شہری کے لیے محض جمہوری اداروں اور ان کے اغراض و مقاصد کے بارے میں نظری علم ہی کافی نہیں دیا۔ لہذا ہماری خواہش ہے کہ آپ جمہوریت کے قیام سے متعلق مختلف مسائل کا گہرائی سے جائزہ لینے کے قابل بن سکیں۔ ان میں میڈیا پر پابندی، سیاسی پارٹیوں میں جمہوری فضا، فوجی حکومت، شہری حقوق کی پامالی اور آزاد عدلیہ کی عدم موجودگی جیسے نکات شامل ہیں۔

اس کتابچہ میں درج مختلف سرگرمیوں کا مقصد یہ ہے کہ آپ کے اندر کھوج اور تفتیش کی صلاحیت، مختلف ذرائع سے معلومات کے حصول، تنقیدی فکر استعمال، اپنے افکار و نظریات کے موثر ابلاغ، مسائل کے حل کیلیئے موزوں فیصلے کی اہلیت، امن و انصاف پر مبنی معاشرے کے قیام کیلیئے مسائل کے تعمیری حل تلاش کرنے کی صلاحیت پیدا کی جائے۔

صرف جمہوری ادارے جمہوریت کے قیام کی یقین دہانی کیلیئے کافی نہیں ہوتے بلکہ خود عوام اپنے جمہوری افکار و نظریات کے باعث معاشرے کا سرمایہ ہوتے ہیں۔ اس اعتراف کے ساتھ ہم چند ایسی بنیادی اقدار پیش کرنا چاہتے ہیں جو معاشرے کی بقاء اور ارتقاء کیلیئے ناگزیر ہیں اور دیگر متنوع فرائض شامل ہیں۔

افکار و نظریات، مسائل اور مشکلات اور اقدار و اعمال کا بھرپور علم معاشرے میں جمہوریت کے قیام اور فروغ میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ حکومت سے کسی کام کی درخواست کرنا، اپنے علاقائی مسائل کے حل کیلیئے فنڈ جمع کرنا، میڈیا کی مدد سے اپنے مقاصد کے حصول کی کوشش کرنا، اخباری مدیروں یا اسمبلی کے اراکین کے نام خط لکھنا اور مختلف شہری تنظیموں میں شمولیت اختیار کرنا، ایسی سرگرمیاں ہیں جو آپ کے مقاصد کے حصول میں مددگار ثابت ہوسکتی ہیں۔ اس کتابچے کے ذریعے یہ سرگرمیاں آپ کے علم میں لانے کی کوشش کی گئی ہے۔

ہمیں یقین ہے کہ ایک باشعور اور فعال شہری بننے کا یہ سفر، اس کتابچے میں درج حکمت عملی اور مختلف طریق ہائے کار کے باعث آپ کیلیئے دلچسپ ثابت ہوگا۔ ضروری ہے کہ آپ ہر باب کے بعد رک کر ان سرگرمیوں میں شریک ہوں جو آپ کے لیے وضع کی گئی ہیں اور اس کے بعد اگلے باب کا مطالعہ کریں۔

باب اول: سماج

1.1: سماج میں رہنا:

سماج لوگوں کا ایسا گروہ ہے جو اکٹھا رہتا ہے اپنی اور دوسروں کی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے ایک دوسرے سے تعاون کرتا ہے۔ ایک انسان کی حیثیت سے ہم مختلف سماجوں سے تعلق رکھتے ہیں (جیسا کہ نیچے دی گئی شکل نمبر 1•1 میں دکھایا گیا ہے) اور اس کے رکن شہری ہیں۔ ہم میں سے ہر شخص ایک سماج میں پیدا ہوتا ہے اور ہمارا خاندان ہماری خوراک، گھر، محبت اور خیال رکھنے کی ضروریات کو پورا کرنے میں مدد کرتا ہے۔ ہمارے ارد گرد رہنے والے لوگ ہمارے ہمسایہ گروہ ہیں۔ اور جس شہر میں ہم رہتے ہیں وہ ایک اور سماجی گروہ ہے اسی طرح ہم جس صوبے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ایک اور سماج ہیں اور پاکستانی ہونے کے ناطے ہم پاکستانی سماج سے تعلق رکھتے ہیں۔

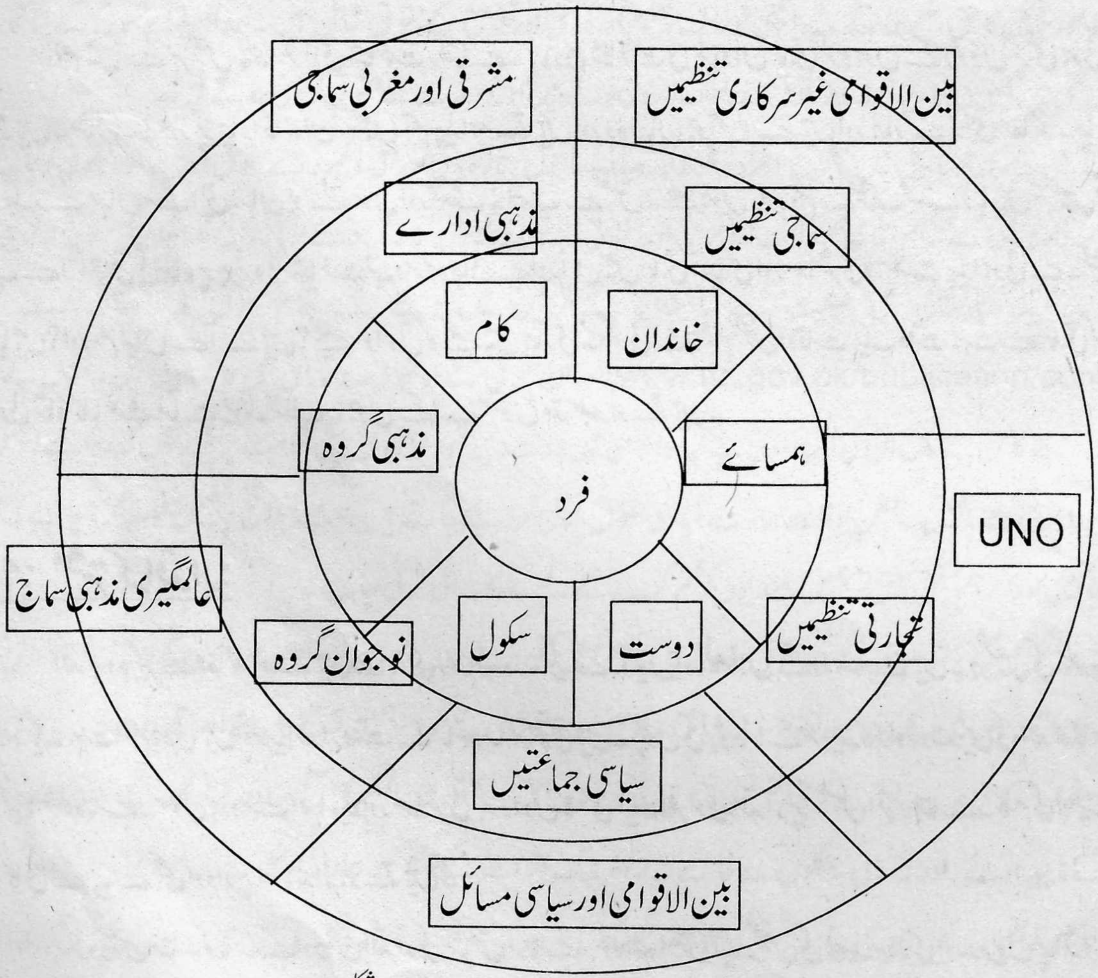

شکل 1.1

ارتکاز، عقائد، ذرائع، کارکردگیاں، ضروریات، خطرات اور بے شمار دوسرے حالات کسی کے سماجی گروہ کے ارکان کی شناخت اور اُن کے اتحاد کے درجے کو متاثر کرتے ہیں۔ مختلف عقائد اور ماضی رکھنے کے باوجود رکنیت / شہریت ان کو یگانگت عطا کرتی ہے اور اکٹھا رہنے کے قابل بناتی

سرگرمی:

☆ ایسے مختلف سماجی گروہوں کی فہرست بنائیں جن سے آپ تعلق رکھتے ہیں اور اُن میں اپنے کردار کو واضح کریں؟

☆ اُن میں سے کسی ایک سماجی گروہ کا حصہ ہونے کے فوائد اور تقاضوں کی شناخت کریں۔

ہے۔ایک سماج میں رہنے والے افراد کا آپس میں تعلق اور باہمی عمل اُن کے سماج کی تشکیل کے عمل میں سہل بناتا ہے۔سماج میں رہنے والے ہر فرد رکن کی ایک شناخت ،حقوق وفرائض، مشترکہ اقدار ہوتی ہیں جو باہمی عزت، اخلاقی روابط اور فعال شراکت کے ذریعے سماجی ترقی کا باعث بنتی ہے۔

1.2: شناخت:

ہم میں سے ہر شخص کچھ انفرادی شناخت رکھتا ہے۔ ہماری شناخت کی بنیاد اُن سماجی گروہوں کے دعووں پر مبنی ہوتی ہے جن سے ہم تعلق رکھتے ہیں۔مثال کے طور پر ہمارا خاندان جسمیں ہم پیدا ہوتے ہیں اور وہ زبان جو ہم بولتے ہیں اور ہمارے مذہبی عقائد۔چاہے ہمارا خاندان ایک ایسی جگہ رہے جہاں سب اپنی زبان بولتے ہوں اور مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے ہوں، اور ہم بے شک مختلف زبانیں سیکھیں مگر پھر مختلف سماجوں کی جانب سے استحقاق کی بناء پر ہر فرد کی شناخت تہہ دار ہوجاتی ہے اور اُس میں سماجی، سیاسی اور معاشرتی وُسعت پیدا ہوتی ہے۔کثیر العناصر شناخت میں ہم کیا ہیں؟ اور ہم کہاں سے آئے ہیں؟ جیسے سوالوں کو سمجھنے میں ہماری مدد کرتی ہے تاہم بعض اوقات بیک وقت بہت سے سماجی گروہوں کا حصّہ ہونا بھی اندرونی تناؤ کا باعث بنتا ہے کیونکہ مختلف سماجوں کے اپنے متنوع مقاصد ہوتے ہیں۔

1.3: مشترکہ اقدار:

اقدار وہ گہرے عقائد ہوتے ہیں جو ہماری روزمرّہ زندگی کے روّیوں اور فیصلوں کے راہنما بنتے ہیں۔ ہر شخص کی کچھ خاص اقدار ہیں جو اُس کے نزدیک بہت اہم ہوتی ہیں اور یہ اقدار وقت کے ساتھ ساتھ پنپتی ہیں۔بچوں کی نشوونما کے طریقہ کار اور والدین کی اقدار کا ہماری زندگیوں پر سب سے گہرا اثر ہوتا ہے۔سکول، دوست احباب اور معاشرتی گروہوں کا بھی ایک افراد کی اقدار پر مسلسل اثر رہتا ہے۔کام کی نوعیت، اور کام میں کامیابی اور ناکامی کے پیمانے بھی ادوار پر اثر انداز ہوتے ہیں۔

گروہ جن عقائد کو مانتا ہے اور جن اقدار کی ستائش کرتا ہے، وہ اقدار بھی ایک شخص کی فیصلہ سازی اور رویوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ہم جن مختلف گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں وہ سب بے شک، دوسروں کا خیال رکھنے اور عزت کرنے جیسی اقدار پر یقین رکھتے ہوں پھر بھی ان گروہوں میں کبھی کبھی تناؤ یا ٹکراؤ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔جس کا حل کسی ایک گروہ کی کسی ایک قدر ٹھکراؤ اور دوسری کے چناؤ میں ہوتا ہے۔اسی طرح اگر ہم ایک ایسی مشہور زمانہ اور کامیاب کمپنی میں کام کرتے ہوں تاہم ہمیں محسوس ہوجائے کہ یہ کمپنی بہت سی بدعنوانیوں کا شکار ہے تو ہم ایمانداری جیسی قدر کا

چناؤ کریں گے یا پھر کامیابیوں کا سفر جاری رکھنا چاہیں گے۔ یا شاید یہ فیصلہ کریں گے جب تک ہماری سالمیت کو کوئی خطرہ نہیں ہم اسی کمپنی میں کام کریں گے۔

1.4: حقوق وفرائض:

ابنِ آدم کی پیدائش سے ہی انسان ہونے کے ناطے ہم کچھ حقوق کے ساتھ ہی پیدا ہوتے ہیں۔ یہ حقوق۔۔۔ UDHR میں بیان کیے گئے ہیں۔(www.unhehr.ch/udhr/eng.html)

UDHR اخلاقی طور پر ہم سب کو باندھ دیتا ہے۔ اور بغیر تفرقے کے دنیا کے تمام انسانوں کے حقوق کو اُجاگر کرتا ہے اور یقینی بناتا ہے۔ پس معاشرے میں ہر بچے کو مختلف حقوق دیے جاتے ہیں جو اُس کی زندگی آسان اور ترقی کے ضامن ہوتے ہیں۔ اِن حقوق میں جینے کا حق، ہر طرح سے محفوظ گھر کا حق، محبت اور خیال کا حق، صحت کے لیے اچھی خوراک، تعلیم اور دوستی اور تفریح کے حقوق شامل ہیں۔ اور ان تمام حقوق کے ساتھ ساتھ ہماری کچھ ذمہ داریاں بھی ہیں جن کی بناء پر ہم اپنے حقوق سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور دوسرے کے حقوق کو یقینی بناتے ہیں۔

ہمیں حق حاصل ہے کہ ہمسائیگی میں ہمیں پُر اعتماد، محفوظ اور صاف ماحول، تازہ پانی اور بجلی وغیرہ جیسے حقوق ہوں۔ ان حقوق کو پانے کے لیے ہماری یہ قانونی ذمہ داری بنتی ہے کہ ہم مقامی محصولات ادا کریں اور اخلاقی ذمہ داری محسوس کرتے ہوئے مہیا ذرائع کا ناجائز استعمال نہ کریں۔

قومی سطح پر ایک پاکستانی کی حیثیت سے پاکستان کے آئین میں دیئے گئے تمام حقوق کا استحقاق رکھتے ہیں۔ (www.na.gov.pk/publication/contitution.pdf) اور ان حقوق کے ساتھ ذمہ داریاں بھی عائد ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر پاکستانی شہری کو ووٹ دینے کا حق ہے پس ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ الیکشن میں ووٹ دیں اور ساتھ ہی اپنی حکومت پر نظر رکھیں کہ وہ اپنے الیکشن کے وعدوں کو یقینی طور پر پورا کرتی ہے یا نہیں۔ بعض اوقات ہمارے بنیادی حقوق پامال کر دیئے جاتے ہیں۔ ایسے مواقع پر ہمیں فیصلہ کرنا چاہیے کہ ہم اُن کی پامالی پر متفق ہیں یا نہیں اور اگر ہم متفق نہیں تو ہمیں پابندیوں کو ختم کرنے کے لیے کچھ کاروائی کرنی چاہیے۔

علاوہ ازیں عالمگیری سطح پر شہریوں کے کچھ حقوق ہوتے ہیں۔ ہم کہیں بھی رہتے ہوں ہم اس کرہ ارض اور اس کے وسائل کو استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر اس کے کسی ایک حصّے میں کچھ ہوتا ہے تو ہم سب پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ہمیں آگے بڑھتے اور ایجادات کرنے کا حق ہے۔ تاہم ٹیکنالوجی اور صنعتوں کے قیام سے پورے کرہِ ارض کی ماحولیات کو خطرہ لاحق ہے اور یہ عالمگیری سطح پر درجہ حرارت کے بڑھنے، پودوں اور جانوروں کی نسلوں کے ناپید ہونے اور برساتی جنگلوں کے خاتمے جیسے خطرناک اثرات رکھتے ہیں۔ ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم ماحولیات کو تحفظ پہنچانے والی پالیسیوں پر عمل درآمد کو یقینی بنائیں جن کی بناء پر ترقی کو استحکام ودوام ملے اور ان پر عمل درآمد کو یقینی بنانے کے ادارے اپنے کردار ادا کرتے رہیں۔

سرگرمی: الف) ایسے حقوق وفرائض کی فہرست بنائیں جو آپ مختلف سطحوں پر رکھتے ہیں جیسے مقامی سماجی گروہ، ہمسائیگی، قومی اور بین الاقوامی سطح۔

مقامی سماج/ہمسائیگی		قومی سطح		عالمگیری سطح	
حقوق	فرائض	حقوق	فرائض	حقوق	فرائض

ب: بیان کریں کہ کیوں یہ حقوق ضروری ہیں اور ہر سطح پر آپ اپنی ذمہ داریاں کیسے پوری کر سکتے ہیں؟

1.5: فعال شراکت:

سماج میں رہنا صرف اُس سے احساسِ ملکیت ہی نہیں بلکہ ذاتی اور مجموعی طور پر مشترکہ فیصلہ سازی اور عمل درآمد کی کاروائیاں اور دوسروں کو مطلع کرتے ہوئے اپنے لئے چناؤ کی آزادی بھی ہے۔ فعال شہری معیارِ زندگی کو بلند کرنے کیلئے اور حکومتوں اور دوسرے ذمہ داران کا انتظار نہیں کرتے بلکہ سماجی، سیاسی اور معاشرتی گروہوں میں اُن کی فعال شراکت اور ایک شہری ہونے کے ناطے احساسِ ذمہ داری، بھائی چارے، اخوت اور مشترکہ بھلائی جیسی اقدار کی بنیاد بنتی ہے۔ یہ وہ لوگ ہوتے ہیں جو غیر منصفانہ قوانین کو تبدیل کرنے کے لئے ایسے غیر متشدد احتجاج میں حصّہ لیتے ہیں جیسے عرضداشتیں لکھنا، جلوس اور مظاہرے وغیرہ

1.6: اورنگی کچی آبادی کی صاف گلیاں

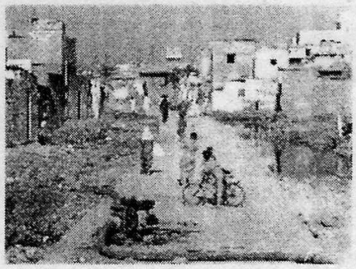

مغربی کراچی کے ایک کنارے پر اورنگی ایک کم آمدن والی اور بغیر منصوبے کے بننے والی کچی آبادی ہے۔ ایک ملین کی آبادی ہونے کے باوجود کراچی کے دوسرے حصّوں سے متضاد یہاں کی گلیاں صاف ہیں یہ یہاں کے باشندوں کی ناحق کوششوں کا نتیجہ ہیں جو 1980ء میں اپنے صفائی کے انتظام وانصرام کیلیئے اپنے ذاتی وسائل کے ساتھ اکٹھی ہو کر کی گئیں۔ اُس وقت گلیاں غلاظت سے بھری ہوئی تھیں کیونکہ فُضلہ کے پھینکنے کا کوئی انتظام نہیں تھا۔ اور اُس کے نتیجے میں ناقص صحت اور ٹائیفائیڈ اور ملیریا جیسی بیماریاں تھیں۔ علاوہ ازیں نکاسی آب کے غیر معقول ہونے کی وجہ سے جگہ جگہ بندشیں ہوتیں جو کہ املاک کی قدر و قیمت کو گھٹا رہی تھیں۔ 1980ء میں ایک مقامی فاؤنڈیشن نے ''اورنگی پائلٹ پراجیکٹ'' (OPP) شروع کیا۔ مقامی لوگوں سے بات چیت اور اردگرد کے ماحول کا جائزہ لینے کے بعد کم آمدنی والے گھرانوں کیلیئے صفائی وستھرائی کا کم لاگت اور جدید منصوبہ شروع کیا گیا جبکہ تکنیکی سہولیات OPP کے لوگوں نے مہیا کیں اور منصوبے کی کامیابی کا شہرا صرف اور صرف مقامی لوگوں کو جاتا ہے جنھیں منصوبے میں حصّہ لینے پر تیار (Mobilize) کیا گیا۔ ہر گلی میں ایک مینیجر نے مقامی آبادی کے لوگوں سے اِنفرادی طور پر وسائل اکٹھا کرنے، اختلافات کو حل کرنے، اور کام کی دیکھ بھال کی ذمہ داری لی۔ اورنگی پراجیکٹ ایک کامیاب منصوبہ تھا کیونکہ اب تک تقریباً 90 فیصد آبادی صفائی کے انتظام سے فائدہ اُٹھا رہی ہے۔ یہ انتظام زیرِ زمین ہے اور لوگوں کے ذاتی وسائل سے عمل میں آیا ہے۔

(www.tve.org/ho/doc.cfm?aid=575)

سرگرمی: آپ اپنی کمیونٹی میں تبدیلی لانے کے لئے کیا اقدامات کر سکتے ہیں۔

تنوع (قدر)

سرگرمی: غیر معمولی شراکتی عمل

ایسی خوبیوں کی فہرست بنائیں جو آپ کی شخصی شناخت کو ظاہر کریں جیسے (صنف، عمر، سماجی درجہ، مذہب وغیرہ) آپ کے مشاغل، پسند وناپسند (خوراک، سیر کی جگہیں، ٹی۔وی پروگرام وغیرہ) اور آپ کی رائے سیاست اور مقامی مسائل یا عالمگیری حالات کسی بھی چیز کے بارے میں) اپنے کسی دوست یا ساتھی یا بچے سے اُن کے بارے میں یہی مشق کروائیں اور دوسروں کو بتائیں اور پوچھیں کہ آپ دونوں میں کیا کیا مشترک عادات ہیں اور کیا کیا تفرقات، آپ نے جائزہ لیا ہوگا کہ آپ ایک ہی وقت میں ایک دوسرے جیسے بھی ہیں اور دوسروں سے مختلف بھی۔

فرد				
شناخت	مشاغل	پسند	ناپسند	رائے

مشترک	غیر مشترک

انسان ایک سماج میں رہنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ تاہم ایک ہی سماج میں رہنے والے لوگ ایک ہی طرح کے پیشوں، طریقہ کار اور رسم ورواج کو اختیار نہیں کرتے۔

مختلف پسِ منظر رکھنے والے لوگ ایک ہی سماج میں رہتے ہوئے بھی مختلف عقائد، خیالات اور آراء رکھتے ہیں۔ تنوع ایک ایسی قدر ہے جو لوگوں کے طرزِ رہائش اور زاویہ نظر کے اختلاف کو تسلیم کرتی ہے۔ یہ اس بات کا درس دیتی ہے کہ ایک ہی سماج میں مختلف طبقہ فکر، مذاہب، معاشی گرہ، اور سیاسی وابستگی رکھنے والے لوگ امن کے ساتھ رہ سکتے ہیں اور ایک دوسرے سے اپنے ثقافتی اور مذہبی اقدار اور سیاسی آراء کو بانٹ (Share) سکتے ہیں۔ پاکستانی لوگ مختلف علاقائی زبانیں بولتے ہیں۔ مختلف خوراک کھاتے ہیں مختلف ذرائع آمدن رکھتے ہیں اور قومی مسائل پر مختلف آراء رکتے ہیں اور یہ اختلاف عام طور پر تضاد پیدا کرتا ہے جو تنوع کو ایک کمیونٹی کی طاقت بننے کی بجائے کمزوری بنا دیتا ہے۔ عام طور پر یہ اُس وقت ہوتا ہے جب لوگ

اتنے راسخ العقیدہ ہوتے ہیں کہ ہر دوسرے کی رائے کو غلط اور کمتر سمجھتے ہیں یا یہ سوچتے ہیں کہ دوسرے لوگ اُن کا مختلف ہونا تسلیم نہیں کرتے۔ اتنے شدید اختلاف کی وجہ سے ہم اکثر متعصب ہو جاتے ہیں اور لکیر کے فقیر بھی (تنگ نظر عقیدے عام طور پر مانے جانے والے خیالات کی پیروی کرنا اور شخصی انفرادیت کو تسلیم نہ کرنا) یا پھر دوسروں پر اپنے اقدار اور آراء کو ٹھونسنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ہم ایسے پاکستانیوں سے دور ہو جاتے ہیں جو ہمارے گروہ سے تعلق نہ رکھتے ہوں۔ اس متنوع روّیوں نے ہمارے عام سماجی گروہوں کو بہت نقصان پہنچایا ہے حالانکہ ہم مشترکہ زمین اور ایک ہی جیسے ماضی رکھتے ہیں۔ ریڈیو اور ٹی وی نے ہمیں ایک دوسرے کے بارے میں بہت کچھ جاننے کے مواقع فراہم کیے ہیں اسی لئے بڑے شہروں میں ہر طرح کے خوراک ولباس کو سراہا جاتا ہے۔ اور ہم سب چونکہ مشترکہ اقدار رکھتے ہیں اسی لئے بہتر اور مضبوط قوم کی حیثیت اختیار کرنا چاہتے ہیں۔ تنوع کو اپنانا ہمیں دوسروں کی اقدار کی عزت کرنے، ہر شخص کی تکریم کرنے اور ہر شخص سے ایک جیسا سلوک کرنے پر اکساتا ہے۔ تنوع اختلافات کو ابھارنے کی بجائے باہم کام کرنے اور خود کو استحکام بخشنے میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

سرگرمی: تنوع کو جانچنا

ا۔ کسی ایسے لکیر کے فقیر اور متعصّبانہ رویے کے بارے میں سوچیں جو آپ کی کلاس اور اس کے ماحول پر اثر انداز ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر کیا آپ کی کلاس میں مَردوں کی اجارہ داری ہے؟ انگلش بولنے والوں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ کسی ایک مذہب کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے یا کسی سماجی یا سیاسی مسئلے کو ایک خاص نکتہ نگاہ سے جانچا جاتا ہے۔

تاثرات/انعکاس

الف) کیا ہم سب ایک جیسے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں ہم چاہتے ہیں کہ سب ایسا سوچیں اور کریں جیسا ہم سوچتے اور کرتے ہیں۔ لکیر کا فقیر ہونا کتنا نقصان دہ ہے؟

ب) اپنے نتائج کو لکھیں اور اپنے ساتھیوں سے ان مخصوص روّیوں کو بدلنے کے طریقوں کے بارے میں بحث کریں؟

پاکستان کی مختلف ثقافتوں کی فہرست بنائیں۔ ان میں سے دو کا چناؤ کریں اور ان کے بارے میں اخبارات، انٹرنیٹ اور ٹی وی سے معلومات اکٹھی کریں۔ ان کے تاریخی پس منظر، رہن سہن کے طریقہ کار، میلے اور مذہبی عقائد کی پہچان کریں؟

اوپر کی سرگرمیوں کے بارے میں اپنی آراء لکھیں؟

الف) مجھے مختلف گروہوں سے کیا رویہ اختیار کرنا چاہیے تاکہ کمیونٹی میں تنوع کی عزت کی جاسکے

ب) اپنے ملک میں تنوع کی قدر کے پھیلاؤ میں کیا کردار ادا کرسکتا / سکتی ہوں

i) ایسے روزمرہ متعصب روّیوں (Stereotypes) کی فہرست بنائیں جو آپ مختلف مذاہب اور سماجی و معاشی گروہوں کے بارے میں رکھتے ہیں۔ مثال کے طور پر ''ایک خاتون فوج میں نہیں جاسکتی'' ''امیر لوگ زیادہ مہذب ہوتے ہیں'' ''غریب لوگ سست ہوتے ہیں''

ii) جائزہ لیں اور جانچیں کہ آپ نے کہیں طرح ان سٹیریوٹائپس کو اپنایا اور ان کی وجہ سے آپ اپنے خاندان، ہمسائیوں اور ساتھیوں سے کس طرح کا رویہ اختیار رکھتے ہیں

اختلاف/تضاد کے حل کی مہارتیں

ایک سماجی گروہ ایسے بہت سے لوگوں پر مشتمل ہوتا ہے جس کے خیالات، اقدار اور دلچسپیاں مختلف ہوتی ہیں۔ جب زندگی کو گزارنے کے طریقہ کار کے بارے میں فیصلے کیے جاتے ہیں تو اُس وقت یہ مختلف عقائد، اقدار، دلچسپیاں، طریقہ کار اور سمجھ بوجھ تضاد پیدا کرتے ہیں۔ شخصی حکومت کے سیاق وسباق میں شخصی اختلاف رائے کو ختم کرنے کا فیصلہ کوئی ایک فیصلہ ساز کرتا ہے۔ جبکہ جمہوری سماج میں ہر شخص کو رائے دینے کا اختیار ہے۔ اور ایک بڑا گروہ چھوٹے گروہ کے حقوق کے تحفظ کیلئے کسی نتیجے پر پہنچتا ہے۔

تضاد ہماری زندگیوں کا قدرتی اور عام حصّہ ہے لیکن ہمارا اس کو حل کرنے کا طریقہ کار یہ بتاتا ہے کہ یہ مثبت اختلاف تھا یا منفی۔ اختلاف /تضاد کو حل کرنے کے غیر متشدد طریقہ کار اور مسائل کے حل کے لئے ہمیں طاقت بخشتے ہیں تاکہ مشترکہ سماجی بھلائی کا حصول ممکن ہو سکے۔

تضاد کے حل کے مندرجہ ذیل طریقے ہیں۔

- ☆ **ابلاغ:۔** دوسروں کی آراء کو جاننا اور اُن سے بات چیت کی جاتی ہے۔
- ☆ **مذاکرات:۔** لوگوں کو ازخود تضاد کو حل کرنے کیلئے اور فیصلہ سازی کیلئے کہا جائے۔
- ☆ **ثالث:۔** کسی تیسرے شخص کو اختلافی صورتِ حال سے نبٹنے کیلئے دونوں فریقین کو مدد کیلئے کہا جاتا ہے۔
- ☆ **پنچائیت:۔** اختلاف رکھنے والے دونوں فریقین کیلئے تیسرا فریق کوئی فیصلہ کرتا ہے۔
- ☆ **قانون سازی:۔** جب مسائل کو پیدا ہونے یا روکنے کیلئے کوئی قانون بنایا یا تبدیل کیا جاتا ہے۔
- ☆ **عدالتی کاروائی:۔** جب کوئی جج دونوں فریقین کے بیان سننے کے بعد قانون کے مطابق فیصلہ کرتا ہے۔

سرگرمی: تضاد کا تجزیہ کرنا۔

- اندرونی یا ایک گروہی سطح پر ایک تضاد کی شناخت کریں اور مندرجہ ذیل سوالوں کے جوابات دیں؟
- یہ کس کے متعلق تھا؟
- اس میں کون کون ملوث تھا؟ (لوگوں کی شناخت کو مخفی رکھنے کیلئے ناموں کو تبدیل کر دیں)
- یہ کس طرح شروع ہوا؟
- ہر گروہ یا شخص کیا چاہتا تھا یا ان کی کیا ضرورت تھی؟
- آپ کے خیال میں یہ تضاد کس طرح حل ہو سکتا تھا؟
- کیا نتیجہ نکلا؟ (حل نکلا یا مزید پھیلاؤ ہوا)

(مندرجہ بالا سرگرمی R. Sayani & Dean, B.L.Joldosheliva کے مقالے ''بہتر دنیا کی تخلیق'' سے لی گئی)

1۔ ابلاغ:

موثر ابلاغ کیلئے، ہمیں سننے، سوال پوچھنے اور مکمل پُر اعتماد کی ضرورت ہوتی ہے۔

موثر ابلاغ کی مہارتیں		
سننے کی مہارت	سوال کرنا	پُر اعتماد گفتگو
سننا ایک عمل ہے جس کے تین مراحل ہیں۔ 1۔ پہلے مرحلے میں صرف اتنا سنا جاتا ہے جو بولنے والا کہہ رہا ہو 2۔ دوسرے مرحلے میں ہم توجہ اور دھیان سے سنتے ہیں اور سمجھتے بھی ہیں۔ 3۔ اب کہنے والے نے جو کہا اُسے پوری توجہ اور دھیان سے سننے اور سمجھنے کے بعد سوچنا کہ کیا اس کا کوئی منطق بھی ہے اور اگر ہے تو بات کو دہرائیں نہیں	تضاد کی صورت میں کھلے سوالات پوچھنا آپ کو زیادہ معلومات فراہم کرتا ہے۔ اس طرح سے پوچھیں کہ ☆ کیا آپ اس بارے میں بتا سکتے ہیں کہ۔۔۔۔۔۔؟ ☆ آپ کیلئے کیا زیادہ اہم ہے؟	''میں'' کا لفظ استعمال کرنے سے تنازعہ کی صورت حال میں کمی واقع ہوتی ہے اور سامنے والا آپ کو زیادہ سمجھتا ہے۔ مثال کے طور پر میں محسوس کرتا/کرتی ہوں۔۔۔۔۔(مخصوص رہیں) جب آپ حالات اور رویوں کی تفصیلات بیان کریں تو وجوہات بھی بیان کریں کہ کیوں؟ میں یہ پسند کروں گا/گی کہ آپ ایسا ۔۔۔۔۔۔کریں۔(تبدیلی کے بارے میں اپنی توقعات بیان کریں)

2۔ موثر مذاکرات:

مندرجہ ذیل مراحل کی پیروی کرنے سے تضاد کا حل نکل سکتا ہے۔

1:۔ ہر فریق اپنے صورتِ حال کی شناخت (جو وہ چاہتا ہے) اور دلچسپی کی وجہ (کہ وہ کیوں ایسا چاہتا ہے) بیان کرتا ہے۔

2:۔ فریقین میں سے ہر ایک کو دوسرے کو الزام دیے بغیر اپنی صورتِ حال کو بیان کرنے کا موقعہ دیا جاتا ہے۔ دوسرا فریق سنتا ہے اور مداخلت نہیں کرتا۔

3:۔ دونوں فریق تمام ممکنہ حل بغیر کسی فیصلے کے سوچتے ہیں۔

4:۔ دونوں فریق کسی ایسے حل پر پہنچتے ہیں جو ممکنہ حد تک دونوں کے لئے بہتر ہو۔

5:۔ جب ایک حل چن لیا جاتا ہے تو ایک ایسی کاروائی کی منصوبہ سازی کی جاتی ہے جس میں اس بات کی نشاندہی ہو کہ کون کیا اور کیسے کرے گا۔

3: ثالثی عمل کے مراحل:

1:۔ اپنے آپ کو اور فریقین کو متعارف کرائیں اور پوچھیں کہ کیا وہ آپ سے اپنے مسئلے کے حل کیلئے مدد کے طالب ہیں۔

2:۔ دونوں فریقین اپنے ثالثی کردار اور عمل کی وضاحت کریں۔

3:۔ ہر ایک سے پوچھیں کہ کیا ہوا؟ اور اس سے آپ نے کیسا محسوس کیا۔ جو بیان کیا گیا اُس کا خلاصہ کر کے دوبارہ بیان کریں۔

4:۔ دونوں فریقین سے مسئلے کو حل کرنے کے بارے میں (آپ کیا چاہتے ہیں اور کیا کر سکتے ہیں) پوچھیں۔

5:۔ ہر فریق کو ایک بیان پر دستخط کرنے کیلئے کہا جائے اور دونوں کو اس کی کاپی فراہم کریں۔

6:۔ دونوں فریقین کو مسئلے کے حل کیلئے کی جانے والی ان کی کوششوں پر مبارکباد دیں۔

4: قانونی عمل کے مراحل:

1:۔ شہری سماج کسی ایسے مسئلے پر جس کیلئے ملک میں قانون سازی کی ضرورت ہو متحرک ہو جاتا ہے اور اس کے لئے قرارداد تیار کی جاتی ہے۔

2:۔ یہ قرارداد سیاسی جماعتوں کو پیش کی جاتی ہے۔

3:۔ سیاسی جماعتیں یہ قرارداد قومی اسمبلی میں پیش کرتی ہیں۔

4:۔ قومی اسمبلی میں گروہ اس قرارداد پر بحث کرتے ہیں اور اس کیلئے حق رائے دہی استعمال کرتے ہیں۔ اگر قرارداد کیلئے 50% سے زیادہ ووٹ ہو جائیں تو یہ قرارداد منظور ہو کر ایوانِ بالا میں چلی جاتی ہے

5:۔ سینٹ میں اس پر بحث ہوتی ہے اور ووٹ ڈالے جاتے ہیں۔

6:۔ اگر دونوں ایوانوں میں یہ قرارداد اکثریتی بنیادوں پر منظور ہو جاتی ہے تو صدر کے پاس منظوری کیلئے جاتی ہے۔

7:۔ اگر صدر بھی قرارداد کو پاس کر دیتے ہیں تو یہ بل ایک پارلیمنٹ کا ایکٹ اور ملک کیلئے قانون بن جاتا ہے۔

عرض داشت دائر کرنا

عرضداشت دائر کرنا ارباب اختیار کو کسی مسئلے کے بارے میں مطلع کرنے اور اُن سے اس پر کسی کاروائی کا تقاضا کرنے کا طریقہ کار ہے عمومی طور پر لوگوں کا ایسا گروہ جو کسی خاص مسئلے پر اپنے تحفظات رکھتا ہو۔ ایک بیان تیار کرتا ہے اور اس زیادہ سے زیادہ ایسے متعلقہ لوگوں کے دستخط کرواتا ہے جو اس شکایت کرنے کی حمایت کرتے ہوں۔ دستخطوں کی زیادہ تعداد مسئلے کے ساتھ زیادہ لوگوں کے جذبات کی وابستگی ظاہر کرتی ہے۔ اور شکایت پر جلد از جلد کاروائی اور مسئلے کے حل کی کوشش کے امکانات مضبوط ہو جاتے ہیں۔

مندرجہ ذیل اقدامات عرضداشت کی تیاری کے مراحل میں سہولت پیدا کرتے ہیں۔

1:۔ اپنی عرضداشت کو ایک ''نام'' دیں۔ (مثال کے طور پر آمدورفت کے تحفظ کیلئے عرضداشت)

2:۔ اُس شخص کی نشاندہی کریں (افسر یا ادارہ) جس سے مدد اور کسی کاروائی کے طلب گار ہوں اور جو اس عرضداشت کو وصول کرے گا۔

3:۔ جس مسئلے کا حل چاہتے ہوں اُس پر واضح بیان تحریر کریں۔ جو اس مسئلے کا شکار ہیں اور کیسے (تصاویر، خاکے اگر ضرورت ہو تو) کی نشاندہی کریں۔ ممکنہ حل کے بارے میں تجاویز دیں۔ اور یہ بھی لکھیں کہ کس تاریخ تک ممکنہ کاروائی ہو جانی چاہیئے یہ ہر صفحہ کے اوپر لکھا ہوا ہو تا کہ دستخط کرنے والے مقصد جان سکیں کہ وہ یہ دستخط کیوں اور کس سے کر رہے ہیں۔

4:۔ بیان کے بعد تین سطریں خالی چھوڑیں جن پر لوگ

- ☆ اپنا نام
- ☆ دستخط
- ☆ اور پتہ لکھیں۔

5:۔ دستخط کی سطروں پر نمبر شمار لکھیں تاکہ گننے میں آسانی ہو۔

6:۔ ایک دفعہ جب خاکہ تیار ہو جائے تو اگلے صفحے پر دکھائے گئے طریقہ کار کے مطابق عرضداشت تیار کریں۔ عام طور پر عمومی سائز کے کاغذ پر پرنٹ کریں اور کبھی کبھی مختلف طرح بھی مثال کے طور پر استعمال کیا گیا مواد عرضداشت کو مضبوط کرتا ہے جیسا کہ اگر مسئلہ پلاسٹک کے لفافوں سے پیدا ہونے والی آلودگی کا ہو۔ ایسی صورتِ حال میں کاغذ کے لفافوں پر تیار شدہ عرضداشت خصوصی اثر رکھے گی۔

7:۔ جب فارم تیار ہو جائے تو اب دستخط حاصل کریں اور اس کے لئے کئی طریقہ کار ہو سکتے ہیں۔

- ☆ دستخط لینے کیلئے کمیونٹی کے ہر گھر نہیں جائیں۔
- ☆ کوئی ایسا مظاہرہ یا walk کریں جس کے اختتام پر سب شرکاء سے دستخط لیں۔
- ☆ متاثرین کو کسی کالج یا یونیورسٹی میں اکٹھا کریں اور مسئلے پر بحث کے بعد اُن سے عرضداشت پر دستخط لے لیں۔
- ☆ متعلقہ لوگوں سے دستخط لینے کیلئے انٹرنیٹ پر اُن سے رابطہ کر کے دستخط لیں۔

آپ جب بھی کسی شخص سے دستخط کرنے کیلئے کہیں تو

- سلام دعا کے بعد اُس سے اپنا تعارف کرائیں۔
- مسئلے کی وضاحت کریں کہ کون اس سے اور کیسے متاثر ہو رہا ہے اور آپ اس عرضداشت سے کیا حاصل کرنے کی امید رکھتے ہیں۔
- اُس شخص سے پوچھیں کہ وہ دستخط کرنا پسند کرے گا / گی یا نہیں۔ اگر وہ اقرار کرتا کہ دستخط کرے گا یا انکار کرتا ہے کہ نہیں کرے گا۔ دونوں صورتوں میں نرمی سے اُس کا شکریہ ادا کریں۔ کبھی سختی یا درشتی سے کچھ کہیں نہ کریں۔

8:۔ جب آپ دستخط جمع کرلیں تو تمام کاغذات کی نقول بنوائیں۔ ان نقول کو کسی محفوظ جگہ پر رکھیں اصلی عرضداشت کے کاغذ گم ہونے کی صورت میں آپ کو شاید بعد میں ثبوت کے طور پر یہ نقول درکار ہوں۔

9:۔ دستخط شدہ فارم کو اُس شخص یا اشخاص کے نام بھیجیں جنھیں عرضداشت میں مخاطب کیا گیا ہے۔

10:۔ اگر 2 سے 3 ہفتوں کے درمیان آپ کو کوئی مثبت جواب نہ ملے تو انہیں یاددہانی کا خط لکھیں اور اگر مطلوبہ کارروائی ہو جائے تو اِس کا جشن منائیں۔

ایک عرضداشت کا نمونہ

جناب ناظم صاحب

شہری ضلعی گورنمنٹ کراچی

پارک کا خاکہ/تصویر

مورخہ:

موضوع: ہماری کمیونٹی کا پارک

محترم جناب! گارڈن ٹاؤن میں کوئی پارک نہیں ہے۔ جس کے نتیجے میں گارڈن ٹاؤن کے بچوں کیلئے کھیلنے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ اور ہم مجبوراً سڑک پر کھیلتے ہیں۔ دو دن پہلے ایک چھ سالہ بچہ اعظم خان سڑک پر کھیلتے ہوئے ایک گاڑی سے ٹکرایا اور وفات پا گیا۔ تمام کمیونٹی اس واقع پر اداس ہے اب ہم گارڈن ٹاؤن کے بچوں کیلئے کھیلنے کی کوئی جگہ نہیں رہی کیونکہ اب ہمارے والدین کسی صورت ہمیں سڑک پر کھیلنے کی بالکل اجازت نہیں دیں گے۔

جناب عالی! یہاں جی بلاک میں ایک بڑا میدان ہے۔ جسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر نے بھر رکھا ہے اگر یہاں سے کوڑا کرکٹ اٹھوا دیا جائے تو یہ پارک بنایا جاسکتا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ آپ اس جگہ کو صاف کروا کے کھیل کے میدان میں تبدیل کروا دیں گے۔

مخلص

نمبرشمار	نام	پتہ	دستخط

باب دوئم: آئین ، قانون اور عدلیہ:

2.1: تعارف:۔

حکومت عام طور پر رسمی اور ادارتی طریقہ کار پر مشتمل ہوتی ہے جو قومی سطح پر عوام میں نظم و نسق برقرار رکھنے اور اجتماعی کاموں کو سہولت فراہم کرنے پر معمور ہوتی ہے۔ پس حکومت کے بنیادی فرائض میں قوانین بنانا، اُن پر عمل درآمد کرانا اور قانون کی تشریح کرنا شامل ہیں۔ وہ قوانین جن کے تحت خود حکومت کام کرتی ہے وہ آئین میں موجود ہوتے ہیں اسی لئے اس باب کا آغاز ہم آئین، پاکستان کا آئین، قانون اور عدلیہ پر بحث سے کرتے ہیں۔

2.2: آئین:

آئین سیاسی نظام کیلئے ضوابط کا مجموعہ ہے۔ یہ حکومت کے مختلف اداروں کیلئے فرائض، ذمہ داریاں اور اختیارات کو متعین کرتا ہے اور اُن کے درمیان روابط استوار رکھتا ہے۔ حکومت اور عوام کے درمیان تعلق کی تشریح کرتا ہے۔ یہ وہ ضوابط ہیں جو حکومت کی راہنمائی کرتے ہیں۔ اور اس کے استحکام اور کاروائیوں کی یقینی بناتے ہیں۔

زیادہ تر مثالوں میں آئین (پاکستان بھی ان میں سے ایک ہے) تمام شکوں کو اکٹھا کر کے ایک آمرانہ دستاویز کی شکل میں بنایا جاتا ہے۔ عام قوانین کی تشکیل آسان کام نہیں اور اس کے آمرانہ انداز کی وجہ سے قوانین کی ترامیم کرنا بھی کافی پیچیدہ اور مشکل عمل ہے۔ پہلے سے موجود قوانین میں ترمیم کرنا یا نیا آئین بنانا ہمیشہ طاقت اور سیاسی آمریت دونوں کے درمیان نئی تقسیم جس کے نتیجے میں نیا سیاسی نظام عمل میں آتا ہے۔

آئین کسی بھی سرزمین کیلئے اعلیٰ ترین قانون ہوتا ہے۔ تمام قوانین چاہے وہ مقنّنہ (قومی و صوبائی) بنائے اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ تمام سیاسی تنظیمیں عدالتوں اور خاص طور پر عدالت اعلیٰ اور آئینی عدالت کے ماتحت ہوتی ہیں۔ یہ بات عدالت اعلیٰ کے ججوں کی اہمیت کو اور بڑھا دیتی ہے کیونکہ اس طرح وہ آئین کے مختارِ کل بن جاتے ہیں اور عدالتی قوانین پر نظر ثانی کا استحقاق رکھتے ہیں۔

ایک آئین کے موثر ہونے کیلئے آئینی قوانین کی موجودگی کی ضرورت ہوتی ہے بلکہ ایسی استعداد کی بھی جس سے وہ حکومتی طاقت پر نگاہ رکھ سکے۔ حقیقت میں تمام آئین کی کسی نہ کسی حد تک خلاف ورزی ہوتی ہے۔ لیکن اصل مسئلہ اس خلاف ورزی کی اہمیت، شدّت اور تواتر ہے اور یہ کہ آیا عدلیہ جو قوانین کی تشریح کر سکتی ہے وہ حکومت کو ایسے اقدامات پر پوچھ گچھ کرنے کیلئے آزاد ہے یا نہیں۔ مثال کے طور پر آمرانہ اور استبدادی حکومتوں میں شخصی آزادی اور حقوق کی پائمالی کہیں حد سے باہر تو نہیں جا رہی۔

2.2.1: آئین کے مقاصد

آئین کے کئی مقاصد ہوتے ہیں۔ ان میں نہایت اہم مندرجہ ذیل ہیں۔

☆ حکومت کی آزادی وخود مختاری ورسالمیت کو یقینی بناتے ہیں۔

☆ ایک جیسی اقدار اور مقاصد کا تعین کرتے ہیں اور سیاسی اقدار خیالات اور مقاصد کا مجموعہ بناتے ہیں جیسے کہ جمہوریت، اشتراکیت، وفاقیت، یا اسلام۔ مثال کے طور پر USSR ایک اشتراکی معاشرہ تھا اور پاکستان ایک جمہوری معاشرہ ہے جو کہ اسلامی اصولوں پر استوار ہے۔

☆ مختلف حکومتی اداروں کو فرائض و ذمہ داریوں کا تعین کرتے ہیں تا کہ حکومت کی استحکام ملے اور ایسا طریقہ کار وضع کرتے ہیں جس سے تضادات کیلئے قانون سازی ہو اور وہ دور ہو سکیں۔

☆ آزادی کا تحفظ کرتے ہیں۔ آئین سرکار اور فرد کے درمیان تعلق بناتا ہے۔ اور سرکاری احکامات اور شخصی آزادی کے درمیان فرق واضح کرتا ہے اور یہ ایسا زیادہ تر شہری حقوق اور آزادیوں کی وضاحت سے کرتا ہے۔ وہ حقوق بنیادی گردانے جاتے ہیں جس کو آئین تحفظ دیتا ہے۔

☆ نظام حکومت کو جائز قرار دیتے ہیں۔ آئین کسی بھی ملک کیلئے بین الاقوامی سماج کا حصہ بننے کیلئے اور دوسرے ملکوں سے اپنی پہچان کرانے کیلئے لازم و ملزوم ہیں تاہم اس سے زیادہ اہم بات یہ ہے کہ آئین کو ملکی آبادی کے عزت و وقار کا جواز بنایا جائے۔ کیونکہ یہ نہ صرف حکومتوں کی اقدار کا نمونہ ہے بلکہ اُن کو پھیلانے اور اُن کے قانونی طور پر جائز ہونے کا پرچار بھی کرتا ہے۔

2.2.2: آئین کیسے کام کرتا ہے؟

آئین کی صرف موجودگی ہی اس بات کو یقینی نہیں بناتی کہ حکومت آئینی ہے کیونکہ آئین کے ساتھ بھی کوئی حکومت استبدادی ہو سکتی ہے۔ آئین کی مدد کیلئے دوسرے معاشی، معاشرتی، ثقافتی حالات بھی ہوتے ہیں۔ اور اس سے زیادہ آئین کی توقیر کریں اور سربراہ گروہ اقدار اور دلچسپیوں کے ساتھ معاہدے بھی ہونے چاہیے۔ بدلتے ہوئے سیاسی حالات کے باوجود ایک آئین کیلئے لازمی شرط یہ ہے۔ کہ وہ ہمیشہ یا موقع اور موزوں رہے۔ زیادہ کامیاب وہ آئین ہوتے ہیں جو بدلتی ہوئی صورت حال میں بھی ثابت قدمی سے متعلقہ دائرہ کار میں رہتے ہوئے اپنے آپ کو لچکدار رکھیں۔ مثال کے طور پر امریکن آئین بڑے وسیع اصولوں پر بنیاد کرتا ہے۔ اسی لئے نئے تقاضوں اور ضروریات کے جواب میں بدلنے کی بڑی گنجائش اور وسعت رکھتا ہے۔

2.3: آئین پاکستان:

پاکستان کا آئین ۱۹۷۳ء کی قومی اسمبلی نے تمام سیاسی جماعتوں کے اکثریت رائے سے وضع کیا گیا۔ اس کے بارہ بڑے حصے ہیں اور ہر

حصہ مختلف ابواب پر مشتمل ہے۔ یہ آئین پاکستان کے وفاق اور صوبے کی پالیسی کے اصول وضوابط، بنیادی انسانی حقوق، مالیات، جائداد، معاہدے اور قانونی چارہ جوئی، نظام عدل، انتخابات، اسلامی اور ایمرجنسی صورت حال کیلئے خاص شکوں وغیرہ پر بات کرتا ہے۔

2.4: قانون:

قانون ایسے ضابطوں کا مجموعہ ہے جو سیاسی معاشرے کا مکمل احاطہ کرتا ہے۔ یہ واضح کرتا ہے کہ کیا کیا جا سکتا ہے اور کیا نہیں۔ افلاطون اور ارسطو کے زمانے سے یہ یقین کیا جاتا ہے کہ قانون کی جڑیں کسی ضابطہ اخلاق سے نکلنی چاہیے۔ جبکہ پہلے یہ اللہ کے دیے گئے فطری حقوق پر بنیاد رکھتا تھا۔ آج کل یہ زیادہ تر شہری آزادی اور انسانی حقوق کو اپنی بنیاد بناتا ہے۔ قانون کا کام حقوق کا تحفظ اور سماج کے ہر رکن کی دوسروں پر انحصار سے آزادی سیاست کے برخلاف قانون کی نوعیت غیر جانبدارانہ ہے۔ اسی لئے ''قانون'' سیاست سے بڑا ہے اور قانون کو سیاست سے الگ رہ کر ریاست کو فرد پر، امیر کو غریب پر، مرد کو عورت پر ترجیح دینی چاہیے۔

یہ نظریہ قانون عدلیہ کی عملداری کیلئے بہت اہمیت رکھتا ہے جس کا کام قانون کی تشریح ہے اور فریقین کے درمیان مسئلے کے حل کیلئے انصاف کی فراہمی ہے۔ اسی لئے ججوں کو آزاد رہنا چاہیئے اور ی سیاسی اثر ورسوخ پر منحصر ہے۔

2.5: عدلیہ:

عدلیہ حکومت کی وہ شاخ ہے جو مسائل کے حل کی قانونی فیصلہ سازی کرتی ہے۔ سو ججوں کا بنیادی اور اہم کام قانونی فیصلے کرنا (تشریح اور قانون سازی) اور انصاف کی فراہمی ہے۔

پاکستان میں عدلیہ کا کردار بہت اہم ہے۔ جہاں ججوں کی آئین کی تشریح بھی خود ہی کرنی ہوتی ہے اور اس سے ججوں کو حکومتی اداروں یا ریاست اور افراد کے درمیان معاملات بھی طے کرنے پڑتے ہیں۔

ایک جمہوری نظام میں عدلیہ کا ایک بڑا کردار یہ ہے کہ جج آزاد وخودمختار رہیں اور قطعی طور پر سیاسی وابستگیوں اور سیاسی نظریات سے الگ رہیں۔ تاہم یہ بات اہم ہے کہ جج دو طریقے سے سیاسی ہو سکتے ہیں۔ کسی بیرونی یا اندرونی جانبداری اور تعصب کی وجہ بنے۔ جب کوئی سیاسی جماعت ادارہ یا حکومت خود عدلیہ پر اثر انداز ہوتی ہے تو یہ بیرونی جانبداری ہے۔ اندرونی جانبداری جج کا اپنی ہمدردیاں ذاتی اور تعصب ہوتا ہے وہ اُن کے عدالتی فیصلوں پر اثر انداز ہوتا ہے۔

بیرونی جانبداری اور دخل اندازی کو روکنا تب ہی ممکن ہے جب ججوں کی مدت کار (اُن کو روکا نہ جا سکے) کو تحفظ ملے اور اُن کے فیصلوں پر تنقید پر پابندی ہو اور فیصلوں کا اطلاق کیا جائے۔

پاکستان میں عدلیہ، عدالت اعلیٰ، صوبائی اور عدالتِ عظمیٰ اور عدالتِ ہائے ادنیٰ پر مشتمل ہے۔

عدالتِ عالیہ

چیف جسٹس آف پاکستان

فرائض

☆ وفاق اور صوبوں کے درمیان تنازعات کو نبٹانا۔

☆ دو یا زیادہ صوبائی حکومتوں کے درمیان معاملات کو طے کرنا۔

☆ بنیادی حقوق کی فراہمی کیلئے حکم جاری کرنا۔

☆ ادنیٰ عدالتوں کی جانب سے کئے گئے فیصلوں، سزاؤں، احکامات کو سننا اور فیصلوں کے خلاف اپیلوں پر کاروائی کرنا۔

عدالتِ عظمیٰ (ہر صوبے میں ایک)

چیف جسٹس اور دوسرے جج

فرائض

☆ اپنے عدالتی علاقے کے اندر ایک شخص کو قانون کے مطابق عمل درآمد کرنے کی ہدایت کرنا۔

☆ حفاظت میں لیے گئے شخص کو عدالت میں پیش کرنے کا حکم دینا۔

☆ کسی بھی بنیادی حقوق کی پائمالی پر احکامات جاری کرنا۔

☆ مروجہ طریقہ کار اور کاروائیوں کیلئے قوانین بنانا اور تمام ادنیٰ عدالتوں پر اس سلسلے میں کڑی نظر رکھنا اور نگرانی کرنا۔

وفاقی شرعی عدالت

چیف جسٹس اور آٹھ مسلمان جج

فرائض

☆ یہ فیصلہ کرنا کہ قانون یا اس کی کوئی ذیلی شق اسلام کے منافی تو نہیں (جو قرآن میں لکھا اور سنہ میں بتایا گیا)

☆ جہاں کوئی قانون اسلام کے منافی ہے۔ یہ خاص مدت کے اندر اندر ترامیم کرنا

کریمنل کورٹس

مجسٹریٹ کی عدالت

ایسے مقدمات کو سننا جن میں جرائم کی سزا، سزائے موت کے علاوہ ہو

سیشن جج کی عدالت

سزائے موت اور حدود سے متعلقہ جرائم کے مقدمات کو سننا

مخصوص عدالتیں اور ٹربیونل

☆ بینکوں، کسٹم اور ٹریفک سے متعلقہ

☆ مقدمات کی سماعت

ضلعی عدالتیں

☆ دیوانی مقدمات کی سماعت

☆ سول عدالتوں کے فیصلوں کے خلاف اپیلوں کو سننا

سول عدالتیں

تمام شہری معاملات

سول عدالتیں

تمام معاملات

سول عدالتیں

تمام دیوانی معاملات

2.6: اہم نکات:۔

آئین کی معطلی اور ترامیم۔

پاکستان کا ۱۹۷۳ء کا آئین تین مواقعوں پر معطل ہوا۔ ایک دفعہ ۱۹۷۷ء میں جنرل ضیاء الحق کے ہاتھوں اور دو دفعہ جنرل پرویز مشرف کے ہاتھوں (۱۹۹۹ء اور ۲۰۰۷ء میں)

۱۹۷۳ء کے آئین کے آرٹیکل نمبر ۲۳۲ کے مطابق صدر پاکستان ملک کو کسی بیرونی خطرے یا اندرونی خرابی کی وجہ سے ایمرجنسی نفاذ کا اعلان کر سکتا ہے۔ ۳ نومبر ۲۰۰۷ء کو ایمرجنسی کے نفاذ کا اعلان غیر آئینی تھا کیونکہ اس حکم نے آئین کو معطل کیا۔ پرویز مشرف نے اس پر چیف آف آرمی سٹاف کی حیثیت سے دستخط کیے نہ کہ صدر پاکستانی کی حیثیت سے۔ علاوہ ازیں اس ماورائے آئین حکم نامہ کی بنیاد اُسی دن جاری کیا گیا آئینی ترمیمی حکم PCO 2007 تھا۔ اس ترمیمی حکم نامے نے تمام بنیادی حقوق کو معطل کر دیا اور صدر کو اس بات کی اجازت مل گئی کہ وہ آئین اور قوانین میں ترامیم کر سکتے ہیں۔

گزشتہ ۳۵ سالوں کے دوران آئین میں ۱۸ دفعہ ترامیم کی وجہ اس کی اصلی نوعیت کافی تبدیل ہوگئی ہے۔

2.7: آئین میں ترامیم:۔

ایمرجنسی کے نفاذ اور PCO کے خلاف دائر کیے گئے دعوؤں میں سپریم کورٹ کے ججوں (جنھوں نے PCO کے تحت حلف لیا) نے صدر کو اس بات کا مجاز قرار دیا کہ وہ آئین میں جہاں چاہیں تبدیلی کر دیں۔

اس عمل میں مندرجہ ذیل اقدام غیر آئینی ہیں۔

☆ آئین میں ترامیم کا حق جو پارلیمنٹ کا استحقاق ہے۔

☆ یہ آئینی ترامیم آرٹیکل ۲۳۹ کی خلاف ورزی ہیں جن کے تحت ترامیم کا حق قومی اسمبلی میں

☆ 2 تہائی اکثریت کی اتفاق رائے سے ہوتا ہے۔

پاکستان کے عوام نے حال ہی میں ایک نئی حکومت کا انتخاب کیا ہے جس سے وہ توقع کرتے ہیں کہ اوپر بتائی گئی جمہوریت قائم کریں گے۔ تاہم ہمیں یہ بات دماغ میں رکھنی چاہیے کہ اس عمل میں کافی مشکلات کا سامنا ہے۔ جس کی وجہ سے فوج نے حکومت سنبھال لی۔ جمہوری حکومت کو اندازاً دس سال کا عرصہ چاہیئے کہ وہ دس سال آمریت کے بعد اقدام کر سکیں۔

2.8: پارلیمانی جمہوریت یا فوجی آمریت:۔

۱۹۷۷ء میں جنرل ضیاء الحق نے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو منسوخ کر کے آئین کو معطل کیا۔ منتخب ارکان پر مشتمل قوانین بنانے کیلئے ایک مجلسِ شوریٰ بنائی اور اپنی صدارت کو جائز قرار دینے کیلئے ریفرنڈم کرایا۔ ۱۹۸۳ء میں اُس نے غیر جماعتی بنیادوں پر الیکشن کروایا اور محمد خان جونیجو کو وزیراعظم بنایا۔

۱۹۸۵ء میں اُس نے آئین میں آٹھویں ترمیم متعارف کرائی اور صدارتی نظام حکومت رائج کیا۔ اور قانون کی شق ۵۰(۲)(B) کی بدولت اسمبلیوں کو منسوخ کرنے کا حق استعمال کرتے ہوئے جونیجو کی حکومت کو تحلیل کر دیا۔ بحالی جمہوریت (MRD) کی تحریک کے دباؤ پر جماعتی بنیادوں پر ۱۹۸۸ء میں الیکشن کرائے گئے اور دوبارہ جمہوریت کا بول بالا ہوا۔

آئین اپنی آٹھویں ترمیم کے ساتھ ۱۹۸۵ء سے ۱۹۹۷ء کارفرما رہا اور اس دوران جونیجو کی حکومت، بےنظیر بھٹو حکومت ۱۹۹۰ء، نواز شریف حکومت ۱۹۹۳ء اور دوبارہ بےنظیر بھٹو حکومت کو تحلیل کی گیا۔ ۱۹۹۷ء میں ۱۳ ویں ترمیمی آرڈیننس نے آرٹیکل (۵۸)(۲)(B) کو ختم کیا اور صدر سے اسمبلیوں کو تحلیل کرنے کا حق واپس لے لیا۔ اور اس مدت کے اختتام پر الیکشن کا ارادہ کیا گیا۔

۲۰۰۲ء میں جنرل پرویز مشرف نے لیگل فریم ورک آرڈر جاری کیا اور (۳۸)(۲)(B) کو ۱۷ ویں ترمیم کے نام سے آئین کا حصہ بنایا۔ اس سے صدر کے اسمبلیوں کو تحلیل کرنے کے اختیارات بحال ہو گئے اور لیکن اس کیلئے سپریم کورٹ آف پاکستان سے منظوری سے مشروط کر دیا۔

2.9: عدالتی نظام کا از سرِ نو تجزیہ:۔

عدالتی نظام کے تجزیے کا اختیار عدلیہ کے پاس ہے وہ قوانین کو حکومت اور دوسرے اداروں مثلاً مقنّنہ اور انتظامیہ کے لئے کم یا غیر موثر کر سکتی ہے۔

عدالتی نظام پر نظرِ ثانی اس لئے کی جا سکتی ہے کہ پاکستان کے آئین میں عدالتیں غیر آئینی کاروائیوں کو آئین کے منافی قرار دے سکتی ہیں۔ عدالتی نظام کا تجزیہ اس بات کا بھی اندازہ کرنا ہے کہ انتظامیہ کی کاروائیاں آئین کی عملداری میں آتی ہیں یا نہیں اور یا ماورائے عدالت بھی بہت سے کام ہوتے ہیں۔ پس عدالتی نظام کا تجزیہ عدالتوں کی توقیر کو بڑھاتا ہے۔

سرگرمی:۔ اوپر دیئے گئے ایمرجنسی کا اجراء اور عدالتی نظام کا تجزیہ جیسے بنیادی خیالوں کے بارے میں پڑھیں اور فیصلہ کریں کی ججوں نے اپنے دائرہ کار سے تجاوز کیا یا نہیں اور دلائل کو ثابت کریں۔

مساوات (قدر)

ایک انسان کی حیثیت سے ہم سب برابر پیدا ہوئے ہیں انسانی زندگی کی عظمت کسی بھی گروہ، کلاس، ذات یا قومیت جس سے ہم تعلق رکھتے ہیں سے اعلیٰ ہے۔ مساوات کا مطلب اس بات کو یقینی بنانا ہے کہ تمام لوگوں کو ایک جیسے مواقع حاصل ہوں اور اُن کے حقوق و ذمہ داریاں بھی ایک جیسی ہوں۔ یہ اس بات کی بھی آگہی ہے کہ ہر شخص کی ضروریات مختلف ہیں۔ اور انہیں مختلف طریقوں سے پورا کیا جاسکتا ہے تا کہ تنوع کا مبہم تصور بھی شامل رہے۔

انسانی حقوق کا عالمگیری قرار نامہ ۱۹۴۸ء میں اقوامِ متحدہ سے پیش کیا گیا جو انسانی برادری کے تمام ممبران کی عظمت کو تسلیم کرتا ہے اور مساویانہ حقوق کی فراہمی کو یقینی بناتا ہے اور جو دنیا میں آزادی، انصاف اور امن کی بنیاد بنا۔

http://www.hr95.org/udhr/html

ایک کمیونٹی میں رہنے والے لوگ یہ توقع کرتے ہیں کہ اُن کے ساتھ مذہب، ذات پات، معاشی و سماجی پس منظر، علاقیت، پیشوں اور سیاسی وابستگیوں سے مبرا ہو کر مساویانہ سلوک روا رکھا جائے۔ امتیازی سلوک افراد کے درمیان اور گروہوں کے درمیان تفرقہ پیدا کرتا ہے جس کے نتیجے میں کسی ایک گروہ کو دوسرے سے زیادہ فائدہ حاصل ہوتا ہے۔

جمہوری معاشروں میں مساوات ترقی کیلئے ناگزیر ہے کیونکہ اس میں تمام شہریوں کو حکومت بنانے میں برابر کا حصہ دیتے ہیں اور بلا کسی امتیازی رائے اور خیالات کے اظہار کا موقع فراہم کرتی ہے۔ آج کل کی جمہوریتوں میں (بشمول پاکستان) سیاسی مساوات ہے اور ہر شہری کو ووٹ دینے کا ایک جیسا حق اور ذمہ داری ہے۔ تاہم ابھی بھی امتیازی سلوک موجود ہے کیونکہ پدرشاہی معاشرے میں عورت اُسے ہی ووٹ دیتی ہے جہاں اُس کا باپ یا خاوند کہتا ہے اور معاشی امتیاز کی وجہ سے غریب کسان بھی زمیندار کی ہدایت کے مطابق ووٹ ڈالتا ہے۔ اور جب مکمل شہری اور سماجی مساوات وقوع پذیر ہوتی ہے تو تمام شہری ایک فرد کی حیثیت سے اور سرکار کے رکن کی حیثیت سے اپنی انفرادی قوت کا مظاہرہ کرے ہیں۔

2.10: امتیاز:۔

دوسروں کے مقابلے میں کسی ایک شخص یا طبقے کے ساتھ غیر مساوی سلوک ہے۔

مثال کے طور پر مذہبی عقائد کی بناء پر یا کسی خاص علاقائی اقلیت کے ساتھ امتیازی سلوک کم تر معاشی و معاشرتی درجے سے تعلق رکھنے کی وجہ سے امتیاز۔

امتیازی برتاؤ اُن تصورات اور تعصبات پر مبنی ہوتا ہے جن کا تعلق معاشرتی ساخت سے ہوتا ہے۔ امتیاز کا مطلب خراج ہے اور یہ ایسا تصور دیتا ہے جیسے کوئی ایک شخص جس سے امتیازی سلوک کیا جائے وہ کمتر اور مختلف ہوتا ہے۔

www.yhdenvertainsuus.filenglish/what is eqaulity

مساوات کا مطلب ہے کہ تمام لوگوں کو روزگار، تعلیم اور دوسری خدمات کی فراہمی تک پہنچ کے برابر مواقع مل رہے ہیں لیکن مساوات کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ کسی ایک کو کوئی خاص مقام دیا جائے بلکہ اس سے متضاد علاقائیت، اصلیت، جنسی شناخت، عمر، صنف، معذوری یا بیماری کو بنیاد بنائے بغیر مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔ یہ بھی تسلیم کرنا اہم ہے کہ ہر شخص کے ساتھ برابری کا سلوک مساوات کی ضمانت نہیں کیونکہ مختلف افراد مختلف حالات میں ہیں اور مختلف مواقع رکھتے ہیں آسان ترین الفاظ میں اختلاف کو قبول کرنا اور دوسروں کو جیسے وہ ہیں عزت و وقار دینا ہی مساوات ہے۔

www.yhdenvertainsuus.filenglish/what is eqaulity

سرگرمی:۔ کیا تمام پاکستانی برابر ہیں؟

ا:۔ UDHR کو پڑھیں اور ایک انٹرویو کا سوالنامہ تیار کریں تاکہ معلوم ہو کہ پاکستان میں مساوات کی آگہی اور شعور کیسا ہے؟

۲:۔ اپنے استاد، پرنسپل، خاندان یا ہمسائیوں، دوستوں اور ساتھیوں سے انٹرویو کریں۔

۳:۔ انٹرویو کیلئے باہمی رضامندی سے ایک آرام دہ اور سہولت والے مقام کا تعین کریں اور انٹرویو کو مختصر اور بصیرت سے بھرپور رکھیں۔

درج ذیل کچھ سوالات آپ انٹرویو میں پوچھ سکتے ہیں۔

الف) آپ کسطرح مساوات کی تعریف کرتے ہیں؟

ب) کیا مواقع اور ذرائع ہمارے سماج میں برابر تقسیم ہوتے ہیں اور کیسے؟

ج) آپ کے نزدیک پاکستانی معاشرے میں کونسی عادات مساوات کو فروغ دیتی ہیں؟

د) آپ ہمارے معاشرے میں امتیازات کو کس طرح بیان کرتے ہیں؟ (معاشی، سیاسی، شہری، ثقافتی وغیرہ)

ر) آپ کے خیال میں امتیاز کے خاتمہ کیلئے ہمارے معاشرے میں سب سے بڑی علامت کیا ہے؟

ز) آپ کے مشاہدات کے مطابق کن گروہوں کو زیادہ امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑتا ہے اور کیوں؟

ل) آپ حکومت کو معاشرے میں زیادہ برابری اور مساوات قائم کرنے کیلئے کیا تجاویز دیتے ہیں؟

ن) عالمگیری سطح پر آپ ''امتیاز'' کو کس طرح بیان کریں گے؟

۴:۔ آپ UDHR اور پاکستانی معاشرے میں پائی جانے والی مساوات کے شعور اور عملی مساوات اور امتیازات میں کہاں کہاں ناموافقت دیکھتے ہیں؟

۵:۔ اپنے نئے علم کو اپنے عمل کا رہنما بنائیں اور سامنے آنے والے نتائج کو پیش کریں۔ مثال کے طور پر ایک PSA یا عوام کی سہولت کا ایک اعلان تیار کریں جو پاکستان میں صنفی امتیاز کے بارے میں ہو۔ (ملاحظہ کیجئے صفحہ نمبر 33، PSA بنانے کا طریقہ کار)

مسائل پر مبنی تحقیق

مسائل پر مبنی تحقیق معلومات اکٹھی کرنا۔ قومی، بین الاقوامی یا عالمگیری سطح پر مسائل کو سمجھنے میں اور اُن کو حل کرنے کیلئے مناسب اقدامات کرنے کیلئے شہریوں کی مدد کرتی ہے۔

مسائل پر مبنی تحقیق

مراحل	طریقہ کار
مسئلے کی شناخت	اخبارات کو پڑھیں، خبروں کو سنیں اور اپنے اردگرد گھومیں۔ آپ کے سامنے کئی مسائل آئیں گے۔ ☆ سکول میں صفائی کا فقدان ☆ کراچی میں بے روزگاری
پوچھ گچھ کیلئے سوالات تیار کرنا	کھلے سوالوں پر (openeded) مبنی سوالنامہ تیار کریں جو آپ کو اس موضوع پر مدد فراہم کرے گا۔ ☆ سکولوں کو کس طرح ماحولیات کار دوست بنایا جاسکتا ہے۔ ☆ کراچی میں بے روزگاری کی وجوہات اور اثرات کیا ہیں؟
مفروضہ تشکیل دیں	اپنے سوالوں کے ممکنہ جواب یا عقلمندانہ اندازہ لگائیں۔ ☆ سکول میں اسطرح ماحولیات دوست ہو سکتے ہیں۔ ۱:۔ مناسب دیکھ بھال ۲:۔ بچوں کو آگہی دینے سے ۳:۔ درخت اُگانے سے ۴:۔ کوڑے کے لیے ڈبے رکھوانے سے
	بے روزگاری کی وجوہات کیا ہیں۔ ۱) غربت ۲) روزگار ہونا، ہنر مہارتوں کا نہ ہونا

پوچھ گچھ تحقیق کی منصوبہ سازی	یہ فیصلہ کریں کہ آپ پوچھ گچھ کس طرح کریں گے۔ ☆ موضوع پر معلومات ملنے کی بہترین جگہ کون سی ہے؟ ☆ میرے پاس کتنا وقت ہے؟ ☆ میں کس سے مشورہ کرسکتا/سکتی ہوں؟
مختلف ذرائع سے معلومات اکٹھی کریں ☆ کتابوں سے ☆ انٹرنیٹ ☆ ڈیٹابیس ☆ فلم ☆ مشاہدات ☆ انٹرویو ☆ اخبارات ☆ تجزیات اور ☆ رپورٹس	کسی عبارت سے معلومات اکٹھا کرنا ☆ کسی کتاب کے عموماً تین حصے ہوتے ہیں جو ہمیں معلومات اکٹھا کرنے میں مدد دیتے ہیں **1۔ عنوان کا صفحہ:** یہ بیرونی صفحہ ہے جس پر کتاب کا نام، پبلیشرز کا نام، لکھاری اور چھپنے کی تاریخ درج ہوتی ہے۔ **2۔ فہرست عنوانات:** تمام ابواب کے عنوان اور صفحہ نمبر تحریر ہوتے ہیں۔ **3۔ انڈکس/اشاریہ:** یہ کتاب کے آخر میں موضوعات، ناموں اور اہم نکات اور الفاظ جن کا کتاب میں تذکرہ ہوتا ہے کی فہرست ہوتی ہے۔ **4۔ کسی اخبار سے معلومات اکٹھا کرنا:** اخبار کے مختلف حصّے ہوتے ہیں

ا۔ پہلے صفحے پر نمایاں قومی اور بین الاقوامی خبریں ہوتی ہیں۔
۲۔ قومی خبروں کے حصّے میں ملک میں ہونے والے نمایاں واقعات کی تفصیل درج ہوتی ہے۔
۳۔ اداریہ والے صفحے میں ایڈیٹر لکھے جانے والے خطوط اور مختلف مقامی اور بین الاقوامی کالم تحریر کرنے والے لکھاریوں کے کالم ہوتے ہیں۔
۴۔ کھیلوں کے حصّے میں مقامی اور بین الاقوامی طور پر ہونے والے مقابلوں کی تفصیل ہوتی ہے۔
۵۔ تجارتی خبروں کے حصّے میں سٹاک ایکسچینج کی موجودہ صورتِ حال، بین الاقوامی مارکیٹ اور کارنسی کی تبدیلی کے بھاؤ درج ہوتے ہیں۔
٦۔ شعبہء اشتہارات، اشیاء کے فروغ کیلئے اور اعلانات کیلئے مختص ہوتا ہے۔
۷۔ بین الاقوامی خبروں کے شعبہ میں دنیا میں ہونے والے واقعات کے بارے میں بتایا جاتا ہے۔

معلومات اکٹھا کرنا۔

اگر مہیا مواد فائدہ مند ہے تو آپ کو اسے غور سے پڑھنا چاہئے اور اس کا بہترین طریقہ ان مراحل پر مشتمل ہے۔

☆ سروے
☆ سوالات
☆ پڑھنا
☆ دوسروں کو پڑھ کر سنانا
☆ نظرثانی کرنا

معلومات کو ریکارڈ کرنا

اس کے لئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کریں

ا۔ مرتب کرنا

۲۔ خاکہ تیار کرنا

۳۔ عنوانات

۴۔ ذیلی عنوانات

نیچے دیئے گئے خاکے سے معلوم کریں کہ آپ معلومات کو کس طرح ترتیب دیتے

باب کا عنوان

ذیلی عنوان	ذیلی عنوان	ذیلی عنوان	ذیلی عنوان
مرکزی خیال	مرکزی خیال	مرکزی خیال	مرکزی خیال
مددگاری	مددگاری	مددگاری	مددگاری
خیالات	خیالات	خیالات	خیالات
-------	-------	-------	-------
-------	-------	-------	-------

جو معلومات اکٹھی کی گئی ہیں ان کے بارے میں تنقیدی سوچیں۔

اس سلسلے میں باب پنجم کے ''تنقیدی سوچ'' کے حصے کو پڑھیں

اہم نکات کا تجزیہ کریں اور نتیجہ اخذ کریں

خود سے سوال کریں کہ ان معلومات کی بناء پر آپ کا مفروضہ کتنا مناسب ہے؟ ان معلومات سے کیا نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں؟ کیا آراء تشکیل دی جاسکتی ہیں؟ ان آراء کو کون سے دلائل درست ثابت کرتے ہیں؟

مثال کے طور پر

سکول صفائی رکھنے کیلئے ایسے---------، --------، --------، -------، اقدامات کرتے ہیں۔

تاہم ان------وجوہات کی بناء پر وہ صفائی برقرار نہیں رکھ سکتے۔

اپنے مخاطبین کے بارے میں فیصلہ کریں اور ان سے مندرجہ ذیل طریقوں سے ماخذ بیان کریں۔

- ☆ رپورٹ
- ☆ پوسٹرز
- ☆ مضامین
- ☆ اداریہ کے نام خطوط
- ☆ ناظم سے بیان کرنا۔

اخبار کے ایڈیٹر کو لکھے جانے والے خطوط کے طریقہ کار والا باب پڑھیں۔

ماخذ پر بنیاد رکھنے والی ممکنہ تجاویز پیش کریں

MNA, MPA, یا ناظم کو خط لکھنا ہے

☆ کسی پریشر گروپ کا رکن بنانا

☆ کسی پریشر گروپ کو اپنی مدد کیلئے بنانا

عرضداشت دائر کرنا۔

☆ واک، مظاہرے دستخط کیلئے مہم

☆ بائیکاٹ وغیرہ

ایسے کاموں کا چناؤ کریں جن پر عمل درآمد ممکن ہو۔

ممکنہ نتائج کو ذہن میں رکھیں اور بہترین کاروائی کا انتخاب کریں۔

ہر چنے گئے طریقہ کار کیلئے طلباء سے مندرجہ ذیل سوالات کریں۔ اور پانچ نکاتی پیمانے کے استعمال کا کہیں۔

ممکنات	پائیداری	قیمت کا موثر ہونا	لوگوں کیلئے فائدہ مند ہونا	ہمارے لیے سبق
یہ کتنا ممکن ہے؟	یہ کتنا پائیدار ہے (اس کا اثر کتنے وقت تک کیلئے ہوگا)	کتنی کم قیمت میں موثر کام ہو	کتنے لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں گے	ہم اس سے کی سیکھیں

عملی اقدامات کا طریقہ کار وضع کریں

سکول میں صفائی کیلئے عملی اقدامات

☆ کیا کریں گے؟

☆ کون کرے گا؟

☆ کب تک ہوگا؟

☆ اور کون حصّہ لے گا؟

کیا کرنا ہے؟	ناظم کو خط تحریر کریں۔	1 رکن	1 ہفتہ	پرنسپل، طلباء اور اساتذہ	
کون کرے گا؟	ملاقات کا وقت لیں۔	1 رکن	2 دن		
کب تک؟	ملاقات کریں۔	۴ تا ۵ ارکان	1 دن	والدین	
اور کن کن کو اس میں حصّہ لینا چاہئے۔	اخبار کے ایڈیٹر کو خط لکھیں	گروہ کا کوئی بھی رکن	2 دن		

عمل درآمد

ٹاؤن ناظم سے ملاقات کریں اور اپنے معلومات کے نتائج سے آگاہ کریں اور مدد کی درخواست کریں تاکہ وہ سکول کیلئے کچھ مالی وسائل مہیا کریں تاکہ سکول میں صفائی کا انتظام بہتر ہو سکے۔

عمل کا تجزیہ کریں اور مستقبل کیلئے کچھ فیصلے کریں	پہلے کچھ اقدامات کے بعد خود سے سوالات کریں کہ کیا یہ عمل واقعی صحیح ہے؟ کاروائی ایسے ہی ہو رہی ہے جیسا منصوبہ بنایا گیا تھا یا مشکلات سامنے آرہی ہیں؟ اگر واقعی کاروائی منصوبہ کے مطابق ٹھیک ہو رہی ہے تو خود کو مبارک باد دیں اور اگر نہیں تو سوچیں کہ کیا تبدیلی ہو سکتی ہے؟ کوئی نیا حل یا طریقہ کار وضع کرنا چاہیئے یا نہیں؟ متبادل حل کیلئے سوچیں یا پیروی کے طریقہ کار کو واضح کریں۔ اگر آپ کی آواز اس طرح سنی نہیں جا رہی تو کیا اور ذرائع ہو سکتے ہیں؟ اس کے کیا نتائج نکلیں گے؟ اور نتائج کے بارے میں آپ کیا سوچ رہے ہیں؟ اس کام کی پیروی (Follow up) کے لئے کیا طریقہ کار ہوگا؟ اپنے مددگار گروہ مزید آراء لیں۔ کہ ترقی کیسے ہو سکتی ہے؟ جو سیکھا ہے اس پر اپنی آراء دیں اور حقیقی طور پر آپ نے کیا حاصل کیا ہے؟ اس کے بارے میں سوچیں اور ایک دوسرے کی مدد کریں کبھی دل نہ ہاریں۔

اپنے تحفظات کے حل کیلئے ذرائع ابلاغ کا استعمال

آپ ذرائع ابلاغ کے ذریعہ مندرجہ ذیل طریقوں سے اپنے مسئلے کو نمایاں کر سکتے ہیں۔

1: اپنے کام کی رپورٹ تیار کریں:

- ☆ ابلاغ کے نمائندوں اور کمیونٹی کے لوگوں کو اپنی تقریب، واقعات واحوال سے آگاہ کریں اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ نے پہلے سے ادارے کے سربراہ سے اجازت لے رکھی ہے۔
- ☆ اپنی تقریب سے کچھ دن پہلے ابلاغ کے نمائندوں کو یاد دہانی کروائیں۔
- ☆ اپنے منصوبے کا مختصر خاکہ اور تصاویر تیار کر کے میڈیا کے نمائندوں کو دیں۔
- ☆ جس جگہ تقریب ہو وہاں میڈیا کے نمائندوں، ان کے کیمرہ مین اور دوسرے لوازمات کیلئے مناسب گنجائش ہو تا کہ جو ہو رہا ہے اس کو سن سکیں اور دیکھ سکیں۔
- ☆ جب تقریب کا اختتام ہو تو رپورٹرز کو شکریہ کے پیغامات بھیجیں اور جو نہ آسکیں انہیں تقریب کی رپورٹ اور تصاویر بھیجیں تا کہ وہ شائع ہو سکیں۔

2: نیوز ریلیز تیار کرنا:

نیوز ریلیز میں ان تمام سوالوں کے جوابات ہونے چاہیے۔

حقیقی طور پر کون، کہاں، کب اور کیسے ہوگا؟ تفصیلی اور واضح بیان ہو۔ (خاکہ اگلے صفحے پر) رابطہ کیلئے مخصوص لوگوں کے فون نمبر اور پتہ درج کریں تا کہ رپورٹر مزید معلومات اکٹھی کر سکیں۔ لسٹ پر موجود ہر رپورٹر کو ایک نقل بھیجیں۔

3: نیوز لیٹر کی تقسیم:

یہ مسئلے کی خبر کو زیادہ لوگوں تک پہنچانے کا آسان طریقہ ہے ان کو دلچسپ بنائیں تا کہ لوگوں کی توجہ کا مرکز بن سکیں۔ اور لوگ ان کو پڑھ پائیں۔ ان پر اعداد وشمار تحریر کریں یا کچھ حیران کر دینے والے حقائق، شہہ سرخیوں کو نمایاں کر کے لکھیں۔ اور اگر مناسب ہو تو تصاویر یں اور خاکے بھی شامل کریں۔ اُن کو پھیلانے اور بانٹنے کیلئے آپ انہیں تقسیم کر سکتے ہیں۔ ڈاک سے بھیجے یا ای میل کریں۔ خاص منصوبہ کیلئے نیوز لیٹرز کو لوگوں کی معلومات کیلئے مسلسل استعمال کیا جا سکتا ہے۔

4: ذاتی انٹرویو یا ٹاک شوز (بات چیت کے پروگرام):

اپنے مقامی سٹیشن کو اپنے منصوبے کے بارے میں پروگرام پیش کرنے کیلیئے فون کریں یا خط لکھیں۔

5: پریس کانفرنس:

یہ ایک ایسی ملاقات ہے کہ جس میں میڈیا کے متعلق تمام لوگ موجود ہوتے ہیں یہ عام طور پر ۳۰ منٹ تک کی ہوتی ہے۔ جس کے آخر میں سوال و جواب کیلیئے وقت مقرر ہوتا ہے۔ اس کام کو اس وقت تک نہیں کرنا چاہیئے جب تک کہ مکمل یقین نہ ہو کہ واقعی کوئی اچھی وجہ ہے۔ مثال کے طور پر کوئی بڑی شخصیت کسی خاص مسئلے پر کچھ کہنا چاہتی ہے۔ نیوز ریلیز میں اس پریس کانفرنس کی اطلاع سب کو دیں

6: عوامی بھلائی کے اعلانات (PSA):

عوامی بھلائی کا اعلان کسی خاص مسئلے پر روشنی ڈالنے کیلیئے ایک مختصر اور رسمی اعلان ہوتا ہے۔ جس سے لوگوں کی بڑی تعداد واقف ہو جاتی ہے۔ زیادہ تر اخبارات، ٹی وی اور ریڈیو سٹیشن PSA کیلیئے پیسے لیتے ہیں آپ کو شاید اس سلسلے میں مالی وسائل اکٹھے کرنا پڑیں۔

ایک اچھا PSA تیار کرنے کیلیئے شاید آپ کو کسی خاص ماہر کی ضرورت پڑے جیسے ماہر، لکھاری، کیمرہ مین یا آواز ریکارڈ کرنے والے تکنیکی ماہرین وغیرہ۔ اخبارات، ٹی وی اور ریڈیو والوں سے PSA کی طوالت، مواد اور اہلیت کے بارے میں رابطہ کریں۔ اس بات کو یقینی بنائیں کہ آپ وقت مقررہ پر PSA تیار کر کے سٹیشن پر بھیج دیں گے۔ یاد رہے کہ PSA کیلیئے پانچ سوالات لازمی ہیں جیسے کون، کیا، کب، کہاں اور کیوں؟ ایک اخبار کیلیئے تحریر تیار کریں اور پڑھیں کہ وہ کیسا لگ رہا ہے؟ ریڈیو اور ٹی وی کیلیئے اس کو اونچی آواز میں پڑھیں اور اندازہ لگائیں کہ یہ کتنی دیر میں بولا جا سکتا ہے۔ اور وقت کے مطابق تحریر کو چھوٹا یا بڑا کریں۔ یہ کم از کم دس سیکنڈ تک مختصر اور زیادہ سے زیادہ تیس سیکنڈ تک بنائیں اور سٹیشن کو یہ فیصلہ کرنے دیں کہ کون سا بہتر اور موثر ہے۔

جب آپ میڈیا کو اپنا PSA بھیج رہے ہوں تو خیال رہے کہ

- ☆ اپنے گروپ کے نام اور پتے اس پر درج ہوں۔
- ☆ مختصر PSA کا عنوان تحریر کریں۔ (یہ PSA کسی کے بارے میں ہے)
- ☆ مختصر سامعین کی شناخت بھی کریں جن کو پیغام پہنچانا مقصود ہے۔
- ☆ آغاز اور انجام کرنے کی تاریخ درج کریں۔

فارم برائے نیوز ریلیز

فوری اجراء کیلئے　　　　　　　　　　رابطہ:-----------

تاریخ-------------

کیا--

کون--

کب--

کہاں--

تفصیل--

باب سوئم: مقننہ اورانتظامیہ برانچ

حکومت پاکستان: 1973 کے آئین کے مطابق پاکستان پارلیمانی جمہوری ملک ہے سب سے پہلے ہم جمہوریت اور پھر پارلیمانی نظام پر بات کریں گے۔

جمہوریت:

جمہوریت یونانی لفظ ''ڈیموکریٹیہ'' سے نکلا ہے جس کا مطلب ہے عوام کی حکمرانی ''ابراہام لنکن کے مطابق جمہوریت کا مطلب ہے ''لوگوں کی حکومت لوگوں کے ذریعے اور لوگوں کے لیے'' اس میں عوام اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے انتخابی نظام کے تحت حکمرانی کرتی ہے اور اکثریت اقلیت کے حقوق کا تحفظ کرتے ہوئے حکمرانی کرتی ہے جسمیں فرد کی عزت وآبرو کا خیال رکھتے ہوئے برابری کے حقوق فراہم کیے جاتے۔

حکومت کا پارلیمانی نظام:

اس کا مطلب ہے کہ حکومت منتخب اسمبلی کے ذریعے کارساز حکمرانی ادا کرتی ہے اور اسے پارلیمنٹ کا اعتماد حاصل ہوتا ہے۔اور وہ اسمبلی کے سامنے جوابدہ ہوتی ہے اور یہی پارلیمانی نظامِ حکومت کی اہم خصوصیت / طاقت ہے۔

پارلیمانی نظامِ حکومت

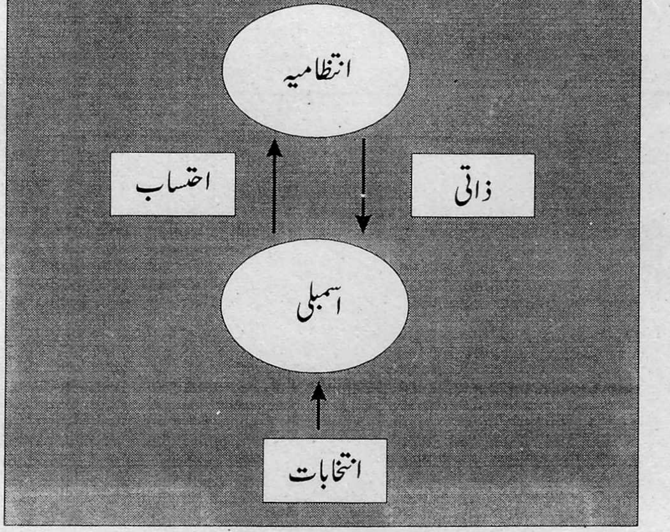

عسکری شخصی حکومت(Military Dictatorship):۔

فوج کا براہِ راست عنانِ حکومت سنبھال لینا عسکری حکومت کی بنیادی خصوصیت ہے۔ ایسا کرتے ہوئے وہ اپنے اختیارات کا ناجائز استعمال کرتے ہوئے شہری سولین سیاستدانوں کی ذمہ داریوں کو سنبھال لیتے ہیں۔ اس کے علاوہ عام سیاسی اور آئینی انتظامات کو بھی معطل کر دیتے ہیں مزید برآں ایسے ادارے جہاں سے مخالف گروہ اپنی آراء دے سکتے ہیں جیسا کہ منتخب اسمبلیاں اور میڈیا کو بھی کمزور اور تباہ کر دیتے ہیں۔ اور فوجی افسران گورنمنٹ کی وزارتوں اور اداروں میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہو جاتے ہیں۔

صدارتی نظامِ حکومت:۔

یہ نظام اسمبلی اور انتظامیہ میں طاقت کی علیحدگی پر بنیاد رکھتا ہے۔ اور یہ دونوں آزاد طاقتیں ایک دوسرے پر انحصار کا رشتہ استوار کرتی ہیں۔ صدارتی نظامِ حکومت کی طاقت، نگرانی اور توازن کا نظام قائم کرنا ہے اس میں انتظامیہ اور ایگزیکٹو افسران کو ادھر سے اُدھر تعینات نہیں کیا جاتا۔ اور یہ ایک دوسرے کے اختیارات کو استعمال کرنے کی خاصیت نہیں رکھتے مثال کے طور پر امریکن کانگرنس قانون بنانے کی طاقت رکھتی ہے اور صدر کو ویٹو کرنے کا حق حاصل ہوتا ہے لیکن اس کے ساتھ اس ویٹو کیلئے دو تہائی اکثریت دونوں ایوانوں میں ضروری ہوتی ہے۔

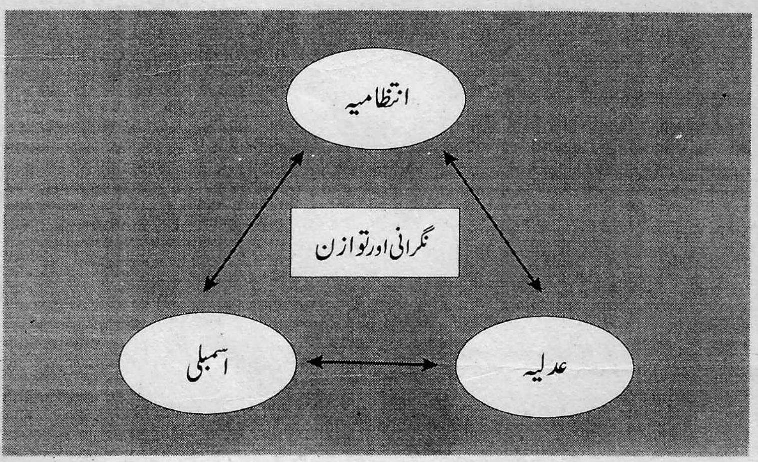

صدارتی نظام میں اختیارات کی علیحدگی کا ثبوت

سرگرمی:۔

a- صدارتی اور پارلیمانی نظام کے درمیان فرق واضح کریں۔

b- واضح کرو کہ پارلیمانی نظام صدارتی نظام سے بہتر ہوتا ہے۔

مقننہ برانچ:۔

یہ حکومت کی وہ برانچ ہے جو قانون میں تبدیلی یا قانون سازی کی مجاز ہوتی ہے اسے پارلیمنٹ کہتے ہیں پاکستان میں دو ایوانی پارلیمنٹ کا نظام چل رہا ہے(1) قومی اسمبلی اور دوسرا سینٹ۔قومی اسمبلی کی کل نشستیں 342 ہیں جن میں سے 272 ممبران براہ راست انتخابات کے ذریعے منتخب ہوتے ہیں۔(ایک فرد ایک ووٹ) اقلیتوں کی نمائندگی کو یقینی بنانے کیلئے دوسرے 70 ممبران پولیٹیکل پارٹی سے ان کی جیتی ہوئی سیٹوں کے تناسب سے چنے جاتے ہیں۔(60 خواتین اور 10 اقلیتی گروہ) ارکان اسمبلی کی تعداد کے مطابق سیلیکٹ کیے جاتے ہیں۔منتخب ارکان کی مدت کا دورانیہ 5 سال ہوتا ہے

قومی اتفاق رائے پیدا کرنے کے لیے سینٹ میں تمام صوبوں کو برابر کی نمائندگی دی جاتی ہے سینٹ میں کل ممبران کی تعداد 100 ہوتی ہے۔جن میں سے ہر صوبے سے 22 ممبران لیے جاتے ہیں جن میں 14 جنرل 4 ٹیکنو کریٹس یا علمائے کرام اور 4 خواتین ہوتی ہیں۔اور 8 ممبران فاٹا سے 6 سال کی مدت کیلئے منتخب کیے جاتے ہیں۔

پارلیمنٹ کے فنکشن:

قانون سازی

پارلیمنٹ میں قوانین پر تجاویز اور بحث کی جاتی ہے اور یہ قانون کی مقررہ حد کے اندر ہوتی ہے۔

نمائندگی:

اسمبلیاں عوام اور حکومت کے درمیان روابط میں اہم کردار ادا کرتی ہیں نمائندگان کا تعلق چونکہ سیاسی جماعتوں سے ہوتا ہے اس لیے وہ بحث مباحثہ اور دیگر معاملات میں پارٹی کی اہمیت کو زیادہ مدنظر رکھتے ہیں۔

سکروٹنی (چھان بین):

اسمبلیاں حکومت کی کارکردگی پر نظر رکھتی ہیں اور سکروٹنی کا عمل کرتی ہیں تا کہ حکمرانوں کو سیدھی راہ پر چلایا جا سکے۔ اس کے لیے وزراء سے تحریری و زبانی طور پر اکثر سوالات پوچھے جاتے ہیں اس کے علاوہ کمیٹیاں بھی بنائی جاتی ہیں تا کہ ایگزیکٹو کے کاموں پر نظر رکھی جا سکے۔ پارلیمانی نظام میں حکومتی اکثریت اپنی حکومت کے اقدامات کا دفاع کرتی ہے جبکہ سکروٹنی سے متعلقہ سوالات اپوزیشن کی طرف سے اٹھائے جاتے ہیں۔ "2002 میں ایک ایکٹ معلومات کی آزادی'' کے ذریعے عوام کو حکومتی معلومات تک مکمل رسائی کا حق حاصل ہوا جس کی وجہ سے کوئی بھی شخص ریکارڈ دیکھنے کا مطالبہ کر سکتا ہے جبکہ حکومت مکمل انفارمیشن دینے کی پابند ہوتی ہے۔ مزید برآں پارلیمانی نمائندے کو بھی خدمات کی تحقیق اور ان پر ماہرانہ رائے دے کر چھان بین اور جائزے کے عمل کو جاری رکھنے کی ضرورت ہے۔

بھرتیاں اور تربیت:

اسمبلیاں مستقبل کے رہنماؤں کا تعین کرتی ہیں اور ان کی تربیت بھی۔ جیسا کہ پاکستان میں ہے وزراء اور وزیر اعلیٰ نہ صرف اسمبلی کے اندر اقتدار پر قابو رکھتے ہیں بلکہ اپنے انتظامی فرائض کو بھی پورا کرتے ہیں۔ جس سے ان کو سیاسی بحث اور پالیسیز پر تجزیے کا تجربہ حاصل ہوتا ہے۔ تاہم یہ تجربہ صرف نمائشی ہے کیونکہ بیورو کریٹک اور انتظامی مہارتوں، حکومتی اداروں اور پالیسی بنانے کے بہت کم مواقع ملتے ہیں۔

قانونی طور پر جائز:

اپنے اقتدار کو قانونی طور پر جائز اور اس کا حقدار ثابت کرتی رہتی ہیں یہ اس لیے ہے کیونکہ پاکستان میں اکثر فوج اقتدار پر قبضہ کر کے انتخابات کراتی اور اسمبلیاں تیار کرتی رہتی ہے۔ اکثر اوقات ان اسمبلیوں کے پاس اختیارات نہیں ہوتے اپنے معمولات کو برقرار رکھنے کے لیے نیشنل اسمبلی کا اجلاس سال میں کم از کم تین سیشن میں 130 دنوں تک بلایا جاتا ہے قانونی طور پر ضروری ہے اور اس طرح سینٹ بھی!

اہم مسائل:

قانون ساز اتھارٹی پر پابندیاں: پاکستان میں قانون ساز اتھارٹی صدر کی طرف سے زبانی حکم پر بنائے جانے والے دستور کی وجہ سے پابندیوں کا شکار رہتی ہے۔ مثال کے طور پر سال 2002ء سے 2007ء کے دوران قومی اسمبلی نے 51 بل پاس کیے جبکہ صدر پرویز مشرف نے 134 آرڈیننس جاری کیے حالانکہ آرٹیکل 89 کے تحت صدر اس وقت آرڈیننس جاری کر سکتا ہے جب اسمبلیاں سیشن میں نہ ہوں اور فوری ایکشن ملک و قوم کے مفاد میں ضروری ہو چکا ہو۔

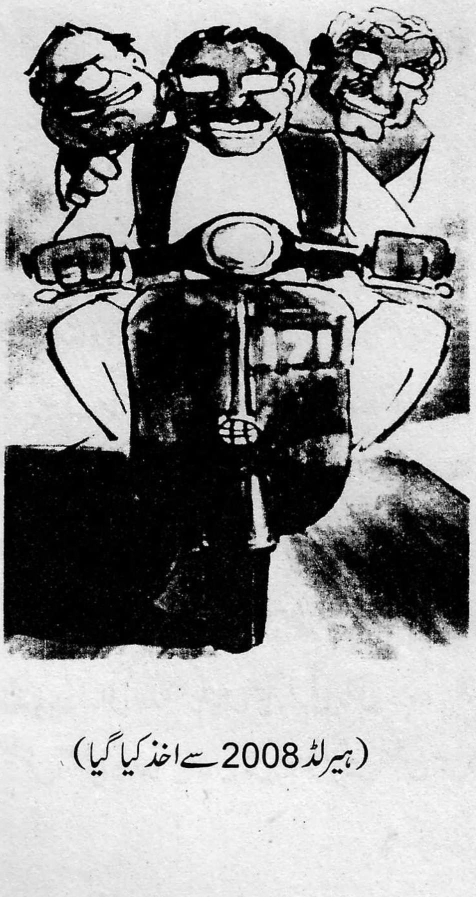

(ہیرلڈ 2008 سے اخذ کیا گیا)

سرگرمی: وفاقی سطح پر ایک مشاورتی رمصالحتی حکومت تشکیل دی گئی ہے

اس حکومت کے کچھ نمایاں پہلو یہ ہیں

☆ منتخب نمائندہ اپنی پارٹی کی بجائے مقننہ میں انفرادی حیثیت سے بیٹھتا ہے۔

☆ حکومت، وزیراعظم ہاؤس کی حمایت سے قومی مسائل کے حل کی طاقت رکھتی ہے۔

☆ کابینہ جب ایک بار فیصلہ کر لیتی ہے تو تمام وزرا واضح طور پر اس کی حمایت کے پابند ہیں۔

☆ دوسری پارٹیوں کے وزراء سمجھوتے کے تحت مل جل کر کام کرتے ہیں تاکہ مسائل کا حل تلاش کیا جاسکے اور اس کا

عوام کے سامنے دفاع بھی کرتے ہیں۔

متوقع سوالات کے لیے تیاری کرتے ہیں۔

(الف) حکومتی ارکان کی کارکردگی کا جائزہ لیں کہ وہ کس حد تک معیار پر پورا اترتے ہیں۔

(ب) اپنی آراء دیں کہ ایسا کیا کیا جائے کہ یہ حکومت اس معیار پر پوری اترے۔

ایگزیکٹو:

یہ حکومت کی وہ برانچ ہوتی ہے جو مقننہ کی طرف سے بنائے گئے قوانین اور پالیسیوں پر عملدرآمد کرتی ہے۔ ان کے ممبران سیاسی و بیوروکریٹس ارکان ہوتے ہیں۔ دوسرے پارلیمانی نظام کی طرح پاکستان میں ایگزیکٹو کا کام پارٹی کی سیاسی و نظریاتی ترجیحات کے مطابق پالیسی بنانا ہے اور پراسس پر عمل درآمد کرانا ہوتا ہے بیوروکریٹ سول سرونٹ اور پروفیشنل ہوتے ہیں جبکہ سیاسی نمائندے فطری طور پر اپنے وزیر کے خیر خواہ ہوتے ہیں۔ پاکستان میں حکومت کا سربراہ وزیراعظم ہوتا ہے یہ پالیسی سازی اور سیاسی ذمہ داریوں میں ملوث ہوتا ہے اسے کابینہ کے وزراء کی مدد حاصل ہوتی ہے انہیں مخصوص ایریاز ترقی، تجاویز اور پالیسی لاگو کرنے والے سیکرٹریز کی مدد حاصل ہوتی ہے نچلی سطح پر بیوروکریٹس اور منتظم ہوتے ہیں بعدازاں قانون نافذ کرنے والے ادارے اس کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ ریاست کا سربراہ صدر ہوتا ہے۔

سیاسی ایگزیکٹو کا کردار

رسمی ذمہ داریاں:

ریاست کا سربراہ یا حکومتی سربراہ اور وزراء و دیگر سیکرٹریز ملکی و غیر ملکی دوروں اور ریاستی اور ایسا رسمی و غیر رسمی ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں ملک و غیر ملکی کانفرنسز میں بھی شرکت کرتے ہیں۔

پالیسی سازی پر کنٹرول: ایگزیکٹو ریاست کے بین الاقوامی امور اور سیاسی و معاشی پالیسیاں بنانے میں کردار ادا کرتا ہے تاکہ ملک کو ترقی دی جا سکے۔

مقبول سیاسی لیڈرشپ:

ایگزیکٹو کی سیاسی مقبولیت معمولات ریاست چلانے میں مددگار ثابت ہوتی ہے اس سے عام عوام اس کی پارلیسیوں میں اس کی حمایت کرتی ہے دوسری طرف فوجی آمریت میں یہ ممکن نہیں ہوتا۔

بیوروکریٹس انتظامیہ :

سیاسی ایگزیکٹو پر بھاری بیوروکریٹک و انتظامی ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں وزیر اعظم اور وفاقی وزرا حکومتی مشینری چلانے کے ذمہ دار ہوتے ہیں وزراء مخصوص سے ایریاز میں بیوروکریٹس کو انوالو کرنے کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔

بحرانات (ہنگامی حالات) میں انتظام:

سیاسی ایگزیکٹو ملکی و بین الاقوامی بحرانات میں فوری اور موثر حکمت عملی اپناتا ہے اسمبلیاں اسے حالت جنگ میں کچھ طاقت تفویض کرتی ہیں مگر ایگزیکٹو اکثر اوقات ایمرجنسی کی طاقت استعمال کرتے ہیں جسے اکثر اوقات اچھے فیصلے سے یاد نہیں کیا جاتا ہے۔

سرگرمی:

a- اپنی کمیونٹی کا ایک ایشو سامنے لائیں۔

b- کمیونٹی کے بارے میں حقائق جاننے کے لیے انکوائری رپورٹ بنائیں۔

c- سیاسی جماعتوں کے منشور پر نظر دوڑائیں اور دیکھیں کہ انہوں نے اس مسئلے کے حل کیلئے کس طرح منصوبہ سازی کی ہے۔

d- متعلقہ شخص کو ایک خط لکھیں جس میں بیان کریں کہ آپ اس مسئلے پر جو کہ انکے منشور کا حصّہ ہے کن اقدامات کی توقع رکھتے ہیں۔

e- اس معاملے کی پیروی کریں اور جواب نہ ملنے کی صورت میں دوبارہ خط لکھیں یا فون کریں۔

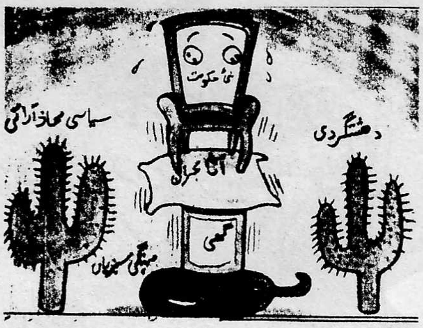

جنگ اخبار مارچ 18، 2008 سے اخذ کیے گئے ہیں۔

سول بیوروکریسی:

یہ ریاستی کی انتظامی مشینری تیار کرتی ہے۔ اس لیے سول سرونٹ اور سرکاری افسران حکومتی کاروبار کو چلاتے ہیں۔ سیاسی زندگی میں سول بیورو کریسی کا بھرپور کردار ہوتا ہے۔ سول سرونٹ پالیسی نہیں بناتے مگر پالیسی کو لاگو کرتے ہیں۔

سول بیوروکریسی کا کردار:

انتظامی امور کی دیکھ بھال: سرکاری کام کی انتظامی دیکھ بھال اس کا اہم کردار ہے۔ سول سرونٹ تعلیم، لائسنسوں کا اجراء معلومات کی فراہمی اور عوام کو نصیحت کرتے ہیں۔ سینئر حضرات پالیسی بنانے اور اس کے لاگو کرنے کے لیے تجاویز دیتے ہیں۔

پالیسی کے بارے میں تجاویز:

سول بیوروکریٹس سیاستدانوں کو قوائد بارے آگاہ کرتے ہیں اور معلومات کے بہاؤ کو کنٹرول کرتے ہیں یہ اپنے پروفیشنل مشیروں پر زیادہ انحصار کرتے ہیں۔

سرمایہ کاری کے لیے جوڑ توڑ کرنا:

بیوروکریٹ پالیسی کے لاگو کرنے کے لیے سرمایہ کاروں سے روابط رکھتے ہیں تاکہ حکومت پالیسی کو ترقی دی جاسکے۔ دوسرے لفظوں میں سول بیوروکریسی کو سرمایہ کار گروپس کے تحت کنٹرول کیا جاسکتا ہے۔

سیاسی استحکام:

بیوروکریٹس ملک میں سیاسی استحکام اور جمہوری اداروں کو چلانے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ حکومتیں اور وزراء آتے جاتے رہتے ہیں لیکن بیوروکریٹس اپنی سیٹوں پر کام کرتے رہتے ہیں۔ یہ خیال کرتے ہیں کہ وہ حکومتی معاملات سیاستدانوں کی نسبت بہتر اور مضبوطی سے چلا سکتے ہیں اور ریاست کے سرمایہ اور منافع کے بہترین نگران ہوتے ہیں۔

سول بیوروکریٹس کی تنظیم: بیوروکریسی مرکز میں وزرا کے ذریعے صوبوں میں اداروں کے ذریعے منظم کی جاتی ہے یہ اپنے متعلقہ میدانوں میں تعلیم، صحت اور ٹیکس وصولی وغیرہ جیسے کاموں کے ذمہ دار ہوتے ہیں۔ بیوروکریسی پر کنٹرول کے بہت سے طریقے ہیں ان پر وزرا، ممبران اسمبلی اور عدلیہ کے ذریعے چیک رکھا جاتا ہے۔ کاؤنٹر بیوروکریسی سیاسی حکومت کے ہاتھ مضبوط کرتی ہے۔

فوجیں اور پولیس:

کوئی بھی حکومت مقننہ یا سیاسی قیادت پر قائم نہیں رہ سکتی۔ انہیں فوج اور پولیس کے اداروں کی مدد کی ضرورت ہوتی ہے۔ سیاسی قیادت انہیں اپنے مفادات کے لیے بھی استعمال کرتی ہے۔ فوج بیرونی معاملات کی ذمہ دار ہوتی ہے یعنی سرحدوں کی حفاظت کے لیے یا پھر ملک کے اندرونی معاملات کو کنٹرول کرنے کے لیے جب اسے طلب کیا جائے یا پھر ناپسندیدہ حکمرانوں کے نجات کے لیے بھی کردار ادا کرتی ہے۔ یہ فوج کے ذریعے متبادل حکمرانوں کا کردار ادا کرتے ہیں۔

فوج:

فوج خاص قسم کا ایک سیاسی ادارہ ہے چار وجوہات جدید ہتھیاروں سے لیس ہونا، متحدہ طاقت، اندرونی ڈسپلن اور سخت انتظامیہ، کی بنیاد پر اسے دوسرے اداروں پر سبقت حاصل ہے۔ اور کبھی کبھی سولین اداروں پر اسکو برتری بھی حاصل ہو جاتی ہے اس کے اپنے رسم ورواج ہوتے ہیں جو اسے سول سوسائٹی سے علیحدہ کرتے ہیں اس کے بارے میں تصور ہے کہ یہ سیاست سے بالاتر ہو کر قومی مفاد کے لیے کام کرتی ہے۔

فوج کے بنیادی اور اہم کردار مندرجہ ذیل ہیں۔

جنگ کا ہتھیار:

فوج کا بنیادی کردار دوسرے معاشروں یا ممالک کی طرف سے تھوپی گئی جنگ کے موقع پر ملک کا دفاع کرنا ہے اس دفاعی یا حملہ کے مقاصد کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ فوج کو متوقع خطرات سے نمٹنے کے لیے مکمل تیار کیا جانا ضروری ہوتا ہے۔

اندرونی امن وامان کی ضمانت:

اگرچہ فوج کو دوسرے ممالک یا معاشروں کے خلاف تیار کیا جاتا ہے مگر یہ مقامی معاملات میں بھی دلچسپی لیتی ہے اور قدرتی آفات ودیگر مسائل سے عہدہ برآہ ہونے کے لیے اسے طلب کیا جاتا ہے۔ اس کا سب سے زیادہ تنقیدی کردار رہ کر اسے ملک میں سیاسی معاملات میں ملوث کیا جاتا ہے۔

بطور انٹرسٹ گروپ:

فوج پالیسی سازی اور اسے لاگو کرنے میں بھی کردار ادا کرتی ہے فوج کو بہت سے فوائد حاصل ہیں۔ سیاسی حکومت کے لیے بہت مشکل ہے کہ وہ سینئر فوجی افسران کی رائے خارجی معاملات، دفاع اور سٹریٹجک معاملات میں نہ لے۔ دوسرا یہ کہ فوج اداروں کو پالیسی سازی کے لیے قوت فراہم کرتی ہے۔ تیسرا یہ کہ فوج چونکہ قومی تحفظ کی ذمہ دار ہوتی ہے اس لیے اس کے دفاعی بجٹ میں خاطر خواہ اضافہ کیا جاتا ہے اور انہیں سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ فوج دوسرے ممالک کے خطرات دکھا کر اپنے بجٹ اور سہولیات میں اضافہ کے لیے سیاسی حکومتوں کو مجبور کرتی ہے اور اسکے لیے دباؤ بھی ڈالتی ہے۔

سویلین حکومت کا متبادل:

فوج زیادہ تر انٹرسٹ گروپ کا ہی کردار ادا نہیں کرتی بلکہ سویلین حکومتوں کے لیے پریشر گروپ کا کردار میں ادا کرتی ہے۔ فوجی حکومت کے خدوخال واضع کرنے کے لیے یہ جاننا ضروری ہے کہ فوجی دورِ حکومت میں ذاتی خواہشات پر اعلیٰ پوسٹوں پر تعیناتی کی جاتی ہے۔ اور سیاسی نمائندوں کو اپنے مقام سے ہٹا دیا جاتا ہے ملٹری حکومت کا خاتمہ صرف اس وقت ہوتا ہے جب عوامی حکومت کو صرف دباؤ کے ساتھ ختم نہ کیا جاسکے۔

اہم مسئلہ:۔

ملٹری کا کنٹرول: جب سے پاکستان بنا ہے آدھے سے زیادہ وقت تک فوجی حکومت رہی ہے۔ اس لیے یہ بہت اہم ہے کہ فوج کو قابو میں کیا جائے اور سویلین سیاست دانوں کو با اختیار بنایا جائے دو متضاد طریقہ کار عام طور پر فوج کو قابو کرنے کیلئے استعمال کیے جاتے ہیں۔ جس میں سے ایک طریقہ کار یہ ہے کہ فوج کو سویلین سیاسی رہنماؤں کے ماتحت اور جوابدہ کر دیا جائے تاکہ وہ سیاست سے باہر رہیں۔ دوسرا طریقہ کار یہ ہے کہ فوج کو سویلین رہنماؤں کی سیاسی اقدار اور نظریاتی مقاصد کے ساتھ جوڑ دیا جائے۔

سویلین حکمرانی	1958 - 1947
فوجی حکمرانی	1971 - 1958
سویلین حکمرانی	1977 - 1971
فوجی حکمرانی	1988 - 1977
سویلین حکمرانی	1999 - 1988
فوجی حکمرانی	2008 - 1999
سویلین حکمرانی	.... - 2008

پولیس:

پولیس کا بنیادی کام جرائم پر قابو پانا اور امن و امان قائم کرنا ہے، تاہم پولیس کا کچھ سیاسی کردار ہوتا ہے، اگر اس میں معاشرتی یا دیگر عوامل کارفرما ہوں یا یہ کسی ایسی جگہ متعین ہوں جہاں سیاسی جھگڑے وغیرہ ہوں اور اگر پولیس کی ایسی ریاست ہو جہاں پولیس نجی اداروں کے زیرِ استعمال ہو اور جو حکمرانی کرنے والوں کے مقاصد کو پورا کرے۔

پولیس کا بنیادی انحصار احتساب اور پالیسی کے متوازن کردار پر مبنی ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ پولیس بنیادی طور پر منظّم ہے یا غیر منظّم یا غیر مرکزی پولیس آزادی کا لطف اٹھا رہی ہے اور مرکزی حکومت سے بلند معیار کی ذمہ داریاں نبھا رہی ہے، تاہم مرکز بہتر طور پر قومی حکومت کی ضروریات کو پورا کرتا ہے اس کے ساتھ بہتر سرکاری معاملات اور پولیس کی کارکردگی بڑھتی ہے۔

سرگرمی:-

پاکستانی پولیس کو ایلیٹ کلاس اور حکومتی مشینری کا وفادار تصور کیا جاتا ہے۔آپ کے خیال میں ایسے کیا طریقہ کار وضع کیا جائیں، جس سے پولیس دوبارہ سے منظّم ہو کر اپنا بنیادی کردار نبھائے۔

صوبائی حکومت:-

وفاقی حکومت کی طرح صوبائی حکومت کی بھی بنیادی تین شاخیں ہیں:-

1- قانون سازی

2- مجلسِ عاملہ

3- نظامِ عدالت

اگر چہ یہ تینوں جیسے ہی کام سرانجام دیتی ہیں، لیکن ان کے طریقہ کار مختلف ہیں، جیسا کہ وفاقی حکومت کے قانون ساز ادارے، اور ان کے برعکس دو ایوان ہیں، صوبائی حکومت کی قانون سازی کا ایوان جو کہ صوبائی اسمبلی ہے، مجلسِ عامہ صوبائی حکومت میں گورنر، صوبے کا سربراہ، وزیر اعلیٰ، صوبائی کابینہ اور سرکاری افسران شامل ہیں۔عدالتی شاخ مستقل ہوتی ہے، ہائی کورٹ جو کہ صوبے کی سب سے بڑی عدالت اور دیگر چھوٹی عدالتیں ہیں۔

دیانتداری (قدر)

اخلاقیات لاطینی شکل ہے، یونانی اخلاق کی اور وہی مطلب رکھتی ہے، عام طور پر اخلاقیات کا تعلق عمل و کردار سے ہوتا ہے، جو کہ انفرادی برتاؤ ہے، مثال کے طور پر کوئی فرد جو کہ غیر اخلاقی کام کرتا ہے، جو کہ قابلِ ملامت سمجھا جاتا ہے، لیکن ضروری نہیں کہ وہ دوسرے فرد کو نقصان بھی پہنچائے

جو لوگ دیانتدار ہوتے ہیں، اخلاقی اور با اصول زندگی گزارتے ہیں، اور جو کہتے ہیں اسے پورا کرتے ہیں، (www.civicsandcitizenship.edu.au)

دیانتداری کا مطلب یہ ہے کہ آپ اخلاقی اصولوں کی پاسداری کریں اور اپنے فیصلوں کی بنیاد ان اصولوں کو بنائیں، بجائے ذاتی ترجیحات اور دیگر عوامل پر عمل کرنے اور دیانتداری کو اختلافی حالات میں قائم رکھنا مشکل ہوتا ہے۔ دیانتداری تین سطحوں پر ہوتی ہے، جس کی تفصیل درج ذیل ہے:-

1- صحیح اور غلط میں تمیز کرنا
2- اس بات پر عمل کرنا جو اخلاقی طور پر درست ہو، حتیٰ کہ ذاتی نقصان کا سامنا بھی کرنا پڑے
3- کھلے عام کہنا کہ آپ صحیح اور غلط کی تمیز رکھتے ہوئے کام کر رہے ہیں

(www.springerlink.com)

علمِ اخلاق کا تعلق یونانی اخلاقیات کے ساتھ ہے جو کہ عمل و کردار سے تعلق رکھتا ہے کہ وہ صحیح یا غلط اور اچھا یا برا کام ہے۔ عام طور پر اخلاق ان معنوں میں استعمال ہوتا ہے کہ ہم دوسروں کے ساتھ اپنے تعلقات کو کیسے نبھا رہے ہیں، مثال کے طور پر اگر کوئی فرد کوئی غیر اخلاقی کام ہمیشہ کسی دوسرے سے تعلقات بنا کر کرتا ہے۔

یہ دیکھنا آسان ہے کہ دیانتداری ذاتی اور پیشہ ورانہ طور پر مانگی جاتی ہے، دیانتداری ایک جمہوری معاشرے کا اہم ستون ہے، کوئی بھی فرد ایسے معاشرے میں نہیں رہنا چاہتا، جہاں کچھ افراد کو بنیادی خوراک ہی نہ ملے، جبکہ اس کے پاس بہت زیادہ مقدار میں خوراک کا ذخیرہ ہو اور ایسی جگہ جہاں معاشی ترقی بہت تیزی سے عمل درآمد کر رہی ہو، لیکن فیکٹریوں کا دھواں لوگوں کا سانس لینا بھی مشکل کر دیتا ہے۔ دیانتداری کو معاشرتی سطح پر ہونا چاہئے کہ اس کی ساخت اور ایمانداری انصاف اور برابری کی سطح پر کام کریں اور اس کے شہری اور دیگر ادارے ناانصافی یا انصاف میں شامل ہونے پر سزاوار ٹھہریں، تمام شہری ضروریات حقوق و فرائض اور ایمان سے آگاہی اور ان کے دیگر اثرات دوسروں کے تعلقات میں رونما ہوں اور دیانتداری کو شامل کرتے ہوئے چاہئے کہ اس کی ساخت اور ادارے کی ایمانداری انصاف اور برابری پر کام کریں اور اس کے شہری ادارے دھاندلی اور ناانصافی سے بچیں اور اس میں شامل ہونے پر سزا پائیں۔ ہماری اجتماعی دیانتداری صحت اور تعلیم میں ہونے والی ناانصافیوں اور ماحولیاتی مسائل اور دوسری ناانصافیوں سے بچاسکتی ہے اور شہریوں کا معیار زندگی بہتر اور عملِ عامہ پر قائم ہوسکتا ہے۔

سرگرمی:-

آپ کیا سوچتے ہیں کہ دھاندلی ایک اخلاقی کمی کی علامت ہے، خاص طور پر دھاندلی ہماری ذمہ داریوں کو باقاعدہ طور پر نبھانے میں ناکامی کا ثبوت ہے، کیونکہ ہم ذاتی مقاصد کو اہمیت دیتے ہیں اور اس کی بہت عام سے وجہ جو سیاسی طور پر پیدا کی گئی ہے، معاشی مقاصد جیسا کہ رشوت وغیرہ، پاکستان ایک سواسی ممالک میں سے چالیسواں ملک ہے جو کہ بین الاقوامی تحقیق سے ثابت ہے:-

1- آپ کے خیال میں لوگ اور ادارے دھاندلی کیوں کرتے ہیں؟

2- آپ کے خیال میں خبروں اور اخبارات کے مطالعے سے دھاندلی کی کیا وجوہات ہیں؟

3- آپ سرکاری اداروں سے دھاندلی ختم کرنے یا کم کرنے کے سلسلے میں کیا مشورہ دیں گے؟

سرگرمی نمبر 2:

کیا آپ دیانتدار فرد ہیں؟

درج ذیل سوالات کے جواب دے کر اپنی ذات کے پہلوؤں کو بیان کریں؟

☆ کیا آپ مشکل حالات میں بھی درست کام کرتے ہیں؟

☆ وہ کون سے حالات ہیں؟ جن میں بے ایمانی کی جاتی ہے؟

☆ میری ذاتی دیانتداری اور معاشرتی چیزوں میں کب اختلافات پیدا ہوتے ہیں؟

☆ جب کوئی نہیں جانتا کہ میں کیا کر رہا ہوں اور کیا غلط کام کرنا آسان ہے؟

☆ جب سب ہی دھاندلی کر رہے ہوں تو میں کیا محسوس کرتا ہوں؟

☆ جب میں جانتے بوجھتے ہوئے غیر اخلاقی کام کرتا ہوں تو میں کیا محسوس کرتا ہوں؟

☆ وہ کونسی اقدار ہیں جن پر آپ سمجھوتا نہیں کریں گے اور کیوں؟

سرگرمی نمبر 3:-

دور تک سوچیے:

تصور کریں کہ آپ ایسی تقریب میں مدعو ہیں، جہاں پر نوجوان نسل اپنی اقدار اور معاشرتی اقدار کو سمجھ کر سوال کر رہی ہے اور آپ کو یہ بتانا ہے کہ دیانتداری کیوں اہم ہے اور وہ کیسے دیانتدار بن سکتے ہیں۔ اپنی تقریر لکھیں اور ساتھیوں کو دکھائیں۔

ابلاغ کی مہارتیں

بات چیت ایک ایسی قابلیت ہے جس سے آپ اپنے خیالات کو بہت احسن طریقے سے دوسروں پر اظہار کر سکتے ہیں اور انہیں بہت سے دیگر مقاصد کے لئے استعمال بھی کر سکتے ہیں۔ بات چیت کی مہارت اس قابل بناتی ہے کہ خیالات کو اس طریقے سے پیش کیا جائے کہ دوسرے افراد اسے باآسانی سمجھ سکیں اور اس سلسلے میں زبانی تحریری اور دیگر ذرائع استعمال کئے جاسکتے ہیں۔ ایک اچھی بات چیت کرنے والا اس قابل بناتا ہے کہ دوسروں سے تعلقات استوار کریں اور اختلافات کو ختم کریں، بات چیت کے مختلف طریقے درج ذیل ہیں:-

ترغیب دینے کے لئے تقریر کرنا:-

ایسی تقریر عام طور پر لوگوں کو خاص موضوع پر راضی کرنے کے لئے استعمال میں لائی جاتی ہے۔

ترغیبانہ تقریر کیسے کی جائے؟:-

سامعین کی توجہ حاصل کرنا اور اپنی تقریر کا آغاذ کرنا:-

1- جذباتی سوالات

2- چونکا دینے والے بیانات

3- کوٹیشن

4- کہانی بیان کرنا

5- مضمون کا حوالہ دینا

لوگوں کو اپنی تقریر کی طرف متوجہ کرنا:-

1- سامعین کے لئے آپ کی معلومات کی عملی اہمیت

2- موضوع کا ذاتی اور عوامی اثر

3- سامعین کے تجسس کی حس کو محسوس کرنا

سامعین کو متوجہ کرنے کے لئے:-

1- بنیادی نقات کو بیان کرنا

2- تکنیکی حوالا جات کو بیان کرنا

لوگوں کو یہ دکھانا کہ یہ کیوں ضروری ہے؟

-1	آپ کی تقریر شفاف اور واضح ہونی چاہئے، اگر آپ تبدیلی چاہتے ہیں یا موجودہ صورتحال کو برقرار رکھنا چاہتے ہیں تو کچھ نقات بیان کریں۔
-2	اپنی تقریر کی اہمیت اپنے ذاتی تجربے کی روشنی میں اس بڑھائیں۔
-3	ایسے حقائق، مثالیں اور کوٹیشنز بیان کریں، جو اس کی اہمیت کو بیان کر سکیں۔

لوگوں کو قائل کریں کہ ایسا ہوگا:-

-1	ایسا کردار، عقیدہ اور عمل بیان کریں، جو آپ چاہتے ہیں کہ لوگ اس کا استعمال کریں اور اس بات کو واضح کریں کہ آپ کا مسودہ لوگ بھی سمجھ گئے ہیں۔
-2	اپنے مسودے کے اثرات لوگوں کو سمجھائیں اور مثالوں کے ذریعے اس بات کی وضاحت کریں کہ کہاں پر یہ اچھے طریقے سے استعمال ہو رہا ہے یا درست ثابت ہوا ہے، اپنے مسودے کو استعمال کرنے پر اس کے منفی اثرات کی وضاحت کریں۔
-3	واضح کریں کہ آپ کا مسودہ ان تمام اعتراضات کو پورا کرتا ہے جو اٹھائے جا سکتے ہیں۔

لوگوں کو عمل کے لئے قائل کرنا:-

-1	بنیادی نقات کو دوبارہ بیان کریں۔
-2	اپنے ذاتی خیال، عمل اور کردار سے واضح کریں اور سامعین کو یاددہانی کرائیں کہ وہ کیا حاصل کر سکیں گے اور انہیں کیا کھونا پڑے گا۔

پارلیمانی تقریر:-

تقریر ایک ایسا طریقہ کار ہے جس میں آپ اپنے خیالات کا اظہار کر سکتے ہیں، جس کی بناء پر آپ کی پوزیشن واضح ہو سکے کہ تم کس موضوع پر تقریر کر رہے ہو۔

پارلیمانی تقریر کا طریقہ کار اور اس کی وضاحت

-1	ایک خاص موضوع کو منتخب کرنا، جبکہ ایک گروپ جذباتی طور پر نعرے بازی کرتا ہے اور آپ کے موضوع کی حمایت کرتا ہے، جبکہ دوسرا گروپ اس کی مخالفت کرتا ہے اور دونوں گروپوں کی طرف سے دو عدد سپیکر علیحدہ علیحدہ چنے جاتے ہیں۔
-2	دونوں گروپس آپس میں کسی ایک موضوع کو سامنے رکھ کر بات چیت کر سکتے ہیں اور ہر ایک گروپ اپنے اپنے خیالات کا برملا اظہار کر سکتا ہے۔
-3	اس سلسلے میں ایک جج مقرر کیا جائے اور جج کو اس بات کا خیال رکھنا ہوگا کہ دونوں گروپوں کو باقاعدگی کے ساتھ اس بات چیت میں حصہ لینے کے لئے وقت دیا جائے اور اس سلسلے میں پارلیمانی تقریر کے قوانین پر بھی عمل درآمد کیا جائے۔
-4	اس سلسلے میں ایک گروپ کو اپنے پہلے سپیکر کو بھیجنا ہوگا اور اس سپیکر کو صرف پانچ منٹ کے اندر اندر اپنے گروپ کے خیالات کا اظہار کرنا ہوگا۔
-5	پہلا سپیکر اپنے گروپ کے لئے دوسرے مخالف گروپ سے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرے گا۔
-6	اس سلسلے میں مخالف گروپ کے معاملات کا باقاعدگی کے ساتھ معائنہ کرے گا اور اس پر غور بھی کرے گا اور اس بحث کے ذریعے انہیں اس بات کو باقاعدگی کے ساتھ ثابت کرنا ہوگا کہ مخالف گروپ کا کیس کافی حد تک کمزور ہے۔
-7	دوسرا سپیکر اپنے مخالف گروپ کے بیانات کا باقاعدگی سے جائزہ لیں گے۔
-8	اس کے بعد جج کو یہ اختیار ہے کہ وہ آرڈر کرے اور عوام کی رائے معلوم کرے اور اس کے بعد جج نتیجہ کا باقاعدہ اعلان کرے اور دونوں اطراف سے دونوں پارٹیوں کے خیالات کو مدِنظر رکھتے ہوئے اس کا فیصلہ کیا جائے۔

کس طریقے سے پیشکش کی جائے

-1	**تیار کرنا:-** ☆ ایک موضوع کا چننا ☆ جو موضوع آپ پیش کررہے ہیں اس کی شناخت کروانا (ایک مسئلہ جو آپ پیش کررہے ہیں اور اس کا حل، نئی معلومات، اور موضوع کے بارے میں اپنی رائے؟) ☆ اپنے موضوع کی کھوج ☆ ایک طریقہ کار وضع کریں، اس میں خاص باتیں شامل کریں اور اس میں غیر متعلقہ چیزوں کا خاتمہ کردیں ☆ مختلف کارڈز پر نوٹس بنائیں اور اس پر خاص چیزوں کی نشاندہی کریں (یہ چیزیں صرف یاددہانی کے لئے ہیں اور پڑھنے کے لئے نہیں) ☆ تصویریں استعمال کریں/ٹیبل/گراف، ماڈل اور اس کے علاوہ چارٹ استعمال کریں، پاور پوائنٹ پروگرام، (اور اس چیز کی یقین دہانی ہونی چاہئے کہ جو معاملہ آپ نے پیش کیا ہے وہ سب معاملہ صاف ہے، اور اس میں کسی بھی قسم کی غلط بیانی سے کام تو نہیں لیا گیا ہے)
-2	**تیاری کرنا:-** ☆ اونچی آواز میں بات کریں اور شائستگی کی زبان کا استعمال کریں۔ ☆ پریذنٹیشن کو مکمل وقت پر شروع کریں۔ ☆ اپنے آپ کو کنٹرول میں رکھیں اور جو لوگ وہاں پر تقریر کو سننے کے لئے بیٹھے ہیں، ان پر نگاہ رکھی جائے اور اچھے طریقے کے ساتھ اپنے الفاظ کی وضاحت کریں۔ ☆ ان لوگوں کے سامنے پریکٹس کریں، جو اس کے مثبت پہلوؤں پر غور کرسکیں۔
-3	**تقریر کا آغاز:-** ☆ دیکھنے والوں پر نظر رکھیں۔ ☆ کمرے کی پچھلی جانب سے کسی کو آواز دیں ☆ اپنے آپ میں خوداعتمادی پیدا کریں، اس میں دیکھنے والوں کی طرف سے آپ میں اعتماد پیدا ہوگا۔ ☆ ان لوگوں کے سامنے پریکٹس کریں، جو اس کے مثبت پہلوؤں پر غور کرسکیں۔

خط و کتابت

یہ ایک مہاورا ہے کہ "قلم تلوار سے زیادہ طاقتور ہے" اس کا مطلب یہ ہے کہ جب یہ لوگوں کے استعمال میں آتا ہے تو اس سے بہتر قسم کی لکھائی کی جاسکتی ہے اور اگر آپ چاہیں تو لوگوں کو اس طرف راغب کر سکتے ہیں کہ اس طرح کے خطوط کے اندر کتنی طاقت ہے۔

درج ذیل چار قسم کے مختلف خطوط کے نمونے دیئے جارہے ہیں، جو کہ آپ لکھ سکتے ہیں:-

1-	**تفصیلی خطوط:** جس کے اندر مختلف کاموں کے بارے میں وضاحت کی گئی ہو، مثال کے طور پر تم اپنے پرنسپل یا کونسلر کو خط لکھتے ہو اور اسے اپنے وسائل سے آگاہ کرتے ہو اور اسے کہتے ہو کہ ان پر قانونی کاروائی کی جائے۔
2-	**ترغیب دلانے والے خطوط:** ان خطوط کے ذریعے لوگوں کو ترغیب دینا مثال کے طور پر تم اپنے ناظم اعلیٰ کو خط لکھتے ہو کہ وہ تمہارے معاملات پر نظر ثانی کرے اور ان کی بہتری کے لئے اقدامات کرے۔
3-	**تعاون اور مخالفت کے خطوط:** تعاون والے خطوط کا یہ مطلب ہے کہ تم کسی کے ساتھ تعاون کرنا چاہتے ہو، اور مخالفت کے خطوط سے مراد یہ ہے آپ ان لوگوں کے ساتھ متفق نہیں ہو بلکہ ان کے خیالات کی تردید کرتے ہو، مثال کے طور پر تم اپنے لیجیسلیٹر کو ایک خط لکھتے ہو اور اسے بتاتے ہو کہ تم اس کی بات پر متفق نہیں ہو کہ حکومت اس سلسلے میں جو بھی پیسہ خرچ کررہی ہے وہ ٹھیک نہیں خرچ ہورہا ہے۔
4-	**مسائل کے حل کے لئے خطوط:** ایک متنازعہ مسئلے کو سامنے لانا اور اسے حل کرنے کے سلسلے میں سوچ وبچار کرنا، مثال کے طور پر تم ایک اخبار کے ایڈیٹر کو خط لکھتے ہو اور اس میں اس بات کی وضاحت کرتے ہو کہ بچوں کے کھیل کود کے لئے جو میدان وغیرہ ہے ان کی کمی کی جارہی ہے اور اس بات کا مشورہ دینا کہ وہ زمین کے غیر آباد ٹکڑوں کو بچوں کے پارک اور کھیل کود کے میدان کے لئے استعمال میں لائیں۔

(بچوں کو معاشرتی حالات سے آگاہ کرنا)

ہم اس سلسلے میں عام پبلک آفیسرز اور اخباروں کے ایڈیٹر صاحبان کو خط لکھنے کے سلسلے میں آپ کی حوصلہ افزائی کریں گے اور آپ اس سلسلے میں تمام ممبران جن میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے ممبران شامل ہیں خطوط لکھ سکتے ہیں، جو کہ موجودہ پارلیمنٹ میں آپ کی نمائندگی کریں گے اور ان خطوط میں اس بات کی وضاحت کی جائے گی کہ آیا وہ آپ کے خیالات کو مؤثر قرار دیتے ہیں یا اس کی مخالفت کرتے ہیں اور انہیں اس بات پر مجبور کیا جائے کہ وہ آپ کا کیس حکومت کے سامنے پیش کریں، اس سلسلہ میں اخبار کے ایڈیٹرز کے ذریعے خطوط لکھنا ایک بہترین اور مؤثر طریقہ کار ہے۔

اس سلسلہ میں نمونے کے طور پر جو خطوط اخبار کے ایڈیٹرز اور عام لوگوں کو لکھے گئے ہیں اس کی تفصیل نیچے درج ہے:-

صوبائی اسمبلی کے نام خط	ایڈیٹر کے نام خط
گورنمنٹ بوائز سکول، نئی کراچی، جناب ممبر صوبائی اسمبلی، نیو کراچی، کراچی۔ جناب عالی! ہمیں یہ جان کر بہت خوشی ہوئی ہے گورنمنٹ تعلیم کے سلسلے میں لڑکیوں کے لئے بہت اقدامات کر رہی ہے، آپ کی خدمت میں گزارش ہے کہ آپ کے حلقہ انتخاب نیو کراچی میں لڑکیوں کے لئے کوئی مڈل سکول نہیں ہے۔ اس سلسلے میں وہ لڑکیاں جو پرائمری تک تعلیم حاصل کر چکی ہیں وہ مزید اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکتیں، کیونکہ متعلقہ مڈل سکول کم از کم دس کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے اور والدین بچیوں کی حفاظت کے سلسلے میں انہیں وہاں پڑھنے کے لئے نہیں بھیج سکتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس پر اخراجات بھی زیادہ ہوتے ہیں۔ لڑکوں کا سکول جس میں ہم پڑھتے ہیں اس میں صرف صبح کی شفٹ ہے اور دوپہر کو سکول کی یہ بلڈنگ خالی ہو جاتی ہے اور ہم یہ مشورہ دیتے ہیں کہ اس وقت کے لئے اسے لڑکیوں کے سکول کے طور پر استعمال کیا جائے اور ہم اس سلسلہ میں آپ کے از حد مشکور ہوں گے کہ آپ حکومت کے ساتھ اس معاملے کو اٹھائیں، تاکہ نئی کراچی کی طالبات سکول کو جا سکیں اور دیانتداری کے ساتھ اپنا تعلیمی سلسلہ جاری رکھ سکیں۔	

تمام خطوط کے سلسلے میں مشورے:-

1-	اپنے خط کے لئے موجودہ مسائل کا موضوع تلاش کرو۔
2-	اپنے خط کو بہت مختصر لکھیں اور متعلقہ پوائنٹ کی نشاندہی کریں۔
3-	شروع میں اپنے خط کی تفصیلات کی آگاہی کریں۔
4-	خطوط میں مختلف ذرائع سے اس بات کی وضاحت کریں کہ آپ کیا چاہتے ہیں؟
5-	بغیر کسی ثبوت کے کسی پر الزام تراشی ہرگز نہ کریں اور اس سلسلہ میں آزادی کے ساتھ جو کچھ بھی لکھا جائے وہ حقیقت پر مبنی ہو، ورنہ آپ کو مشکلات کا سامنا بھی کرنا پڑ سکتا ہے۔ اس سلسلے میں اگر کوئی اچھا یا برا کام کر رہا ہے تو اس کا نوٹس لیا جائے۔
6-	اپنا خط اپنے ہاتھ سے لکھیں یا بذریعہ کمپیوٹر لکھیں اور خط صاف لکھیں تاکہ آسانی سے پڑھا جا سکے۔
7-	خط لکھنے کے بعد اس کی پروف ریڈنگ کرو تاکہ اس میں کسی بھی قسم کی غلطی کی گنجائش نہ ہو۔
8-	اس بات کی اچھی طرح تصدیق کر لو کہ خط کے اوپر واپسی کا پتہ اور دستخط موجود ہیں، جبکہ بعض اخبارات اس قسم کے خطوط کو شائع نہیں کرتے، جبکہ اکثر خطوط آپ کا نام اور پتہ لکھا ہونا چاہئے، تاکہ آپ کو واپسی جواب مل سکے۔
9-	اپنا خط بذریعہ ڈاک بذریعہ ای میل بھیجیں اور اس کی کاپی اپنے پاس رکھیں۔

ایڈیٹر کے نام مشورے کے خطوط لکھیں:-

1-	اس سلسلے میں ایڈیٹر کے نام خطوط کی جو تفصیل اخبار میں دی گئی ہے اس کے مطابق خط لکھیں، جس کی عموماً اخبار کے آخر والے کالم میں وضاحت کی جاتی ہے۔
2-	ایک سے زیادہ اخبارات میں ایک جیسے خطوط نہ بھیجے جائیں۔

سرکاری/نیم سرکاری نمائندوں کو خطوط:-

1-	ایک خط میں ایک ہی موضوع/مسئلے کو بیان کیا جائے، آپ کے مسائل ایک یا ایک سے زیادہ ہو سکتے ہیں، کسی بھی سرکاری/نیم سرکاری نمائندوں کو ایک خط میں ایک ہی مسئلے سے آگاہ کریں، ایک خط میں ایک سے زیادہ مسائل سے آگاہ نہ کریں۔
2-	اپنا رویہ بہت زیادہ نرم رکھیں، آپ ایک سرکاری/نیم سرکاری نمائندے سے اپنے اختلافات کا اظہار کر سکتے ہو، مگر اس سے بھی اظہار نرم لہجے میں کیا جائے۔ ایک قاعدے کے لحاظ سے بات چیت کا آغاز کیا جائے اور سرکاری/نیم سرکاری نمائندے کو بھی اس بات کو دلچسپی سے سننا چاہئے یا آپ جن مسائل کا حل پیش کر رہے ہیں ان کو مثبت انداز میں سراہے۔

خط کا نمونہ

آپ کا نام

آپ کا پتہ...

تاریخ:...

اس شخص کا نام جس کو آپ خط لکھ رہے ہیں...

اس شخص کا عہدہ جس کو آپ خط لکھ رہے ہیں...

اخبار کا نام، دفتر اور کمپنی کا نام...

مذکورہ اخبار کا پتہ...

محترم (شخص جس کو آپ خط لکھ رہے ہوں)

آپ کا خیر اندیش

آپ کا نام

باب چہارم: مقامی حکومت کا نظام

مقامی حکومتی نظام:۔

پاکستان میں موجودہ مقامی حکومتوں کا نظام ۱۹۹۹ء میں جنرل پرویز مشرف کی زیر قیادت قائم ہونے والی فوجی حکومت کی جاری کردہ انتظامی اور مالی اصلاحات کے نتیجہ میں معرض وجود میں آیا۔ یہ نظام ۲۰۰۱ء میں رائج ہوا جس کے بنیادی مقاصد بذیل ہیں۔

- ☆ ریاستی ذمہ داری سنبھالنے میں مقامی سطح پر شہریوں کی شمولیت۔
- ☆ مرکزی سطح سے اختیارات کی دیہی سطح پر منتقلی
- ☆ عام شہری کی زندگی پر اثر انداز ہونے والے فیصلوں میں ان ہی لوگوں کی شمولیت کے مواقع مہیا کرنا۔
- ☆ ضروریات کو پورا کرنے اور دستیاب وسائل کو موثر طور پر استعمال کرنے کیلئے لوگوں کی شراکت سے ترجیحات کا تعین کرنا۔
- ☆ جمہوری روایات پر عملدر آمد کیلئے بنیاد فراہم کرنا۔

مقامی حکومت کا نظام چلانے کیلئے سارے ملک کو اضلاع، شہری اضلاع، تحصیل، قصبہ جات اور یونین میں تقسیم کیا گیا۔ جس کی وضاحت بذیل ہے۔

نمبر شمار	صوبہ	شہری ضلع	ضلعے	تحصیل	ٹاؤن	یونین
1	پنجاب	05	30	106	38	3464
2	سندھ	22	22	103	18	1108
3	صوبہ سرحد	23	23	50	4	986
4	بلوچستان	27	27	75	2	567
5	کُل	102	102	334	62	6125

صوبے کے لحاظ سے شہری ضلعوں، ضلعوں، تحصیل، ٹاؤن اور یونین

4.1: مقامی نظام حکومت کی تنظیم:۔

اس نظام میں تین درجاتی مقامی حکومت تشکیل دی جاتی ہے جو ضلع، تحصیل، قصبہ اور یونین کی سطح پر ہوتی ہے۔ ہر سطح پر ایک ناظم ایک نائب ناظم منتخب کونسلرز اور انتظامیہ ہوتی ہے۔ مقامی حکومت کے تمام ارکان ناظم کو جوابدہ ہوتے ہیں جو کہ منتخب شدہ سرکاری اہلکار ہوتا ہے۔ اس کے پاس اختیارات اور امن وامان قائم رکھنے کی ذمہ داریاں بھی ہوتی ہیں۔

مقامی حکومت

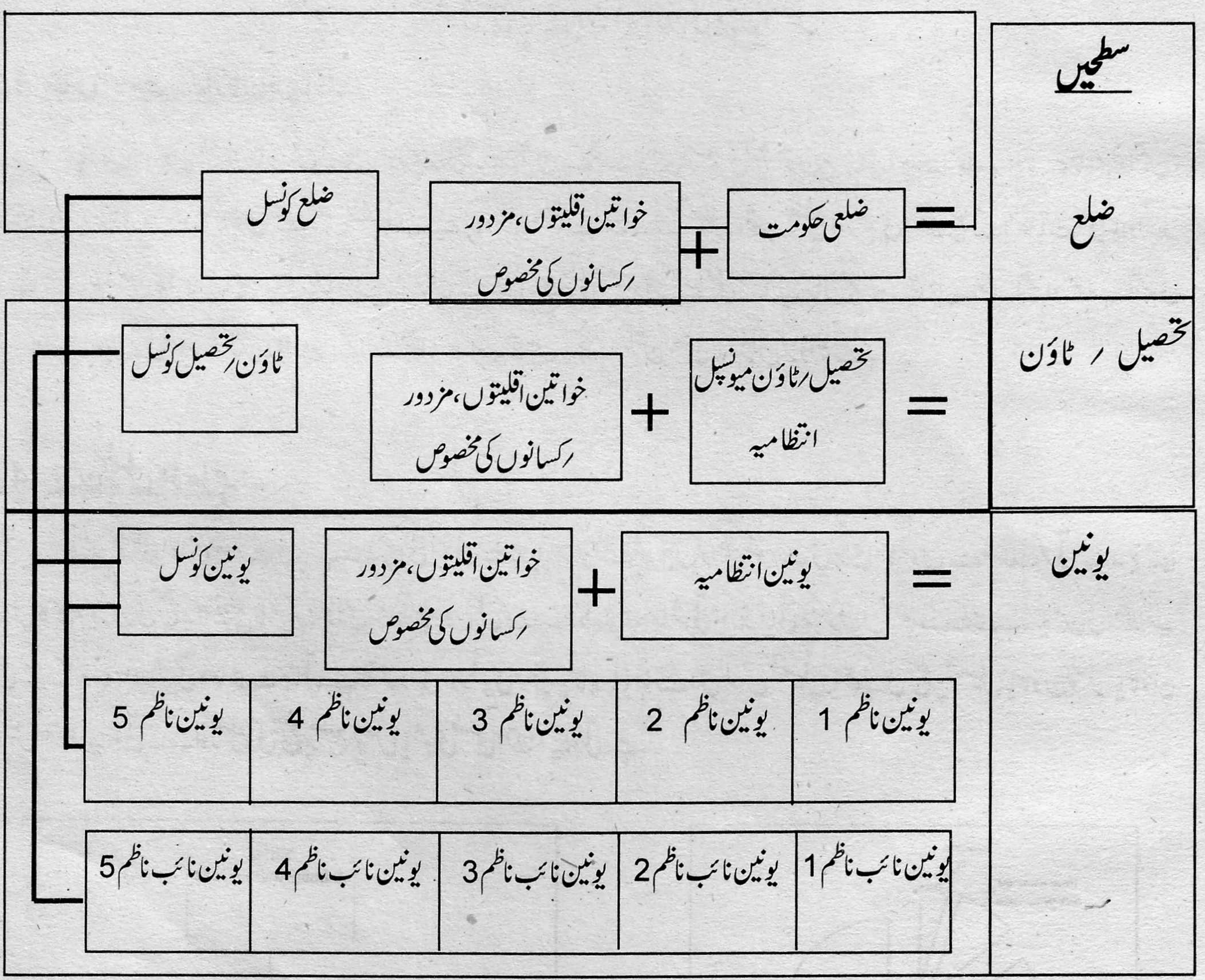

سطحیں
ضلع
ضلعی حکومت
+
خواتین اقلیتوں، مزدور
رکسانوں کی مخصوص
ضلع کونسل
تحصیل / ٹاؤن
تحصیل رٹاؤن میونسپل
انتظامیہ
خواتین اقلیتوں، مزدور
رکسانوں کی مخصوص
ٹاؤن رتحصیل کونسل
یونین
یونین انتظامیہ
خواتین اقلیتوں، مزدور
رکسانوں کی مخصوص
یونین کونسل
یونین ناظم 1
یونین ناظم 2
یونین ناظم 3
یونین ناظم 4
یونین ناظم 5
یونین نائب ناظم 1
یونین نائب ناظم 2
یونین نائب ناظم 3
یونین نائب ناظم 4
یونین نائب ناظم 5

07 Jamshed Town

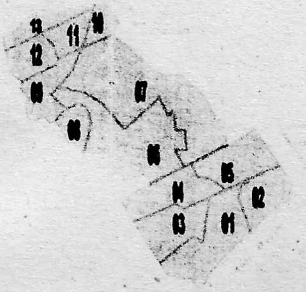

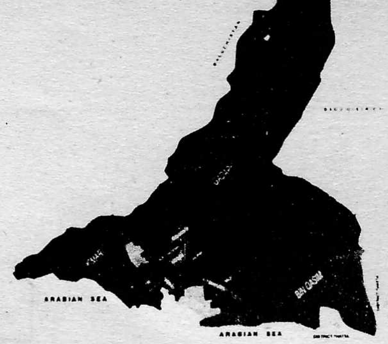

شہری ضلع کراچی اور جمشید ٹاؤن کی یونین کونسلیں

4.2: مقامی حکومت کے ارکان کا چناؤ:۔

چاروں صوبوں میں انتخابی عمل یکساں طور پر رائج ہے۔ جس کے تحت یونین کونسلز کی نشستوں پر براہِ راست انتخاب ہوتا ہے تاہم خواتین، کاشتکاروں/مزدوروں اور اقلیتوں کیلئے مختص نشستوں کیلئے بلاواسطہ انتخاب ہوتا ہے۔ تحصیل، قصبہ، ضلع اور شہری اضلاع کے انتخابات بھی بلاواسطہ ہوتے ہیں۔ اراکین کا انتخاب غیر سیاسی بنیادوں پر ۴ سال کیلئے ہوتا ہے خالی نشستوں کیلئے ضمنی انتخاب سال بھر ہوتے ہیں۔ جبکہ ناظم اور نائب ناظم کی نشست خالی ہونے کی صورت میں ۱۲۰ دن کے اندر انتخابات ہوتے ہیں۔ جو کہ الیکشن کمیشن پاکستان کرواتا ہے۔

4.3: یونین کونسل کا ڈھانچہ:۔

یونین کونسل مقامی حکومت کی سب سے چھوٹی اکائی ہے جو پاکستان کے شہریوں کو اعلیٰ حکومت کی بڑی اکائیوں سے منسلک کرتی ہے۔ یونین کونسل کا کام یونین کی سطح پر انتظام قائم کرنا عوامی مفاد کیلئے وسائل کو بروئے کار لانا، معاشرتی اور ترقیاتی سرگرمیوں کو جاری رکھنا ہے۔ یونین کی انتظامیہ ضلع بھر کے دیہی اور شہری معاملات نبٹاتی ہے تاکہ دیہی اور شہری فرق پر قابو پایا جاسکے اسی طرح تحصیل یا قصبہ کی سطح پر تحصیل یا ٹاؤن کونسل یا ٹاؤن میونسپل انتظامیہ ہوتی ہے۔ اور ضلع کی سطح پر ضلع کونسل یا شہری ضلعی انتظامیہ ہوتی ہے۔

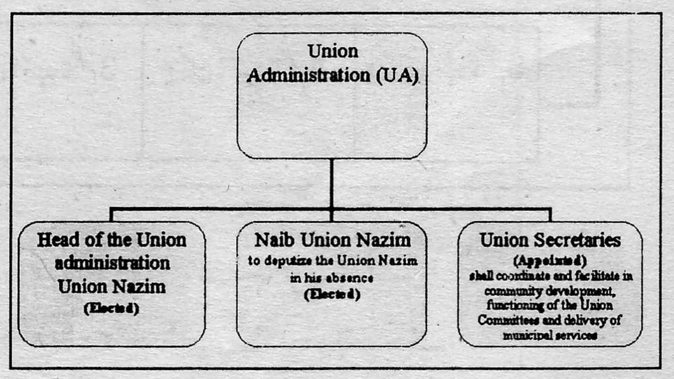

یونین کونسل کا ڈھانچہ اور انتظامیہ

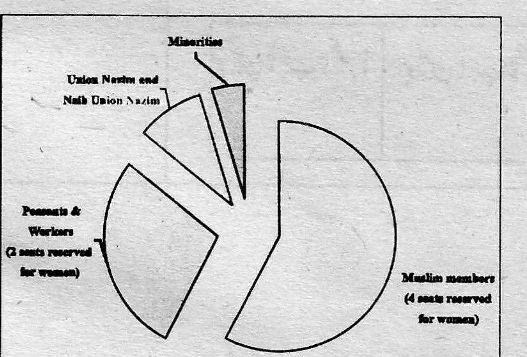

یونین کونسل کا تنظیمی ڈھانچہ

4.4: تین درجاتی مقامی حکومت کے فرائض:۔

مقامی حکومت کے تینوں درجات کا کام سالانہ ترقیاتی منصوبے منظور کرنا، بجٹ منظور کرنا، ٹیکس جمع کرنا اور مختلف کمیٹیاں بنانا اور ان کی مدد کرنا ہے۔ انتظامیہ کا کام ترجیحات کو یکجا کر کے عوامی خدمات میں بہتری پیدا کرنا ہے۔ ہر سطح پر قائم مقامی حکومت کے چیدہ چیدہ فرائض درج ذیل ہیں۔

یونین کونسل کا دائرہ کار	یونین انتظامیہ کا دائرہ کار	تحصیل / ٹاؤن کونسل کا دائرہ کار	تحصیل / میونسپل انتظامیہ کا دائرہ کار	ضلع کونسل کا دائرہ کار	ضلعی حکومت کا دائرہ کار
a) سالانہ ترقیاتی منصوبہ کی پلاننگ و منظوری کرنا	a) گاؤں اور اس کے مضافات کے ترقیاتی ضروریات کے ترجیحات کا تعین اور اس کی درجہ بندی	a) تحصیل میونسپل انتظامیہ کے مالی معاملات اور کارکردگی کی نگرانی کرنا	a) یونین کونسل کے اشتراک سے منصوبہ جات کی تیاری اور ترقیاتی منصوبے سرانجام دینا	a) ضلعی حکومت کے مجوزہ بجٹ اور سالانہ ترقیاتی منصوبوں کی منظوری	a) پانی کے ذرائع کی ترقی اور انتظام
b) محصولات کی وصولی، جانوروں کی خرید و فروخت، پیدائش اور موت کا اندراج عوامی ضروریات کی دیکھ بھال	b) خدمات کی فراہمی میں خامیوں کی نشاندہی کرنا اور تحصیل / میونسپل انتظامیہ کو اصلاح و احوال کیلئے سفارشات بھیجنا	b) محصولات کی وصولی، منقولہ اور غیر منقولہ جائیداد کی منتقلی پر ٹیکس / اشتہاری بورڈوں / میلہ جات سے فیس وصول کرنا	b) بلدیہ میں عمارت اور خدمات کی دیکھ بھال مثلاً پانی کی فراہمی / نکاسی، سڑکوں اور گلیوں کی تعمیر و مرمت سائین بورڈ، پارک اور کھیلوں کے میدان	b) محصولات کی وصولی مثلاً تعلیم / صحت گورنمنٹ کے مجوزہ قوانین کے تحت فیس کی وصولی، سکول / کالج / صحت شاہرات اور دوسری سہولیات پر	b) پانی کے ذرائع کی ترقی اور انتظام پانی کی فراہمی کیلئے پلانٹ لگانا صاف پانی کی فراہمی، گندے پانی کا نکاس، سیلابی پانی کی روک تھام۔ جوہڑوں کی صفائی / قدرتی آفات اور شہری دفاع کی منصوبہ بندی / صنعتی اور ہسپتالوں کے فضلہ اور مضر صحت کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگانا، ماحولیاتی، فضائی اور پانی کی آلودگی پر قابو پانا، ذہنی خوبصورتی اور یادگاروں کی تعمیر اور حفاظت

c)انصاف کمیٹی کی تشکیل ضلع کی سطح پر جس کے ذریعے لوگ ہائیکورٹ تک اپنی مشکلات / معاملات پہنچا سکیں۔ضابطہ اخلاق کمیٹی کی تشکیل جس کے ذریعے ضلع کونسل کے اجلاس منعقد ہو سکیں/معائنہ کمیٹی کی تشکیل	c) اطلاعات اور معلومات اکٹھی کرنا اور اطلاعاتی مرکز قائم کرنا عوام جہاں سے معمولی خرچ پر معلومات لے سکیں	c) انصاف کمیٹیوں کا قیام ضلع کونسل کے تعاون سے تحصیل کی سطح پر ضابطہ اخلاق کمیٹی کی تشکیل تحصیل کونسل کے اجلاس کو چلانے کیلئے اور ایک نگران کمیٹی بنانا جوکہ کونسل کے معاملات اور اجلاسوں کی نگرانی کرے	c) مرمت اور بہتری کرنا عوامی مقامات / تفریحی پارک یا کھلی جگہ / کھیل کے میدان عوام کیلئے پانی کے ذرائع بہتر کرنا اور مہیا کرنا، معذوروں ، بیماروں اور لاچار افراد کیلئے سہولیات کا انتظام۔ پبلک اور پرائیویٹ اداروں / افراد تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا	c)عدالتوں کے باہر متنازعہ امور کو طے کرنے کیلئے انصاف کمیٹیوں کی تشکیل۔ ضابطہ اخلاق کی کمیٹی بنا کر کونسل ممبران میں ضابطہ اور اخلاقیات کے فروغ کیلئے بلدیاتی ، مالی، ترقیاتی معاملات کی نگرانی کیلئے کمیٹی بنانا تحصیل یا ٹاؤن کونسل کی گاؤں یا مضافات میں کونسل بنانے میں معاونت کرنا	
d) بڑے منصوبہ جات کی منظوری۔ رقبہ کے استعمال کا منصوبہ بنانا، ماحولیاتی کنٹرول، شہری تعمیرات کا نمونہ،نقشہ جات بنانا،منصوبہ جات کیلئے رقبہ حاصل کرنا۔ عوامی ٹرانسپورٹ کے منصوبہ بنانا، پُل بنانا، بڑی شاہرات کی تعمیر ، ریلوے سسٹم بنانا وغیرہ	محصولات کی تجویز اور منظوری کرنا/ تحصیل ٹاؤن کونسل کیلئے بلدیہ کی حدود میں تمام بلدیہ کے قوانین/ ضابطوں کا اطلاق کروانا			d)یونین انتظامیہ کی سالانہ کھاتہ جات/ آڈٹ کا جائزہ لینا	

مختلف یونین کمیٹیوں کی کارکردگی کا جائزہ لینا			سرکاری، نیم سرکاری اور عوامی تنظیموں کے ساتھ تعاون کرنا جو یونین کی طرح سرگرمیوں میں مصروف ہوں		

4.5: مقامی آبادی کو بااختیار بنانے کا نظام:۔

مقامی حکومت کے قیام کا مقصد عام شہریوں کو انتخابی عمل جس میں رائے دینے کا موقع فراہم کرنے کے علاوہ یہ مقصد بھی مدنظر رہے کہ لوگ مخصوص اداروں کے ذریعے سیاسی معاملات میں بھی شامل ہوسکیں۔ان میں سے خاص خاص ادارے بذیل ہیں۔

1:۔ مانیٹرنگ کمیٹی یا جائزہ کمیٹی:۔

اس کمیٹی کا مقصد مقامی حکومت کے کام کاج پر نظر رکھنا، کارکردگی کا جائزہ لینا اور یہ یقین کرنا کہ طے شدہ مقاصد کس حد تک حاصل ہو رہے ہیں۔شہریوں کی مشکلات کس حد تک حل ہو رہی ہیں۔اور انہیں سہولتیں کس حد تک پہنچائی جا رہی ہیں۔اور یہ سارا نظام شفاف طور پر چل رہا ہے یا نہیں۔

2:۔ دیہی کونسل و ہمسائیگی:۔

ہمسائیگی کونسل قائم کی جاتی ہے۔اس کونسل کا کام لوگوں کو شہری سہولیات بہم پہنچانا اور ان میں بہتری لانا ہے۔جیسا کہ فراہمی آب، کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگانا، گلیوں، پارکوں اور کھیل کے میدانوں کا قیام و انتظام کرنے کیلئے رضا کارانہ طور پر چندہ جمع کرنا اور اپنی مدد آپ کے تحت کام کرنا ہے۔یہ کونسل میونسپل اور کمیٹی کی فلاح و بہبود کا کام کرتی ہے اور اس مقصد کیلئے شہری آبادی کے بورڈ تشکیل دیتی ہے۔

3:۔ شہری کمیونٹی بورڈ:۔

شہری کمیونٹی بورڈ غیر منتخب شہریوں کا ایسا گروپ ہوتا ہے جو لوگوں کو ترغیب دے کر ترقیاتی اور فلاحی کاموں میں شامل کرتے ہوئے معاشرے کے پسماندہ لوگوں کی بہتری کیلئے رضا کارانہ طور پر اپنی مدد آپ کے جذبہ کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

4:۔ مرکز شکایات:۔

ہر سطح کی مقامی حکومت میں لوگوں کے مسائل اور شکایات دور کرنے کیلیئے مرکز شکایات قائم کیا جاتا ہے۔

5:۔ ضلع محتسب:۔

ہر ضلع جس ضلع محتسب کا دفتر ہوتا ہے۔ جو ضلع کے اندر قائم اداروں کے خلاف لوگوں کی شکایات وصول کر کے ان کا ازالہ کرنے کا ذمہ دار ہوتا ہے۔

6:۔ مصالحت انجمن:۔

ہر یونین میں ایک مصالحتی انجمن قائم کی جاتی ہے جس کے اراکین اسی یونین کونسل کے اندر رہنے والے ۱۳ ایسے افراد ہوتے ہیں جو لوگوں میں بہتر طور پر جانے پہچانے جاتے ہیں اور اپنی دیانتداری اور انصاف پسندی کی وجہ سے مشہور ہوتے ہیں۔ اس انجمن کا کام لوگوں کے اختلافات و تنازعات مقامی سطح پر باہمی افہام و تفہیم سے مٹانا ہے۔

7:۔ مقامی حکومت میں ہمارا کردار:۔

گو کہ متذکرہ بالا اداروں کے ذریعے شہریوں کو بہت سے مواقع میسر آتے ہیں مگر اکثر یونین کونسل کا قیام ہی کافی ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص ۲۵ سال یا سی سے زائد عمر کا ہے تو وہ ان اداروں میں سے کسی کے انتخاب میں حصّہ لے سکتا ہے۔ کوئی بھی شہری ان اداروں کا رکن بن کر لوگوں کے ساتھ مل کر کام کر سکتا ہے۔ اس کے علاوہ مصالحتی انجمن کی تربیت کا کام کر سکتا ہے۔ باہم مل کر ہم CSO بنا سکتے ہیں۔ یا خود ہی کوئی فیصلہ کر سکتے ہیں۔ کسی غلط کام کی نشاندہی کیلیئے مرکز شکایات سے رابطہ کیا جا سکتا ہے یا احتسابی عمل کے ذریعے نظام کو بہتر کیا جا سکتا ہے۔

شہری ذمہ داری

گزشتہ زمانوں میں جو مذہب، معاشرے گزرے ان کی کامیابی اور شہرت کا راز ان کے عوام کا مل جُل کر اجتماعی ترقی اور مشکلات کا مقابلہ کرنے میں پنہاں تھا۔ وہ لوگ فیصلہ سازی اور معاشرے کی تعمیر و ترقی میں سرگرمی سے شامل ہوتے ہیں۔ شہری ذمہ داریوں کا شعور اور اس کی اہمیت اس نظریہ پر قائم ہے کہ ہر شہری اپنی سماجی ذمہ داریوں سے آگاہ ہے اور معاشرے کی ترقی میں عملی طور پر شامل ہے۔ آج ہمیں اس نظریہ کی ماضی کی نسبت زیادہ ضرورت ہے کیوں کہ ہمارا معاشرہ مختلف گروہوں میں منقسم ہونے کے باوجود باہم اتنا مربوط ہے کہ کسی ایک حصے میں پیدا ہونے والی تبدیلی سارے معاشرے پر اثر انداز ہوتی ہے۔ جس سے نبٹنے کیلئے خاموش تماشائی بن کر رہنا ناممکن ہے۔ لہذا ضروری ہے کہ اپنے اردگرد کے حالات سے باخبر رہا جائے اور مسائل کو حل کرنے کیلئے تیار رہا جائے اسی میں سارے معاشرے کی بہتری ممکن ہے۔

پاکستان میں یہ تاثر عام ہے کہ شہریوں کے حقوق پورے کرنا اور مسائل حل کرنا صرف حکومت کی ذمہ داری ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ حکومت کو درست سمت میں چلانا شہریوں کی ذمہ داری ہے۔ یہ ذمہ داری پوری کرنے سے ہی بہتر معاشرہ تشکیل پا سکتا ہے۔ اور اس کے لئے شہریوں کا باہم اکٹھے ہونا اجتماعی تعلیم و تربیت اور مصالحت کو عام کرنا ہی واحد ذریعہ ہے جس سے معاشرے کا ہر فرد مستفید ہو سکتا ہے۔

سرگرمی نمبر ا:- <u>**ذاتی صلاحیتوں کا چارٹ**</u>

ایک فرد کی حیثیت سے انسان کو اپنی صلاحیتوں اور کمزوریوں کا علم ہونا چاہئے تا کہ وہ یہ اندازہ کر سکے کہ وہ انہیں کہاں تک شہری ذمہ داریوں میں استعمال کر سکتا ہے۔ نیچے دیئے گئے خانوں میں ایسے الفاظ لکھیں جو آپ کی کمزوریوں اور صلاحیتوں کی نشاندہی کرتے ہوں اور اس سرگرمی کے آخر میں ایسی صلاحیتوں کی شناخت کریں جو کمیونٹی کی خدمت میں استعمال ہو سکیں۔

میری کمیونٹی کیلئے میرا تخیل:-

میں اپنی کمیونٹی میں کیا پسند کرتا رکرتی ہوں	جو تبدیلیاں میں دیکھنا چاہتا رچاہتی ہوں
اچھا بنیادی ڈھانچہ	صاف گلیاں
تنوع	کمیونٹی کونسل

میری اچھی شہری خوبیاں	ایک اچھا شہری ہونے کیلئے مزید خوبیاں
میں اچھا لکھتا رلکھتی ہوں	اخبارات کا مطالعہ کرنا تا کہ کمیونٹی کے مسائل سے آگہی ہو
میں نوجوانوں کے ایک گروہ کی رکن ہوں	

میں کیسے تبدیلی لاسکتا رسکتی ہوں؟

سرگرمی نمبر 2:۔

شہری ذمہ داریاں ادا کرنے کیلئے کچھ مخصوص اور ضروری مہارتیں اور صلاحیتیں چاہئیں۔ نیچے دی گئی مہارتوں اور سرگرمیوں پر نظر ڈالیں اور اپنی کمیونٹی کے ایک موجودہ مسئلے کے بارے میں سوچیں (کالج، شہر، محلّہ) ایک متحرک شہری ہونے کے ناطے ان مسائل کا حل ڈھونڈے کیلئے اپنے ذہن پر زور ڈالیں اور ایسی مہارتوں پر روشنی ڈالیں جو اس راستے میں آپ کی معاونت کرسکتی ہیں۔

نمبر شمار	مہارت	مخصوص سرگرمی	کمیونٹی کا مسئلہ	کاروائی جو ہو سکتی ہے
1	ذہنی رفکری صلاحیتیں ر مہارتیں	وجوہات اور اثرات کے درمیان تعلق کو جاننا، سمجھنا، تشریح کرنا اور کسی نکتے پر اکٹھے ہونا، معلومات کی ترجیحات کا تعین کرنا اور صحیح فیصلہ کرنے کیلئے معیار مقرر کرنا		
2	شراکتی صلاحیتیں رمہارتیں	پالیسی پر اثر انداز ہونا روابط اور تعلقات استوار کرنا، سمجھوتے اور مذاکرات کرنا، اور ایسی کاروائی کرنا جس پر سب متفق ہوں		
3	تحقیقی مہارتیں	لائبریری کا استعمال، میڈیا میں مسائل کا نمایاں کرنا اور ڈھونڈنا، کمیونٹی میں مسائل کی شناخت اور رپورٹ اور معلومات کے صحیح یا غلط ہونے کا اندازہ لگانا		
4	پیروی کی مہارت	انفرادی اور اجتماعی حقوق کے حصول کیلئے قانونی جنگ میں شراکت اور کمیونٹی کا مشترکہ زاویہ نظر متعین کرنے میں مدد کرنا اور دوسروں کو ان شہری فرائض میں حصہ لینے پر اکسانا		

سرگرمی نمبر 2:

لوگ عوامی خدمات کی مختلف طریقے سے تعریف کرتے ہیں یہاں کچھ خدمات کو مثال کے طور پر پیش کیا گیا ہے۔ اس فہرست کو دھیان سے پڑھیں اور ترجیحی بنیادوں پر دوبارہ ترتیب دیں جو آپ کے کمیونٹی سروس کے فلسفے پر پوری اترتی ہوں۔

نمبر شمار	درجہ بندی	خدمات کی فہرست
1		سکول شروع کرنے والے اور ایسے بچے جن کے والدین کام کرنے جاتے ہیں انکی مدد کرنا
2		کسی بے گھر بچوں کی پناہ گاہ میں ہفتے میں ایک دفعہ عشائیے کا بندوبست کرنا
3		اپنے کسی دوست سے کسی ایسے سماجی مسئلے پر بات کرنا جو آپ کے نزدیک بہت اہم ہو
4		مقامی انتخابات میں کسی نمائندے کیلئے کام کرنا
5		کسی بوڑھے یا اندھے شخص کو سڑک پار کرانا
6		پرانے درختوں کی اہمیت کے بارے میں اخبارات میں ایڈووکیسی
7		ایسی گاڑیوں کے استعمال کو کم کرنا جو آلودگی پھیلاتی ہوں
8		خون کا عطیہ دینا
9		مقامی خیرات میں رقم عطیہ کرنا
10		گلی کے بچوں کو بغیر معاوضے کے پڑھائی میں مدد دینا
11		ووٹ ڈالنا
12		کسی مسئلے پر واک میں حصہ لینا
13		مختلف ثقافتوں اور مذاہب کا مطالعہ کرنا
14		سمندری کناروں (Beaches) کی صفائی

فیصلہ سازی اور مسائل کے حل کی مہارتیں

معاشرے میں رہنے والا ہر شخص مختلف مسائل کا شکار ہوتا ہے اور ان کے حل کا مختلف طریقہ کار اپناتا ہے۔ مسائل کے حل کیلئے طرح طرح کی منظّم کاوشیں اور مہارتیں استعمال ہوتی ہیں کسی مسئلے کے حل کیلئے ہمیں مختلف مناسب اور ذہانت سے بھرپور حل کی ضرورت ہوتی ہے۔ فیصلہ سازی ایک ایسا فن اور عمل ہے جس میں ہم مختلف اقدار اور مختلف مہارتوں کو مسئلوں کے حل کیلئے استعمال کرتے ہیں۔

سرگرمی:-

کسی ایسے ذاتی فیصلے کے بارے میں سوچیں جو آپ نے حال ہی میں کیا ہو۔

☆ آپ نے یہ فیصلہ کس طرح کیا؟

☆ کس عناصر نے آپ کے فیصلے کو پیچیدہ اور متاثر کیا؟

☆ کیا نتائج حاصل ہوئے؟

مسائل کے حل اور فیصلہ کرننے کے اقدامات	کیسے کریں؟	سماجی مسائل کی مثالیں
مسئلہ کیا ہے؟	مسئلہ کو واضح طور پر بیان کریں	بیروزگاری کی کیا وجوہات ہیں
بیان کریں کہ آپ اس مسئلے کے بارے میں کیا جانتے ہیں	فہرست بنائیں کہ آپ اس مسئلے کے متعلق کیا جانتے ہیں؟ اور جاننے کی کوشش کریں کہ کس جگہ پر معلومات کی کمی ہے۔	بے روزگار لوگوں سے انٹرویو کرنا۔ معاشیات اور اخبار والے رسالے پڑھیں۔
معلومات کے ذرائع کی نشاندہی کریں اور معلومات اکٹھی کریں	کافی زیادہ معلومات کے ذرائع استعمال کریں مثلاً درسی کتب/حوالہ جاتی کتب، فلم، انٹرنیٹ وغیرہ جس سے آپ کو موجودہ صورتحال اور معلومات مل سکیں۔ اردگرد کے لوگوں سے بات چیت اور وقوعہ وغیرہ کی جگہ پر جانا زیادہ مفید ہوسکتا ہے۔ اور یہ آپ کو فیصلہ کرنا ہے کہ کون سی اطلاعات آپ سے متعلق اور قابل اعتبار ہیں	

معلومات کو واضح کریں	آپ کو معلومات کیا بتا رہی ہیں معلومات کی بنیاد پر مسئلے کا حل تلاش کریں	ناکافی ذرائع، ناتجربہ کار عملہ
ہر حل کے فائدے اور نقصانات کو ممکنہ طور پر دیکھیں		
بہترین متبادل کا انتخاب کرنا	حل پذیر موقع تلاش کریں، ہر عمل کے نتائج کو بغور دیکھیں۔ بہترین عمل کو منتخب کریں	بے روزگار اور ناتجربہ کار افراد کیلئے امدادی رقوم اکٹھی کریں۔ اخبار کے مدیر اعلیٰ کو خط لکھیں جس میں بے روزگاری کے بارے میں اپنی فکر کا اظہار کریں اور حل کرنے کے بارے میں رائے کا اظہار کریں
عملی منصوبہ بنانا	عملی منصوبہ تیار کرنا ☆ کیا کرنا ہے؟ ☆ کون کرے گا؟ ☆ کب؟ ☆ اس کے علاوہ اور کون ساتھ ہوگا	
عملہ منصوبہ کو چلانا	عمل	میلہ یا مجمع لگانا۔ اس کے لئے رقم اکٹھی کرنا اور دینا
روشنی ڈالنا کہ کیا کیا ہے اور کیا نہ ہو سکا کیوں؟	روشنی یا معلومات ☆ کیا کامیابی تھی اور کیا چیلنج؟ ☆ کیا اس سے بھی بہتر کیا جا سکتا تھا اور کیسے؟	

سرگرمی:۔

شہریت سے متعلقہ کسی موضوع کے بارے میں بیان تیار کریں جیسے کہ جمہوریت، امن اور تحفظ، خواتین کے حقوق وغیرہ وغیرہ

☆ اس موضوع سے متعلقہ ''ایسا کیوں'' جیسے سوالات کے بارے میں سوچیں اور اوپر دیئے گئے طریقہ کار کے مطابق اس کو حل کریں۔

☆ اگر حالیہ انتخابات میں آپ کو ووٹ دینے کا اختیار ہوتا تو آپ کس کو ووٹ دیتے۔ اوپر دیئے گئے تمام مراحل سے گزرتے ہوئے فیصلہ کریں۔

مالی وسائل جمع کرنا:۔ Fund Raising

بعض اوقات مسائل حل کرنے کیلئے مالی وسائل کی ضرورت پڑتی ہے جو کسی سے مانگنے پڑتے ہیں مانگنے پر وہی لوگ دیتے ہیں جو مانگنے والے پر اعتبار کرتے ہیں لہذا ضروری ہے کہ جمع شدہ رقم کا حساب رکھا جائے۔

☆ اس میں سے ہونے والے اخراجات کا حساب رکھا جائے۔

☆ اور اس آمدن اور اخراجات کا حساب عوام کے سامنے پیش کیا جائے۔

مالی وسائل جمع کرنے کے بہت سے طریقے ہیں جن میں سے بذیل چار عام طور پر اختیار کیے جاتے ہیں۔

1 کوئی چیز فروخت کرنا:

a) فالتو اشیاء کی فروخت

وہ قابل استعمال اشیاء جو ہماری ضرورت سے زائد ہو جیسے کپڑے، کتابیں، کھلونے وغیرہ فروخت کر کے رقم حاصل کی جاسکتی ہے۔

b) سٹوڈنٹ کینٹین

سکولوں اور یونیورسٹیوں کی کینٹینوں میں ہفتہ میں ایک بار اپنے ہاتھوں سے بنائی ہوئی کھانے پینے کی اشیاء فروخت کر کے حاصل ہونے والی رقم چندہ کے طور پر استعمال کی جاسکتی ہے۔

c) فن اور کارگری کے نمونہ جات کی فروخت

اکثر طلباء یا شہری کسی نہ کسی فن کے ماہر ہوتے ہیں وہ اپنی بنائی ہوئی تصاویر یا دیگر اشیاء میں سے کچھ بیچ کر چندہ دے سکتے ہیں۔

2: چندہ یا مالی معاونت:

صاحبِ ثروت نقد امداد دے سکتے ہیں یا کسی کام کے اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری لے سکتے ہیں یا ہمارے کسی ترقیاتی کام کیلئے درکار اشیاء فراہم کرسکتے ہیں۔

3: تقریبات کا انعقاد:

a) میلہ

میلے میں کھانے پینے کی اشیاء، کھیل تماشے اور نمائش کے اسٹال لگا کر لوگوں کو شرکت کی ترغیب دی جاسکتی ہے۔ اور حاصل کردہ آمدنی مالی وسائل جمع کرنے میں مددگار ثابت ہوتی ہے۔

b) محفلِ موسیقی

ہمارے اردگرد کئی لوگ گانا گانے، اداکاری کرنے اور ناچنے کے فن سے واقف ہوتے ہیں ان مقامی فنکاروں کے ذریعے کوئی محفلِ موسیقی منعقد کی جاسکتی ہے۔ جس میں شمولیت کیلئے آنے والوں کو ٹکٹ فروخت کر کے رقم جمع کی جاسکتی ہے۔

c) فلم شو

محفلِ موسیقی کی طرح کوئی فلم دکھا کر بھی ٹکٹوں کے ذریعے رقم حاصل کی جاسکتی ہے۔

d) مالی امداد

بڑے بڑے کاروباری ادارے، قومی اور غیر سرکاری ادارے اور کمپنیاں مخصوص مقاصد کیلئے اپنے وسائل کا کچھ حصّہ مختص کرتی ہیں اور اگر کوئی ادارہ یا افراد اس شعبہء زندگی میں کوئی ترقیاتی کام یا فلاح و بہبود کا کام کرنا چاہتے ہوں تو ان کی امداد کرتے ہیں یہ امداد نقد یا ضروری اشیاء کی فراہمی کی صورت میں ہوسکتی ہے۔

تجویز برائے عطیہ فارم

(تجویز کا عنوان)

بخدمت، --

عرضے، --

کالج، یونیورسٹی، ادارہ، ------------------------------ مورخہ ----------

مسئلہ کی نشاندہی (چارٹ، ویڈیوز، تصویریں، گراف) شامل کریں ------------------------------

----

مقاصد کی تفصیل، --

منصوبہ کی تفصیل، (منصوبہ کی تفصیل میں بتائیں کہ وہ کتنا فائدہ مند ہوگا)

ان اقدامات کی نشاندہی کریں جس سے مقاصد حل ہونگے، (طریقہ کار)

بتائیں کہ منصوبہ کو کیسے اور کب قابلِ عمل کریں گے اور رپورٹ بھیجیں گے،

وقت کا تعین،

بجٹ، (کتنے روپے چاہئے اور کس طرح استعمال کریں گے۔

باب پنجم: غیر ریاستی ادا رے : سول سوسائٹی، سیاسی جماعتیں اور ذرائع ابلاغ

سیاسی جماعتیں

ایک سیاسی جماعت کچھ خاص اصولوں اور نظریات کے بارے میں ایک جیسے خیالات کے حامل افراد کی تنظیم ہوتی ہے جو مخصوص اصولوں یا نظریہ کے تحت خود کو منظم کرتے ہیں۔ کسی بھی سیاسی جماعت کا نظریہ ریاستی امور اور معاشی مسائل کے بارے میں اس جماعت کی سوچ اور رویہ کا عکاس ہوتا ہے، (دیکھئے خاکہ نمبر 5.1، جو سیاسی جماعتوں کے ممکنہ نظریات کی وضاحت کرتا ہے۔ نظریہ ہی وہ قوت ہے جو انتخابات کے موقع پر سیاسی جماعت اور ہم خیال لوگوں کی کامیابی میں اہم کردار اداء کرتا ہے)۔

خاکہ نمبر 5.1

ترقی پسند نظریہ	روایت پسند	اعتدال پسند
شہریوں کی فلاح و بہبود کے لئے ترقی کے عمل کی کھلی حمایت کا نظریہ	روایات کی سخت پاسداری اور کسی بھی تبدیلی کو قبول کرنے میں نہایت احتیاط سے کام لینے کا نظریہ	روایات کی اہمیت کا اعتراف کرتے ہوئے اکثریتی رائے کے مطابق اصلاحات کی حمایت کا نظریہ
تمام شہریوں اور خاص طور پر محروم طبقات/افراد کو زندگی کی بنیادی سہولیات کی فراہمی کو یقینی بنانے کے لئے حکومت کے موثر کردار پر زور دیتا ہے۔	شہریوں کی ضروریات پوری کرنے کے لئے نجی شعبہ کے کردار پر زور دیتے ہوئے حکومت کے کم سے کم کردار کی وکالت کرتا ہے۔	شہریوں کا معیار زندگی بہتر بنانے کے لئے حکومت کے کردار پر زور دیتا ہے لیکن ساتھ ہی نجی شعبہ کو بھی کاروبار کی اجازت دیتا ہے۔

خاکہ 5.2 سیاسی منظر

سرگرمی:

چھوٹے چھوٹے خانوں پر مشتمل ایک گراف بنا کر پاکستان کی مختلف سیاسی جماعتوں کا ایک نقشہ بنائیں۔ کسی جماعت کے ساتھ وابستگی یا اختلاف کے بارے میں اپنی پوزیشن کی وضاحت کریں۔ اس مقصد کے لئے آپ اپنی پسندیدہ یا ناپسندیدہ جماعت کے منشور اور طریقہ کار وغیرہ کا حوالہ دے سکتے ہیں۔

انتخابات کے ذریعے اقتدار حاصل کرنے کے لئے سیاسی جماعتیں اپنے عزائم اور ارادوں کو 'منشور' کی صورت میں پیش کرتی ہیں۔ اسی منشور کی بنیاد پر ووٹروں نے ووٹ دینے یا نہ دینے کا فیصلہ کرنا ہوتا ہے۔ جو بھی جماعت انتخابات میں کامیابی حاصل کرتی ہے اس کو اپنے منشور کے نفاذ کے لئے کام کرنا ہوتا ہے لیکن عملاً یہ دیکھا گیا ہے کہ منشور پر عمل نہ کرنے کی صورت میں سیاسی جماعتوں کے احتساب میں کئی مسائل اور مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔

سرگرمی:

☆ فروری 2008 کے انتخابات میں کامیابی حاصل کرنے والی سیاسی جماعتوں کے انتخابی منشور کا مطالعہ کریں۔

☆ کامیاب ہونے والی جماعتوں کے منشور میں درج ان مسائل اور پالیسیوں کا تجزیہ کریں جن کی بنیاد پر انہوں نے انتخابات میں حصہ لیا تھا۔

☆ نیچے دیئے گئے خاکہ میں خالی جگہیں پر کریں۔

	عوام کے ساتھ کئے گئے وعدے	مختلف طبقات یا بااثر شخصیات کے ساتھ کئے گئے وعدے
اہم ترین		
کسی حد تک اہم		
غیر اہم		

گزشتہ کئی سالوں کے دوران دنیا بھر کی سیاسی جماعتوں میں ایک بحران کی سی کیفیت کے اشارے ملتے ہیں۔ سیاسی جماعتوں کی حمایت میں کمی کی ایک وجہ یہ خیال یا حقیقت بھی ہے کہ یہ جماعتیں بددیانت ہیں۔ محض اقتدار کے لئے سرگرم عمل ہیں۔ ان میں خود کوئی جمہوریت نہیں ہے۔ جلسے جلوس ان کا معمول ہے۔ عوام کی اصل نمائندگی کی بجائے اقتدار کے لئے ایک دوسرے کے ساتھ لڑنے جھگڑنے کے الزام کی وجہ سے عام آدمی سیاسی جماعتوں سے دور ہوتا جا رہا ہے۔ جب یہ جماعتیں اقتدار کے لئے انتخاب لڑتی ہیں تو وعدے کرتی ہیں کہ مسائل حل کر کے عام آدمی کا معیار زندگی بلند کریں گی لیکن اقتدار میں آنے کے بعد یہ اپنے وعدوں کو پورا کرنے کے بارے میں بامعنی نتائج دینے میں کامیاب نہیں ہوتیں۔ عام طور پر یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے کہ سیاسی جماعتیں اپنے اندرونی معاملات میں جمہوری طریقے اختیار نہیں کرتیں اور شہریوں کو خود اندازہ کرنا پڑتا ہے کہ فیصلوں کا اختیار کس کے پاس ہے۔

اگر سیاسی جماعتوں کو جمہوری ادارے بنانا ہو تو انہیں جماعتی قیادت اور انتخابات میں حصہ لینے والے امیدواروں کی نامزدگی وسیع بنیادوں پر کرنی ہوگی۔ اسی طرح اپنے طریقہ کار کو شفاف بنانے اور بہتر پالیسیاں اپنانے کے لئے باقاعدہ مباحثوں، مذاکروں اور مجالس کا انعقاد کرنا ہوگا۔

سیاسی جماعتوں کو جمہوریت کے ساتھ اپنی وابستگی کا عملی مظاہرہ کرنا چاہئے۔ اس میں توازن قائم کرنے والی ایک قوت کے طور پر اپوزیشن کو بھی اپنی ذمہ داریاں اداء کرنے کی اجازت شامل ہے۔ ایک ایسی اپوزیشن جو معاشرہ میں ایک جمہوری اور سیاسی شمولیت کو زیادہ بہتر بنانے کے لئے کھلے عام اختلافی رائے اور متبادل پالیسی دے سکے۔

سرگرمی: اپنے نمائندوں اور سرکاری عہدیداروں سے ملاقات

عوامی نمائندوں کے ساتھ شہریوں کی ایک ملاقات کا اہتمام کیجئے جس میں شہری اپنے نمائندوں سے ان کے منشور کی بنیاد پر سوالات کر سکیں۔

☆ یاد رکھیں کہ آپ کے منتخب نمائندے آپ کی خدمت کے لئے ہیں۔ اپنے حلقہ کے کسی مسئلہ کے بارے میں نمائندے سے بات کرتے وقت کسی قسم کی جھجک محسوس نہ کریں اور انہیں احساس دلائیں کہ آپ ان کے حلقہ کے ایک اہم ووٹر ہیں۔

☆ نمائندے سے ملاقات کے لئے اس کے دفتری عملہ سے رابطہ کر کے پہلے ملاقات کا وقت طے کریں۔ انہیں بھی مطلع کریں کہ آپ کس بارے میں ملنا چاہتے ہیں۔ کس مسئلہ پر بات کرنا چاہتے ہیں اور آپ کے ساتھ اور کون کون سے لوگ ہوں گے۔ بعض اوقات اس مقصد کے لئے آپ ٹیلفون یا تحریری خط کے ذریعے بھی رابطہ کر سکتے ہیں۔

☆ ملاقات سے پہلے مسئلہ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات جمع کریں اور جتنے زیادہ حقائق اور دلائل آپ تیار کر سکیں بہتر ہوگا۔ اپنے نمائندے کے بارے میں بھی آپ کو کئی باتیں معلوم ہونی چاہئے، مثلاً کہ وہ کون سی پارٹی سے تعلق رکھتا ہے۔ کتنے ووٹ لیتا رہا ہے۔ اس کی کارکردگی کس معیار کی ہے اور جس مسئلہ پر آپ ملاقات کرنے جا رہے ہیں، اس مسئلہ کے حل میں وہ کیا کر سکتا ہے؟

☆ پہلے سے ہی ایک واضح، جامع اور براہ راست خط تیار رکھیں۔ اس میں وہ تمام مسائل لکھ دیں جو آپ نمائندے کو بتانا چاہتے ہیں، اور وہ تمام تجاویز بھی لکھ دیں جو آپ دینا چاہتے ہیں۔ کسی خاص اقدام کا خاص طور پر تذکرہ کریں۔

☆ ملاقات کا آغاز مسئلہ کے اُس پہلو سے کریں جس کا آپ کی اپنی زندگی پر کوئی اثر پڑا ہے اور پھر اس مسئلہ کے عام لوگوں پر پڑنے والے اثرات کا ذکر کریں۔ اگر نمائندہ کوئی بات پوچھے تو اطمنان کے ساتھ مختصر اور صحیح جواب دیں۔ اگر آپ کے پاس مطلوبہ دستاویزات/ کاغذات نہ ہوں تو بتا دیں کہ یہ کاغذ آپ بعد میں فراہم کر دیں گے۔ کوشش کریں کہ آپ نمائندے کا زیادہ وقت نہ لیں کیونکہ اسے اور بھی بہت سے کام کرنے ہوتے ہیں۔

☆ ملاقات کے بعد وہ تمام کاغذات نمائندے کو بھیجنے کا انتظام کریں جن کے بارے میں ملاقات کے موقع پر انہوں نے پوچھا تھا۔ ساتھ میں شکریہ کا ایک خط بھی لکھیں

: نمائندوں کا احتساب مزید یقینی بنانے کے لئے ان کی پارٹی دفتر آتے جاتے رہیں اور پتہ کرتے رہیں کہ اور کیا کچھ کیا جا سکتا ہے۔

: اپنے حلقہ کے لوگوں کے لئے ایک دو ورقہ شائع کریں جس میں عام لوگوں کو اپنے نمائندوں پر نظر رکھنے اور ان کا احتساب کرتے رہنے کے طریقے بتائے گئے ہوں۔

عوامی سطح پر سیاسی جماعتوں کی حمایت میں کمی کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ طاقت کے روایتی مراکز اور حکومتی محکموں کے مقابلہ میں مختلف مقاصد کے لئے مختلف قسم کی تحریکیں اور تنظیمیں وجود میں آنے لگی ہیں۔ سیاسی جماعتوں کے برعکس، سیاسی تحریکیں اور معاشرتی تنظیمیں ایک نکاتی ایجنڈوں پر کام کرتی ہیں اور عوامی توجہ حاصل کرنے، اور خاص طور پر نوجوانوں پر اثر انداز ہونے میں بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کر رہی ہیں۔ ان کا انداز سیاسی جماعتوں

سے مختلف ہوتا ہے اور مسائل کے حل میں عوام کے کردار پر زیادہ زور دیتی ہیں۔ مثلاً ماحولیات اور مرد و زن کی برابری جیسے مسائل کے لئے الگ الگ سیاسی صف بندی کی ضرورت ہوتی ہے اور سیاسی جماعتیں ایسا کرنے میں ناکام رہی ہیں۔

سول معاشرہ

اداروں کی ترتیب و اہتمام میں شمولیت اور حصہ داری کے بارے میں آپ نے پڑھا ہے شہری اپنے آپ کو اپنے مسائل چلانے کے لیے منظّم کرتے ہیں اور رضا کارانہ طور پر پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کے لیے تنظیمیں اور گروہ ترتیب دیتے ہیں اور معاشرے کو ترقی دینے کے لائحہ عمل میں شرکت کرتے ہیں۔ ایسا کرنے کے لیے وہ بحث و تمحیص میں مصروف ہوتے ہیں جو اُن کی زندگی کو متاثر کرتا ہے اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ یہ شہری صحیح معنوں میں جمہوریت کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ جدید معاشروں میں اس شہری سرگرمی کے حلقہ اثر کی وضاحت کرنے کے لیے سول سوسائٹی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

سول معاشرہ تاہم ایسی سرگرمی ہے کہ جس میں شہری بہت سی تنظیمیں بناتے ہیں جو معاشرتی انصاف اور جمہوری معاشرے کو پروان چڑھانے کے لیے کام کرتی ہیں۔ غیر فوجی تنظیمیں کئی قسم کی ہوسکتی ہیں جن میں معاوناتی کلب مذہبی گروہ، فلاحی معاشرے، تاجروں اور طلباء کی تنظیمیں خود انحصار گروہ اور کئی دوسری شامل ہیں۔ غیر فوجی معاشرے کے تین لوازمات ہیں۔ غیر فوجی معاشرہ تنظیمی زندگی کو پروان چڑھاتا ہے، جس میں شہری مخصوص مقاصد کے حصول کے لئے مشترکہ کوششیں کرتے ہیں۔ سول سوسائٹی میں ایک شہری صبر و تحمل اور برداشت جیسی سماجی صلاحیتوں کی تشکیل کا ذریعہ بن کر ایک خاص مقصد کے حصول کے لئے اجتماعی کوششیں کرتے ہیں۔ اس کی سرگرمیاں عوامی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔ یہ رضا کارانہ تنظیموں کا ایک بنیادی ڈھانچہ فراہم کرتی ہے جس میں معاشرے کے مختلف حصوں اور شہریوں کو تحفظ ملے۔ اس کا سب سے بڑا مقصد اجتماعی مقاصد کا حصول ہے ان شہری تنظیموں میں افراد بحث و مباحثہ، دلائل، تفکر کے ساتھ اپنے تضادات کو حل کرتے ہیں۔

سول سوسائٹی کی اہمیت

سول سوسائٹی تنظیمیں جمہوری معاشروں کے لئے بہت اہم ہوتی ہیں کیونکہ یہ افراد اور گروہوں کے حقوق، ماحولیات کے تحفظ مختلف مفادات اور آراء کو آواز دینے کے لئے سرگرم عمل ہوتی ہیں جس سے معاشرے میں صبر و تحمل علم اور اجتماعیت پروان چڑھتی ہے۔

سول سوسائٹی کے فرائض

CSOs کے فرائض میں مختلف سطح مندرجہ ذیل کردار شامل ہیں۔

نگرانی (Watch Dogs)

CSO عوام کی آنکھ اور کان بن کر سرکاری حکام کے کام کا محاسبہ کرتی ہیں وہ سرکار کے طاقت کے ناجائز استعمال کو کم کرتی ہیں اور عوام کے

تحفظات کو فروغ دیتی ہیں اور قوانین پر عمل درآمد محاسبہ اور شفافیت کے لئے دباؤ ڈالتی ہیں۔ وہ ایسی تجارتی سرگرمیوں پر بھی نگاہ رکھتی ہیں جن سے ورکرز اور صارفین کے حقوق کی خلاف ورزی ہوتی ہو۔

گروہی کوششیں یا حمایت

CSO عوام کے مسائل اور نظریات حکومت کے سامنے لاتی ہیں اور یہ حکومت سے ان پر کارروائی کا تقاضہ کرتی ہیں۔ جمہوری سوسائٹی میں گورنمنٹ CSOs کی حوصلہ افزائی کرتی کیونکہ یہ گورنمنٹ کے لئے معلومات کا ذریعہ بنتی ہیں جس کی بنیاد پر حکومت عوام کے مفاد کو مدنظر رکھتے ہوئے پالسی سازی کرتی ہے۔ عوام کے ایسے مسائل حل کرنے سے اسے الیکشن میں ووٹ حاصل کرنے میں مدد ملتی ہے۔

معلم

CSO شہریوں کو ان کے حقوق و فرائض کی تعلیم دیتی ہے اور ایک ایسا جذبہ بیدار کرتی ہے کہ جس کے تحت وہ اکٹھے کام کریں، کھلے طور پر عوامی اور عام مسائل پر بحث کریں۔ اس سے شہریوں میں ترقی، سیاسی وابستگی اور شراکت داری کا جذبہ پروان چڑھتا ہے جس سے مستقبل کے سیاسی راہنماؤں خاص طور پر خواتین راہنماؤں جو کہ سیاست میں حصہ لینا چاہتی ہیں کی سیاسی تربیت ہوتی ہے۔

مختلف دلچسپیوں کے اظہار کا جذبہ

سوسائٹی میں مختلف طرح کے مفادات موجود ہوتے ہیں جس کا واضح اظہار ہونا حکومت کا ان کو سننا اور اس سلسلے میں ردعمل کرنا ضروری ہے۔ مختلف CSOs میں اپنے اپنے مفادات کی خاطر مقابلے کا رجحان پایا جاتا ہے اور حکومت پر ردعمل کے لئے دباؤ بھی۔ حکومت اس دباؤ کے اثر میں توازن پیدا کرتی ہے اور مناسب ردعمل کا مظاہرہ کرتی ہے۔

تضاد کے حل کے لئے ثالثی

CSOs میں مختلف اصناف، عقائد، مذہبی پس منظر انسانی حقوق کے علمبردار اور ماہرین ماحولیات ہوتے ہیں اور ایک مشترکہ مقصد کے لئے وہ اپنے اندر اتفاق واتحاد پیدا کر کے اپنے اختلافات سے بالاتر ہو کر مصالحت پیدا کرتے ہیں اور شہری زندگی کو خوبصورت بناتے ہیں۔

سرگرمی: پاکستان سے CSO's کا انتخاب کریں اور جائزہ لیں کہ بالا لکھے گئے پیراگراف میں سے CSO's کا عکس ان کی سرگرمی میں حضرات میں نظر آتا ہے۔ ان طریقوں کی ترقی جن سے CSO's نے پاکستان میں ترقی کی ہے۔

CSO's کس طرح کام کرتی ہیں

CSOs حکومت سے مسائل کے حل کے لئے اقدامات کرانے کے لئے مختلف طریقہ کار استعمال کرتی ہیں ان میں عوام کو معلومات کی فراہمی، پرامن مظاہرے تاکہ زیادہ لوگ اپنے مسئلے حل کرنے کے لئے اکٹھے ہوں، خطوط لکھنا، مختلف افراد کے ساتھ مذاکرات، عوامی تقاریر اور ذرائع ابلاغ کا استعمال شامل ہے اور مسئلے کے حل کے لئے اپنی سرگرمیوں کی رپورٹنگ اور PSA بھی شامل ہیں CSOs بعض اوقات حکومت کی توجہ حاصل ہونے کے لئے سول نافرمانی کو بھی اپنا ہتھیار بناتی ہیں تاکہ ایسے قوانین میں تبدیلی ہو جو غیر منفصفانہ ہیں۔ غیر متشدد ایسے قوانین کے خلاف کارروائی جو کہ نقصان دہ ہوں، اپنے اقدام کی مکمل ذمہ داری اور سزا کے لئے تیار رہنا سول نافرمانی کے اصول ہیں یہ طریقہ کار مہاتما گاندھی اور کنگ مارٹن لوتھر نے بھی اپنے ملکوں میں سماجی اور نسلی امتیاز کو ختم کرنے کے لئے استعمال کی تھی۔ سول نافرمانی کی تحریک اوپر دی گئی تمام کارروائیوں کے ناکام ہونے پر ہی استعمال ہوتی ہے اور یہ دلیل دی جاتی ہے کہ سول نافرمانی جیسا طاقت ور عمل زیادہ موثر ثابت ہوتا ہے۔

اقبال اور ''بچوں کی آزادی'' کی مہم

اقبال چار سال کی عمر میں ایک قالین ساز فیکٹری کے مالک کو 12 میں غلام کی حیثیت سے فروخت کیا گیا 11 سال کی عمر میں وہ وہاں سے بھاگ نکلا اور اپنی تعلیم کا خواب پورا کیا۔ وہ ایسے بچوں کی آواز بن گیا جو قالین ساز فیکٹری میں پیچھے رہ گئے اور اس نے پاکستان میں بچوں کی محنت کے بارے میں آواز اٹھائی۔ اس کو بچوں کے حقوق کے بارے میں بات کرنے اور انہیں مدد فراہم کرنے پر اعزاز سے نوازا گیا۔ اس کی آزادی کے 2 سال بعد اقبال کو اپنے ہی گاؤں میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اقبال کی کہانی نے پوری دنیا کے لوگوں کو بہت متاثر کیا۔ انہی میں سے ایک بارہ سال کینیڈین بچہ ''گریک'' بھی شامل ہے جس نے اقبال کی کہانی سنی اور بچوں میں کام کرنے کے لئے اکٹھا کیا۔ بچوں کو ''بچوں کی آزادی کے لئے حقوق جو مقاصد اس مہم کے لئے متعین کئے گئے وہ بچوں کا استحصال اور ان کا غلط استعمال سے آزادی ہے اور اس بات کو منوانا تھا کہ بچے دنیا تو بدل دینے کی طاقت رکھتے ہیں۔

عورت فاؤنڈیشن

AF ایک سول سوسائٹی تنظیم ہے جو 1986ء میں پاکستان میں وجود میں آئی۔ پاکستان میں جمہوریت انسانی اقدار کے فروغ اور سماجی انصاف کو مہیا کرنے کے لئے خواتین کو بااختیار بنانا اور حکومت میں خواتین کی شرکت کو یقینی بنانا عورت فاؤنڈیشن کا مقصد ہے عورت فاؤنڈیشن کی خواتین ہیں شہریوں کو اقدامات کی حمایت کرنے کے لئے خواتین کونسلرز کو مقامی حکومتوں میں ایک موثر کردار ادا کرنے کے لئے فیصلہ سازی میں خواتین کونسلرز کی شرکت داری اور اپنے فرائض کو پراعتماد طریقے سے ادا کرنے کا طریقہ کار بجٹ بنانے کے طریقے پروجیکٹ کی نگرانی، علاقائی ریسورس سنٹر کا قیام جہاں پر 60 اضلاع میں سے 1100 کونسلرز نے تربیت کی شامل ہے۔

شہری:

بہتر ماحولیات کے لئے شہری' 'لوگوں کا ایک ایسا گروہ ہے جو 1988ء میں اکٹھے ہوئے اور جنہوں نے عوام کو ایسا پلیٹ فارم مہیا کیا جہاں وہ اپنے تحفظات کے لئے آواز اٹھا سکتے ہیں۔ شہری ایک پریشر گروپ کی حیثیت سے گورنمنٹ کے اعلیٰ، بلدیاتی اور شہری اداروں کے بارے میں لوگوں کے شعور کو بلند کرتا ہے۔ شہری مسائل کے حل کے لئے بنیادی معلومات کے ذخیرے کا کام بھی سرانجام دیتا ہے۔

سرگرمی:

☆ مختلف سماجی تنظیموں کے مقاصد اور کارکردگیوں کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں۔

☆ کسی ایک سماجی تنظیم یا CSO جو آپ کے دلچسپیوں اور مقاصد کے ساتھ ہم آہنگ ہو۔

☆ اس CBO یا CSO کا رکن بنیں۔

☆ رکن بننے پر اپنے خیالات کا اظہار کریں ادنی کامیابیوں کا ذکر اپنے دوستوں سے کریں اور ان کی حوصلہ افزائی کریں کہ وہ بھی اپنی دلچسپیوں کے مطابق کسی CSO یا CBO کا رکن ہیں۔

ابلاغ

ذرائع ابلاغ ایک ایسا نظام ہے جس میں مختلف اہم موضوعات اور مسائل کے بارے میں معلومات اور خیالات کو عام عوام تک مختلف ذرائع جیسا کہ ٹی وی، ریڈیو، انٹرنیٹ اور اخبارات سے پہنچایا جاتا ہے۔

معلومات کے حصول کا حق ایک مضبوط جمہوریت کے لئے بہت اہم خیال کیا جاتا ہے تاکہ محاسبہ کیا جاسکے اور شہری موثر طریقے سے سیاست میں حصہ لینے کے قابل ہوسکیں۔

ذرائع ابلاغ کی ذمہ داریاں

جمہوری معاشروں میں ذرائع ابلاغ مندرجہ ذیل ذمہ داریاں ادا کرتے ہیں۔

☆ نگران (Watch Dog): میڈیا میں اتنی طاقت ہے کہ وہ عوام کو ہر بات سے آگاہ رکھ سکے تاکہ عوام اپنے منتخب کردہ نمائندوں اور حکومت پر نظر رکھ سکے وہ اپنے مختلف مسائل کے بارے میں معلومات مہیا کرتا ہے۔ سیاستدانوں اور سول حکام بدعنوانوں اور اختیارات کے ناجائز استعمال کے بارے میں بتاتا ہے۔ صارفین اور ورکرز کو معاشی استحصال کے بارے میں بھی بتاتا ہے تاکہ وہ معاشی پالیسیوں پر اثر انداز ہونے کے لئے کارروائیاں کرسکیں۔

☆ معلم: ذرائع ابلاغ عوام جو نہ صرف اپنی سوسائٹی کے مختلف مسائل کے بارے میں معلومات دیتا ہے بلکہ پوری دنیا میں ہونے والے واقعات پر رائے بنانے اور سیاسی فیصلوں پر اثر انداز ہونے میں مدد دیتا ہے۔

☆ ایک موثر عوامی حصہ داری کا ذریعہ

میڈیا اظہار رائے کی آزادی کی عزت کرتا ہے اور شہریوں کو ایسے مواقع فراہم کرتا ہے جہاں وہ اپنی رائے کا آزادانہ اظہار کر سکے (گورنمنٹ پر تنقید، میڈیا پر دی جانے والی معلومات اور پیغامات سے اختلاف)

میڈیا کو آزاد ہونا چاہیے اور خود مختار بھی اسے اپنے مخاطب کے علاوہ کسی کے زیر اثر نہیں ہونا چاہیے۔ آزاد میڈیا وہ ہوتا ہے جو کہ گروہ، حکومتی ادارے کے تحت نہ ہو اور وہ شائع کرے جو ان کے مطابق اس اہمیت کا حامل ہے کہ عوام تک پہنچے۔ اس کے علاوہ اس کو اس بات کی بھی آزادی ہونی چاہیے کہ عوام کے مختلف نظریات تحفظات اور آراء حکومت تک پہنچیں اور حکومت ان پر بلاواسطہ اور موثر طریقہ پر کارروائی کرے۔ پاکستان میں میڈیا کی آزادی کی تحریک جو سول سوسائٹی نے چلائی اس کا انجام ''فریڈم آف انفرمیشن آرڈیننس 2002'' کی شکل میں ہو جس کی وجہ سے پرائیویٹ میڈیا کو بڑھوا ملا اور اس نے عوام کو معلومات مہیا کی اور ان کے خیالات کو بیان کرنے کے مواقع فراہم کئے تا کہ جمہوریت کو فروغ ملے۔

فریڈم آف انفرمیشن آرڈیننس 2002ء عوام کو نہ صرف وفاقی سطح پر بلکہ صوبائی سطح پر مقامی حکومتوں اور دوسری ایسے خود مختار اداروں جو کہ گورنمنٹ کے فنڈ سے چلتے ہیں تک رسائی کی ضمانت نہیں دیتا۔ نہ ہی یہ معلومات کی ایک مکمل اور جامع تو یف مہیا کرنا ہے اور سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے کہ یہ ریکارڈ پر موجود بے شمار معلومات کو عوام کے لئے پہنچنا ہے عملاً یہ کے روزانہ کے لئے کوئی موثر میکانزم مہیا نہیں کرتا نومبر 2007ء میں ایمرجنسی کے نفاذ کے اعلان کے ساتھ میڈیا پر بہت ساری پابندیاں لگا دی گئی اور پیمرا میں بہت ساری ترامیم بھی کی گئی حتیٰ کہ ایمرجنسی کے اختتام کے بعد تک بھی میڈیا پر پابندیاں قائم رہیں جس سے آزاد اور شفاف الیکشن اور جمہوریت کا عمل محدود رہا۔

سرگرمی

الف فریڈم اور انفرمیشن لیجلسیشن کی دستاویزات کو پڑھئے

http://www.article19.org/pdfs/standards/modelfoilaw.pdf) and the Federal Government of Pakistan's Freedom of Information Ordinance 2002 at http://www.crcp.sdnpk.org/ordinance_of_2002.htm.

ب) ماڈل دستاویزات اور پاکستان فریڈم آف انفرمیشن آرڈیننس کا تقابلی جائزہ لیں، خامیوں اور خوبیوں کی شناخت کریں۔ اور اپنے بیان کو ثابت کرنے کے لئے دلائل دیں۔

ایک ذمہ داری میڈیا، مناسب، متوازن اور منصفانہ معلومات عوام تک پہنچاتا ہے اور تمام لوگوں کے خیالات اور آراء کو ضابطہ اخلاق کے اندر رہتے ہوئے سامنے لانے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ بعض اوقات میڈیا پر حقائق کو مسخ کرنے کے لئے تنقید کا نشانہ بھی بننا پڑتا ہے۔ یہ عوامی رائے کو تبدیل کرنے کا مرتکب بھی ہوتا ہے۔

عام طور پر حکومت میڈیا کے مالکان کی متعین کردہ معلومات ہی میڈیا پر پیش کی جاتی ہیں وہ ایسے ایجنڈا تخلیق کرتے جن سے معلومات کی تشریح کو قابو میں کیا جاسکے اور اسے "News Management" یا (سیاسی مارکیٹنگ) یا "Spin" کہتے ہیں۔ حکومت پراپیگنڈا کی تکنیک کو استعمال کرتے ہوئے عوامی رائے کو حق میں تبدیل کرتی ہے اور یہاں تک پرائیویٹ میڈیا کو بھی حکومت (Carrot & Stick) کی تکنیک سے یہ منواتی ہے کہ وہ بھی عوامی رائے کو حکومت کی حمایت میں رحمدلانہ طریقے سے پیش کرے حکومت کے حمایتی رویے پر اعزاز اور تنقیدی رویے پر سزا بھی دی جاتی ہے۔ پس عوام کو چاہیے کہ وہ تنقیدی سوچ کے ساتھ ان معلومات کے بارے میں جو میڈیا ان کو پہنچا رہا ہے اپنی رائے کو تربیت دیں اور ذہین فیصلے کریں۔

A Spin ایک ایسی پیشکش ہے جس میں اپنی من پسند رائے کو ہی اچھا بنایا جاتا ہے اور حقیقت کے قریب بھی اس کا مقصد کسی خاص نظریے کا فروغ ہوتا ہے یا کسی چیز کے بارے میں رائے کو تبدیل کرنا پراپیگنڈا عام طور پر افسر شاہی حکومت میں استعمال ہوتا ہے یا طاقت ور سیاسی گروہ جان بوجھ کر لوگوں کی رائے کو تبدیل کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ معلومات عام طور پر سچائی کو توڑ مروڑ کر پیش کی جاتی ہے ایک ہی بات کو بار بار دہرایا جاتا ہے اور دوسرے دلائل کو صرف نظر کیا جاتا ہے۔

سرگرمی

☆ پاکستان میں میڈیا پر پابندیوں کی وجوہات اور حالات کے بارے میں چھان بین کریں خاص طور پر ایمرجنسی کے نفاذ سے پہلے اور بعد میں معلومات کو مختلف طریقوں سے اکٹھا کریں۔

☆ اکٹھی کی گئی معلومات کو تنقیدی سوچ کی مہارتیں استعمال کرتے ہوئے تجزیہ کریں اور میڈیا پر پابندیوں کے اثرات کا جائزہ لیں۔

☆ پاکستان میں میڈیا کی آزادی پر ایک مدلل مضمون تیار کریں۔

جمہوری معاشروں میں جواب دینے کا حق ایک بنیادی عنصر کی حیثیت رکھتا ہے جہاں شہری اور گروہ میڈیا کی طرف سے پیش کیئے جانے والے مسائل کے بارے میں کچھ کہہ سکتے ہیں۔ اخبارات کے "Letter to Editor" کے حصے میں اپنی بات کہیے جیسے مخصوص پروگراموں میں شریک ہوا کرتے ہیں۔

سرگرمی

ایک ایڈیٹر کو خبر کے بارے میں آرٹیکل پر خط لکھیں۔ خط لکھنے سے پہلے پڑھیں (خط کیسے لکھا جاتا ہے) یہ معلوم کریں کہ اپنی رائے کو آواز کس طرح دی جاتی ہے۔ خاص طور پر مسائل کے بارے میں اور اپنے خیالات کو اور حیثیت کو بیان کرنے میں متحرک حصہ لیں۔

معلومات کے حصول کے لئے شہری مہم

آپ کیا کرسکتے ہیں؟		آپ کیسے کرسکتے ہیں
PEMRA پر پابندی اٹھانے کے لئے انفرادی پارلیمنٹرین کو اپنا کیس بنانے کے لئے شامل کریں۔		ایک پارلیمنٹرین یا ایک پارلیمنٹرین گروہ کے ساتھ ملحق ہوں تا کہ PEMRA پر پابندیوں کے کیس کو تیار کیا جاسکے۔
آرڈیننس اور PEMRA پر پابندی کے مراحل پر جائزہ کے مراحل میں شریک ہوں		PEMRA پر پابندیوں کے جائزے سے تمام مراحل پر بہت ہوشیاری سے نگاہ رکھیں۔
PEMRA پر پابندی اٹھانے کے بعد اور معلومات پھیلانے کی اجازت کے بعد آرڈیننس پر عمل درآمد کی نگرانی کریں۔		PEMRA پر پابندیوں کے بارے میں عوامی میٹنگز اور ورکشاپس کا انعقاد کریں۔
قانون پر عمل درآمد کے مراحل کا تجزیہ کریں اور یہ بھی کہ کیا عوام کو اس سے آگاہ کیا جارہا ہے یا نہیں اور افسران کی تربیت کا بندوبست مناسب ہے یا نہیں۔		
نگرانی کے عمل میں میڈیا کو شامل کیا گیا ہے یا نہیں۔ تا کہ عوام کی رائے کی وکالت کی جاسکے اور عوامی شعور اور آگہی کو بڑھایا جائے۔		

کسی سیاسی اور سماجی مسئلے یا تقریب پر عوام اپنی گہری تشویش کا اظہار کرسکتے ہیں اور چھان بین بھی (بدعنوانی کے کیسز) تا کہ سچائی کی تلاش کی جاسکے چھان بین کی یہ کارروائی متعلقہ لوگوں سے میل جول، اور متعلقہ دستاویزات کو پڑھنے اور معلومات اکٹھی کرنے سے پایہ تکمیل تک پہنچتی ہے پوچھ گچھ کرنے والے شہری تفصیلات کو بہت گہری نگاہ سے جانچتے ہیں متعلقہ حقائق کو تلاش کرتے ہیں اور ایسے لوگوں، واقعات، دستاویزات یا چیزوں کے بارے میں تحقیق کرتے ہیں جن کو چھپایا جارہا ہو۔ ایسی چیزوں کی بھی تحقیق کرتے ہیں حقائق کو قریب لاتی ہیں اور ان سے کوئی رابطہ رکھتی ہیں چھان بین کے نتائج کو عوام کی پہنچ میں ہونا چاہیے اور ان کے لئے اہم بھی اور اصل حقائق بھی لانا چاہیے۔

سرگرمی

<u>ایک جاسوس رپورٹر</u>

☆ ایک مسئلے کو چنیں اس پر ابتدائی تحقیق کریں اور اس کی ممکنہ وجوہات تلاش کریں۔

☆ اسے ذرائع ابلاغ کو ترجیح دیں جو آپ کے کام میں دلچسپی رکھتے ہوں۔

☆ معلومات کے ذرائع کو شناخت کریں۔ اپنی تحقیق کو باقاعدہ منصوبے کے ساتھ شروع کریں اور معلومات کے نئے ذرائع بھی تلاش کریں (اگر ممکن ہوتو............)

☆ ذرائع کی وثوقیت کا جائزہ لیں (نہیں تو آپ کو غلط اور غیر مناسب معلومات دینے پر ہرجانہ ہوسکتا ہے)

☆ معلومات کو تحریر کرنے میں تخلیقیت کا مظاہرہ کریں۔ اس موضوع پر کوئی دستاویزی فلم بنائیں۔

تعاون (قدر)

مشترکہ منزلِ مقصود پر پہنچنے کے لیے اور ایسے فوائد حاصل کرنے کے لیے جو نہ صرف کسی ایک کے لیے بلکہ سب کے لیے ہوں مل کر کام کرنا تعاون کہلاتا ہے۔ مقابلہ تعاون کا تضاد ہے جو گھر میں، سکول میں یا کام کی جگھوں پر ہوتا ہے۔ وسائل اور مواقع کی غیر مساوی تقسیم ہمارے لیے مقابلے کو کامیابی راستہ بنا دیتی ہے۔ مقابلہ میں ہمیں خود غرضی سکھاتا ہے اور دوسرے سے دور کر کے تنہا کر دیتا ہے اور تعاون کی وجہ سے ہم ایک دوسرے کے خیالات اور ہنر سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اکٹھے کام کرنے کی فضا جس میں ہم سب ایک مقصد کو حاصل کرنا چاہتے ہیں امن اور ترقی کے لیے اہم ضرورت ہے۔ ہر شخص کے لیے یہ ناممکن ہے کہ وہ ہر چیز کا ماہر ہو اس لیے معاشرے کے اندر رہتے ہوئے یہ ضروری ہے کہ خیالات، مہارتوں کا تبادلہ کیا جائے تاکہ کچھ حاصل ہو۔

ایک مضبوط اور متحرک کمیونٹی کے لیے ضروری ہے کہ اس میں سب کی شراکت ہو اور ایک دوسرے کا خیال رکھا جائے۔ ایک مشترکہ زاویہ نظر، قوت برداشت عزت و توقیر اور مہارتوں کو دوسرں سے بانٹنے تعاون کا جز و لانیسفک ہے۔

گھر میں	کالج / یونیورسٹی میں	مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر
آپ کے گھر میں کوئی چھوٹا بہن یا بھائی تعاون نہ کرے اور اونچی آواز میں میوزک سننا بند نہ کرے تو آپ کے لیے ٹسٹ کی ساری کرنا یا کسی دوست سے فون پر بات کرنا ناممکن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح آپکا خاندان آپ سے گھر کے کام کاج میں بزرگوں اور بچوں کی دیکھ بھال میں تعاون کی امید رکھتا ہے۔	آپ نے مشاہدہ کیا ہوگا کہ آپ سکول میں تعلیمی موضوعات میں بہت آگے نہیں ہیں اور دوستوں کا آپ سے اس سلسلے میں تعاون آپ کے کام کو سمجھنے اور کارکردگی کو بہتر کرنے میں مدد دیتا ہے اور تعاون صرف دوستوں کی مدد ہی نہیں بلکہ کلاس میں دوسروں کو بولنے کا موقع دینا، غیر حاضر طلباء کو رضا کارانہ طور پر نوٹس دینا اور تمام طلباء کو کامیاب کرانا بھی تعاون کی قسم ہے۔	بہت سے مسائل مثلاً جہالت، غربت اور آلودگی صرف حکومت کی کوششوں سے حل نہیں ہو سکتے۔ ان مسائل کو حل کرنے کے لیے لوگوں کے گروہ جو ان سے تعلق رکھتے ہیں مل کر کام کرتے ہیں۔ وہ اپنے ہنر اور مہیا وسائل غیر سرکاری تنظیموں کے ساتھ مقامی، قومی اور بین الاقوامی سطح پر جمع کرتے ہیں کہ یہ مشترکہ مسائل حل ہو سکیں۔
تعاون کے بغیر ہماری کمیونٹی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو جائے گی		

سرگرمی 1: اپنی تعاون کی کوششوں کا تجزیہ کرنا

ہر شخص کو اپنے مفادات کا علم ہونا اور تعاون سے کام کرنا ضروری ہے۔ یہ تجزیہ آپ کو اپنی کمزوریوں اور خوبیوں کو سمجھنے میں مدد دے گا جو یا آپ کی راہ میں رکاوٹ بنتی ہیں اور یا گروہ میں کام کرتے ہوئے مددگار ثابت ہوتی ہیں۔

(الف) دوسروں کے ساتھ کام کرنا آسان ہے کیونکہ ______________________________

(ب) دوسروں کے ساتھ کام کرنا مشکل ہے کیونکہ ______________________________

(ج) جب میں کسی کے ساتھ کام کرتا/ کرتی ہوں تو مجھے چاہیئے ______________________________

(د) جب میں کسی گروہ میں کام کرتا/ کرتی ہوں میں بہت لطف لیتا/لیتی ہو کیونکہ ______________________________

(ح) جب میں کسی گروہ میں کام کرتا/ کرتی ہوں تو مجھے مسائل کا سامنا ہوتا ہے

کیونکہ ______________________________

(ل) میرا خیال ہے کہ کام بہت بہتر ہوتا اگر ______________________________

Adapted from Karsten, M. (1995). Developing Health Self-Esteem in Adolescent p. 75.

Good Apple: A division of Frank Schaffer Publication, Inc. United States of America

سرگرمی نمبر 2 : تعاون کو بڑھائے

جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ تعاون میں آپ تعاون کرتے بھی ہیں اور تعاون پاتے بھی ہیں اس لیے ایک بہتر معاشرے کے لیے یہ بہت اہم ہے کہ ہم ایک دوسرے ساتھ تعاون بڑھائیں اور حکومت اور سول سوسائٹی کی کوششوں میں اپنا حصہ ڈالیں تاکہ ایک پڑھا لکھا معاشرہ وجود میں آئے۔

(الف) اپنے محلے یا قریبی رہائشی علاقے سے کسی ایک بچے کی شناخت کریں جو سکول نہ جا سکتا ہو۔ آپ اس کو پڑھنے اور لکھنے میں کیسے مدد کر سکتے ہیں؟

(ب) کسی سماجی تنظیم کا دورہ کریں، جو معیارِ تعلیم کو بڑھانے میں کسی کے لیے کوششیں کر رہی ہو، اپنے آپ کو اس میں رجسٹر کرائیں اور انہیں اطلاع دیں کہ آپ ہفتے میں کتنے گھنٹے ان کے ساتھ رضاکارانہ طور پر کام کر سکتے ہیں۔

سرگرمی نمبر 3: کمیونٹی کے لیے اور کمیونٹی کے ساتھ کام کرنا

کمیونٹی لوگوں کا ایسا گروہ ہے جو اکٹھے رہتا ہے اور اپنی ذاتی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے ایک دوسرے سے ملتا جلتا ہے۔ ہم اپنے ہمسایہ گروہ طلباء، شہری، صوبائی اور ملکی اور عالمی کئی گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں اور ہمارا کمیونٹی کے ساتھ کام کرنا ہمارا فرض بنتا ہے۔

- کسی ایک ایسی کمیونٹی کی شناخت کریں جس پر آپ توجہ دینا چاہتے ہیں اور اس کی مسائل کے بارے میں جانیں جن کا وہ شکار ہے۔
- کسی ایک مسئلے کو چنیں جس کو آپ حل کرنا چاہتے ہیں۔
- اپنی جماعت کے دوسرے طالب علموں کو اپنی اس دلچسپی کے بارے میں بتائیں اور ایسی ہی دلچسپی رکھنے والے طلباء کو دعوت دیں کہ وہ بھی آپ کے ساتھ کام کرنے پر تیار ہوں۔ آپ ان کو اپنی کوششوں میں شامل کریں۔
- اب اس گروہ میں فرائض اور ذمہ داریاں تفویض کریں۔
- ممکنہ حل کے بارے میں سوچیں جس سے یہ مسئلہ ختم ہو سکتا ہو۔ کسی ایک حل کو منتخب کریں جو موزوں ہے۔
- کاروائی کے مراحل کی منصوبہ سازی کریں اور گروہ کے ہر رکن کو کام سونپیں جو ان کی ذمہ داری ہو۔
- ایک ذمہ دار شہری کی حیثیت سے اپنے فرائض کو سرانجام دیں۔

Adapted from: Dean, B Joldoshalieva, R & Sayani, F (2006). Creating World Better: Education for Citizenship Human Rights and Conflict Resolution. Aga Khan University. Institute of Educational Development Karachi.

تنقیدی سوچ کی مہارت

تنقیدی سوچ، علمی کاوشوں، دعووں اور دلائل کی پرکھ رکھنے اور ان کی تصدیق کرنے کے قابل بناتی ہے۔ تنقیدی سوچ ہمیں کسی خاص موقع پر یقین کرنے اور نہ کرنے کے بارے میں فیصلہ سازی میں مدد دیتی ہے۔ اس میں حقیقت اور آراء میں تمیز کرنے، تعصبات کا پتہ چلانے، ثبوت کے اصلی ہونے اور متبادات کا سوچنے جیسی صلاحیت شامل ہوتی ہیں۔

تنقیدی سوچ کی ذہنی مشق کو کیسے استعمال کیا جائے		
ذہنی ہتھیار	یہ کیا ہیں؟	ایسے کیسے کرتا ہے
پسِ منظر کا علم	موضوع سے متعلقہ معلومات جو مختلف ذرائع سے اکٹھی کی جائیں تاکہ ایک صحیح اور دانش مندانہ فیصلہ کیا جا سکے	یہ علم انٹرنیٹ، کتابوں، اخبارات، اور چھوٹی چھوٹی دستاویزی فلموں سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ ریڈیو اور خبروں سے انداز ہ لگائیں اور لوگوں کو انٹرویو کریں تاکہ آپ کی معلومات میں اضافہ ہو۔ ہمیشہ مختلف آراء پر مبنی معلومات مختلف ذرائع سے اکٹھی کریں۔
	وہ وجوہات یا دلائل جو بہتر متبادل حل کے بارے	فیصلہ کے لیے مناسب معیار مقرر کریں جیسے کہ ثبوت کا اندازہ ☆ کیا یہ حقیقت ہے یا رائے ☆ کیا اس میں کچھ حقائق کو مسخ کیا گیا ہے یا کوئی تبدیل لائی گئی ہے ☆ سب سے اہم حقیقت کیا ہے
فیصلہ کا معیار	فیصلے کی ایسی وجوہات جنہوں نے یہ ثابت کیا کہ یہ متبادل حل سب سے زیادہ مناسب اور ٹھیک ہے	مطابقت / تعلق ☆ کیا خیالات دلائل / دعووں سے مطابقت رکھتے ہیں کون سے خیالات ایسے ہیں جو معاون یا موضوع سے منکر ہیں منطقی تعلق کیا ثبوت دعووں کو ثابت کرنے میں مددگار ہیں؟
		وضاحت ☆ کیا خیالات بالکل واضح ہیں؟ ☆ کیا لکھنے والے کا مقصد واضح ہے؟ ☆ کیا نتائج واضح ہیں؟ ☆ کیا خیالات کو حقیقت میں بدلا جا سکتا ہے؟

		بھروسہ ☆ معلومات کا مقصد کیا ہے؟ ☆ کون معلومات فراہم کر رہا ہے؟ ☆ کیا مختلف آراء کو شامل کیا گیا ہے ☆ اس کو آخری دفعہ کب جائزہ لیا گیا
تنقیدی سوچ کی مہارت	کسی واقعہ یا خیال یا مسئلہ کے بارے میں اپنے مشاہدات کا اظہار کرنے کے لیے کسی شخص کا اظہارِ خیال اس کا ذاتی نکتہ نظر کہلاتا ہے اور وہ اس حیثیت کو وجوہات اور حقائق سے حاصل کرتا ہے۔ وقت سے پہلے ہی کسی خیال، چیز، واقعہ یا شخص کے مخالفت یا موافقت میں اپنی رائے بنا لینا جانبداری کہلاتی ہے۔ کسی گروہ کے بارے میں یہ سوچ لیتا کہ وہ ذاتی اختلاف کے باوجود کسی چیز کے بارے میں ایسے ہی سوچیں گے یا کریں، سٹریو ٹائپ ای Stereo Type یا لکیر کا فقیر ہونا کہلاتا ہے۔ پراپیگنڈہ کسی ایسے خیال / رائے کا باضابطہ پرچار ہے جس میں تمام فریقین کا نکتہ نظر شامل نہ ہو۔	نکتہ نظر کو سمجھنے سے آپ یہ اندازہ لگانا آسان ہو جاتا ہے کہ یہ معلومات فائدہ مند ہیں۔ ☆ مقرر اور موضوع کی شناخت کریں ☆ مقرر کے بنیادی خیالات اور نکتہ نظر کیا ہے جانبداری کو جانچنا ☆ کیا آپ یہ سوچتے ہیں کہ جو کچھ پیش کیا گیا وہ سچ ہے اور کیوں؟ لکیر کا فقیر Stereo Type ☆ کیا کوئی ایک گروہ کو منفی طرز پر پیش کیا گیا پراپیگنڈہ ☆ کیا صرف ایک ہی خیال / رائے پیش کیا گیا ☆ کیا منفی خیالات کو نمایاں کیا گیا ☆ اور اگر ایسا ہے تو وہ کون سے خیالات تھے
سوچنے کا طریقہ کار	تنقیدی سوچ کے مسائل کو حل کرنے کے لیے چارٹس بنانا اور طریقہ کار کو وضع کرنا فائدہ مند ہوتا ہے	مثبت اور منفی خیالات کی وجوہات تلاش کرنا، ماڈل کا استعمال (خاکے، نشانات وغیرہ) چارٹس اور ڈیٹا شیٹس تا کہ معلومات کو باترتیب کیا جا سکے

ذہن کی عادات	کسی مفکر کی بہت گہری سوچ کی عادت اور اقدار	☆ کشادہ ذہن ☆ صاف ستھری سوچ ☆ آزاد خیالی ☆ تحقیقی اور تنقیدی رویہ ☆ اعلیٰ کارکردگی کی عزت وتوقیر ☆ اپنے علم اور مہارتوں کی تجدید

شہری تنظیم کا رکن بننا

جب کوئی ایک شخص ناانصافی کے بارے میں بات کرتا ہے تو یہ ایک سرگوشی ہی رہتی ہے۔ جب دو لوگ بولتے ہیں تو گفتگو بن جاتی ہے اور جب بہت سارے لوگ کسی ناانصافی کے بارے میں بات کرتے ہیں تو ان کی ایک پکار بن جاتی ہے اور سنی جاتی ہے۔

رکن بننا کیا ہے؟

ایک فعال شہری کسی بھی مسئلے کے بارے میں بہت سے طریقوں سے اپنی مدد شامل کر سکتا ہے جیسے عرضداشت میں نام شامل کرانا، عطیات دینا، کسی مارچ میں شامل ہونا، قومی سیاسی نمائندوں کو خط لکھنا کہ وہ زیادہ سے زیادہ وسائل وقت اور طاقت کی شکل میں مہیا کریں اور سول سوسائٹی کی تنظیموں کا ایک فعال رکن بن کے ایسی مہم چلانا تا کہ تبدیلی لائی جا سکے۔

مندرجہ ذیل 5 اہم طریقہ کار ہیں جن سے کوئی سماجی تنظیم اپنے مقاصد حاصل کرتی ہے۔

(1) عوامی رائے کو تبدیل کرنا، مثلاً تحریری مواد تیار کریں اور مسائل کے بارے میں ذرائع ابلاغ کے ذریعے معلومات پھیلانا

(2) مقامی اور قومی حکومتوں کے ایسے لوگوں کو ساتھ ملانا جن کی ھمدردیاں مسائل کے ساتھ ہوں۔

(3) مرکزی سیاسی جماعتوں کو اپنے منشور میں تنظیموں کے خیالات اور پالیسیوں کو شامل کرنے کے لیے اثر ڈالنا۔

(4) قومی اسمبلی میں پیش کیے جانے والے بلوں کے خلاف مہم چلانا اور سیاستدانوں پر دباؤ ڈالنا کہ وہ اس کی حمایت نہ کریں اور مختلف حلقوں میں سیاستدانوں پر اُن کے حلقے کے لوگوں کے ساتھ مل کر ایسے موقعوں کے لیے تعاون کی درخواست کرنا۔

(5) جو سرکاری ملازمین اور افسران پالیسی بنانے اور اس پر عمل درآمد کے ذمہ دار ہیں اُن کو مسلسل اپنے کام کے بارے میں معلومات دینا اور اُن سے رابطے میں رہنا۔

آپ ایک تنظیم کے رکن کی حیثیت سے بہت سے اور اہم کردار ادا کر سکتے ہیں جیسے۔

رضا کارانہ طور پر وقت اور مہارت کا استعمال

- رقم عطیہ کریں۔
- سب کو سول سوسائٹی تنظیم کے کاموں کے بارے میں بتائیں۔
- سال کے بارے میں معلومات اکٹھی کریں اور تنظیم کو اس بارے میں آگاہ کریں اس سلسلے میں ذرائع ابلاغ کو بھی استعمال کریں۔
- تنظیموں کے مقاصد کے لیے مالی وسائل اکھٹے کریں۔
- دوسروں کو بھی رکن بننے کے لیے حوصلہ افزائی کریں۔ جتنے زیادہ ارکان ہوں گے اتنا ہی مسئلے کے حل کے لیے زیادہ مضبوط مہم ہوسکتی ہے۔ لوگ اس تنظیم کی طرف سے گورنمنٹ اور دوسرے اداروں سے روابط بنا سکتے ہیں۔

رضا کارانہ طور پر حاصل کیے گئے فوائد

- لوگوں سے میل جول
- علم کا حصول
- نئی مہارتوں کا سیکھنا
- آپ کی طرف سے کمیونٹی کو کچھ فوائد
- لطف حاصل کریں
- کسی ایسے مسئلے کے بارے میں جو آپ کو بہت زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ کچھ کر لینے کا احساس اور اطمینان قلب۔

اظہارِ تشکر

یہ کتابچہ ادارہ برائے تعلیمی ترقی آغا خان یونیورسٹی کے ''پروگرام برائے شہری حقوق اور ذمہ داریاں'' کی ٹیم نے پاکستانی شہریوں، ان کے کردار سے آگاہ کرنے اور انہیں فعال اور باشعور شہری بنانے کے مقصد کے تحت تیار کیا جاتا ہے۔

یہ کتابچہ ٹیم کے ارکان کی شبانہ اور محنت و ثمر ہے۔ اس کے مصنفین میں ڈاکٹر برنارڈٹ ڈین (Dr. Bernadette Dean)، راحت جولدوشلیوا (Rahat Joldoshalieva)، کساندریہ فاریہ، ام لیلیٰ امین اور تحسین تنویر شامل ہیں۔ ٹیم کے اراکین ماسٹر ٹریز کے گروپ کے شکر گزار ہیں جو پاکستان بھی کے مختلف علاقوں سے آکر ورک شاپ میں شریک ہوئے اور اس کتابچے پر اپنی قیمتی آراء سے نوازا۔

ہم محمد اسلم کے بھی شکر گزار ہیں جنہوں نے اس کتابچے کی کمپوزنگ کی۔

ٹیم کے اراکین نے ہر ممکن کوشش کی ہے کہ اس کتابچے میں پیش کردہ معلومات کے ماخذ کا اعتراف کریں تاہم اگر بعض صورتوں میں ایسا نہیں ہوسکا تو ہم اس کے لئے معذرت خواہ ہیں اور کتابچے کے اگلے ایڈیشن کیلئے رہنمائی کے درخواست گزار ہیں۔